خماسیاتِ

قرآن و حدیث

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث
میں پانچ پانچ مرتبہ یا پانچ کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنئیر عبد المجید انصاری



مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

خماسیات

قرآن وحدیث

www.KitaboSunnat.com

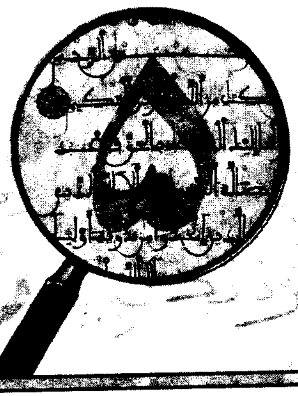
خماسیات

قرآن و حدیث

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث
میں پانچ پانچ مرتبہ یا پانچ کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

www.KitaboSunnat.com



مکتبہ قدوسیہ

اشاعت ــــــ ۲۰۰۸ء

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

نام کتاب	خلاصیات قرآن وحدیث
مولف	انجنیئر عبدالمجید انصاری
تصحیح	تجمل حسین اعوان مدیر دار السلام ایجوکیشنل کمپلیکس چکوال
کمپوزنگ	عمران علی
قیمت	۳۲۰ روپے

مکتبہ قدوسیہ

قدوسیہ اسلامک پریس

رحمان مارکیٹ ● غزنی سٹریٹ ● اردو بازار ● لاہور پاکستان

Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk
www.quddusia.com

فہرست مضامین

حصہ دوم
بحوالہ
حدیث شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

زیرِنظر کتاب ''خماسیاتِ قرآن وحدیث'' ہمارے محترم دوست اور بزرگ جناب عبدالمجید انصاری صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر پروکیورمنٹ پاکستان ریلوے کی تیسری تالیف ہے۔اس سے قبل ان کی دو کتابیں ''ثلاثیاتِ قرآن وحدیث'' اور ''رُباعیاتِ قرآن وحدیث'' منظرِ عام پر آکر مقبولِ عام وخاص ہو چکی ہیں۔

محترم انصاری صاحب حفظہ اللہ نے بقول ایک شاعر ۔

ہم پیرویٔ قیس نہ فرہاد کریں گے ہم طرزِ جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ایک اچھوتے اور نادر موضوع کا انتخاب کیا ہے اور پھر حقِ انتخاب بھی خوب ادا کیا ہے۔جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس اچھوتے خیال کے موجد بھی وہی ہیں اور شاید خاتم بھی وہی۔کوئی اور صاحبِ علم یا صاحبِ قلم اس موضوع کو اپنی علمی کاوش کا یا اپنی نگارش کا موضوع ٹھہرائے؟ بظاہر مشکل ہے ۔

ایں سعادت بہ زورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہمیں امید ہے کہ ان کی پہلی دو تالیفات کی طرح یہ تیسری تالیف بھی عندالناس قبولیت کا درجہ بھی حاصل کرے گی اور عنداللہ نجات کا ذریعہ بھی ثابت ہوگی۔ان شاءاللہ العزیز وماذٰلک علی اللہ بعزیز۔

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام لاہور

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ۔ ۲۶ مئی ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

شاعرِ اسلام مولانا علی محمد صمصامؒ

اور

میرے دادا حاجی نظام الدینؒ

کے نام

جنہوں نے اپنے وعظ و تبلیغ سے ککہ کڑیالہ تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر کے مسلمانوں کو تحریک پاکستان کے حوالہ سے بیدار کیا اور اُن کے دلوں میں توحیدِ باری تعالیٰ کا سبق راسخ کیا۔

اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

عبدالمجید انصاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

پہلی دو کتابوں ''ثلاثیاتِ قرآن وحدیث'' اور ''رباعیاتِ قرآن وحدیث'' کے ''پیش لفظ'' میں بھی جیسا درج ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں مختلف تعداد کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک اللہ۔ اعمال لکھنے والے دو فرشتے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت۔ احیائے موتیٰ سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی تسکین کے لیے ان کو چار پرندوں کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ کر ان کو بلانے کا حکم۔ روزانہ پانچ نمازیں۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کرنا۔ سات آسمان۔ جنت کے آٹھ دروازے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین میں دس سال تک بکریاں چرانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں گیارہ ستاروں کا سجدہ کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہونا۔

قرآن وحدیث میں پانچ کی تعداد کا تذکرہ بکثرت ہے۔ قرآن وحدیث میں پانچ کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ مضامین کو زیرِ نظر کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے ایک قابلِ ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید میں پانچ کی تعداد کے مضامین کے لیے مختلف تفاسیر اور اسلامی کتب سے مدد لی گئی ہے۔ جہاں کسی آیت کی ایک سے زیادہ تعبیریں ممکن ہوئیں یا مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا۔ ہر عنوان کے تحت قرآن مجید کی متعلقہ سورت اور آیت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر حدیث شریف کے ساتھ کتب احادیث میں سے کم از کم ایک کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں پانچ کی تعداد کے مضامین کے لیے کتب احادیث کے اُردو تراجم سے مدد لی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین رحمانی کا اور ان احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے کتب اور دیگر متعلقہ مواد مہیا کیا۔ جناب تجمل حسین اعوان صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے زیرِ نظر کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور جہاں ضروری سمجھا تصحیح فرمائی۔ حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا خاص طور پر شکر گزار ہوں

جنہوں نے زیرِ نظر کتاب کے سلسلے میں گراں قدر مشوروں سے نوازا۔

اس امر کا اعتراف ہے کہ مجھ سے کئی مقامات پر لغزشیں واقع ہوئی ہوں گی۔ اور بہت سے متعلقہ مضامین تک رسائی نہیں ہو سکی ہوگی۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان کے مشاہدہ میں آئیں تو مجھے مطلع فرمائیں۔

۱۲۴/۳۲ علامہ اقبال روڈ
لاہور

عبدالمجید انصاری

خلاصیات

قرآن وحدیث

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

حصہ اول

مکتبہ قدوسیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ
الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ
وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ
عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ
عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ اوّل

بحوالہ

قرآن مجید

۱۔ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کے پانچ نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

(الفاتحہ: ۱ تا ۷)

فائدہ: سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کے پانچ نام ہیں، ایک اسم ذات اور چار اسم صفت۔ اللہ تعالیٰ کی ان چار صفات یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت پر نظام کائنات کا انحصار ہے۔

☆ اللہ۔ اسم ذات

☆ رب۔ اسم صفت

☆ الرحمٰن۔ اسم صفت

☆ الرحیم۔ اسم صفت

☆ مالک۔ اسم صفت

۲۔ "الحمدللہ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَۙ۝ (الفاتحہ: ۱)

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۝ (الانعام: ۱)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (غیر اللہ) کو اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ۝ (الکہف: ۱)

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۝ (سبا: ۱)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ بڑی حکمتوں والا اور پورا خبردار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ (فاطر: ۱)

وہی اللہ تمام تعریفوں کے لائق ہے (جو ابتداءً) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور جو دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغام بر (قاصد) بنانے والا ہے، مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: یہ آیات اُن پانچ سورتوں کی پہلی آیات ہیں جو ''الحمد للہ'' سے شروع ہوتی ہیں۔

☆ سورۃ الفاتحہ۔

☆ سورۃ الانعام۔

☆ سورۃ الکہف۔

☆ سورۃ سبا۔

☆ سورۃ فاطر۔

۳۔ متقین کی پانچ صفات

الٓمّٓ ۝ | الٓمّٓ۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ | اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ | جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ | اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ | یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔

(البقرۃ:۱تا۵)

فائدہ: ان آیات میں متقین کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

☆ نماز قائم کرتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

☆ جو آپ ﷺ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ ﷺ سے پہلے اتارا گیا، اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

☆ وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

۴۔ کفار کو قرآن مجید کے مثل سورت بنالانے کا پانچ بار چیلنج

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (البقرۃ:۲۳)

ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور اپنے مددگاروں کو بھی بُلا لو۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (یونس:۳۸)

کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو افترا کرلیا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ تو پھر تم اس کے مثل ایک سورت لاؤ اور اللہ کے سوا جن کو بلا سکو ان کو بُلا لو اگر تم سچے ہو۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (ھود:۱۳)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجیے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ (بنی اسرآئیل:۸۸)

کہہ دیجیے کہ اگر سب انسان اور جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے خواہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ۚ

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے قرآن خود گھڑ لیا ہے، واقعہ یہ ہے کہ ان میں ایمان نہیں۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ (الطور:۳۳تا۳۴)

اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔

فائدہ: ان آیات میں کفار کو قرآن مجید کے مثل سورت بنالانے سے متعلق چیلنج کا پانچ بار ذکر ہے۔

۵۔ سورۃ البقرۃ میں حضرت ''آدم'' علیہ السلام کا پانچ بار ذکر

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (البقرۃ:۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان (فرشتوں) کو ان چیزوں کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے ان کے نام بتا دیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (البقرۃ:۳۳تا۳۵)

اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرۃ: ۳۷)

آدم نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کا پانچ بار ذکر ہے۔

۶۔ "قال الم اقل" کا پانچ بار ذکر

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ○ (البقرۃ:۳۳)

اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان کے نام بتادو۔ جب انہوں نے ان کے نام بتا دیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (یوسف:۹۶)

جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کران کے مُنہ پر وہ (کُرتا) ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ انہوں نے کہا کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا○ (الکہف:۷۲)

(خضر) نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا○ (الکہف:۷۵)

وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ○ (القلم:۲۸)

ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے؟

فائدہ: ان آیات میں "قال الم اقل" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۷۔ سورۃ البقرۃ میں "اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون" کا پانچ بار ذکر

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ○ (البقرۃ:۳۹)

اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝

(البقرة:۸۱)

یقیناً جس نے بھی بُرے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝

(البقرة : ۲۱۷)

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں، اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝

(البقرة:۲۵۷)

ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ اُنہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے، اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں۔ وہ اُنہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ

سُود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْآ اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَاسَلَفَ ط وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○

(البقرۃ:۲۷۵)

دے۔ یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سُن کر رُک گیا (باز آگیا) اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جس نے پھر بھی کیا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اولئک اصحاب النارھم فیھا خالدون'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

☆ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کریں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائیں وہ آگ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

☆ جو بھی بدی کرے گا اور اپنی خطا کاری میں پڑا رہے گا وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

☆ جو کوئی اس دین اسلام سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں مرے گا۔ اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ ایسے لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

☆ جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں، اُن کے مددگار طاغوت ہیں اور وہ اُنہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

☆ جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لیے وہ سود کھانے سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے۔ وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

۸۔ ''بارہ'' کی تعداد کا پانچ بار ذکر

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ط فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ط قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ ط کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، تو اُس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا چشمہ پہچان لیا، (اور ہم نے کہہ دیا کہ) اللہ تعالیٰ

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝

(البقرۃ:۶۰)

کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْھُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۚ فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

(المآئدۃ:۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا، اور انہیں میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دُور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہوجائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

وَقَطَّعْنٰھُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰہُ قَوْمُہٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَیْھِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْھِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۶۰)

اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کردی۔ اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو، پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا مقام معلوم کرلیا۔ اور ہم نے ان پر ابر کو سایہ فگن کیا اور ان کو منّ و سلویٰ (ترنجبین اور بٹیریں) پہنچائیں، کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں، اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○

(التوبہ:۳۶)

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہے، اسی دن سے جب سے آسمانوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں، اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”بارہ“ کی تعداد کا پانچ بار ذکر ہے۔

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کا پانچ غذاؤں کا مطالبہ

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○

(البقرۃ: ۶۱)

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا، اس لیے اپنے رب سے دُعا کیجیے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز دے، آپ نے فرمایا، بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو؟ اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمھیں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔ اُن پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ کا غضب لے کر وہ لوٹے، یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کے پانچ غذاؤں کے مطالبے کا ذکر ہے۔

☆ ساگ۔

☆ ککڑی۔

☆ گیہوں۔

☆ مسور۔

☆ پیاز۔

۱۰۔ سورۃ البقرۃ میں ''گائے'' کا پانچ بار ذکر

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝

انہوں نے کہا اے موسیٰ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کی ماہیت بیان کر دے، آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بوڑھی ہو، نہ بچہ، بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے، بجا لاؤ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝

وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے اور دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتائے، اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا، اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ۝

(البقرة:۶۷ تا۷۱)

آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی، زمین میں ہل جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی پلانے والی نہ ہو، وہ تندرست اور بے داغ ہو۔ انہوں نے کہا اب آپ نے حق واضح کر دیا گو وہ حکم برداری کے قریب نہ تھے لیکن اسے مانا اور وہ گائے ذبح کر دی۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ''گائے'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۱۔ ''خالصۃ'' کا پانچ بار ذکر

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝

(البقرۃ : ۹۴)

آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کے نزدیک اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں تو آؤ اپنی سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۝

(الانعام : ۱۳۹)

اور وہ کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مَردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر وہ مُردہ ہے تو اُس میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ابھی اللہ ان کو ان کی غلط بیانی کی سزا دے گا، بلاشبہ وہ حکمت والا ہے وہ بڑا علم والا ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝

(الاعراف : ۳۲)

آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اسبابِ زینت کو، جنہیں اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ یہ اشیاء ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں (بھی) ہیں جبکہ قیامت کے دن (ان کے لیے) خالص ہوں گی۔ ہم اسی طرح

تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(الاحزاب : ۵۰)

اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کردی ہیں جنہیں تو اُن کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنھوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے، اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کردے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے، یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں۔ ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں احکام مقرر کر رکھے ہیں یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝

(صٓ : ۴۶)

ہم نے انہیں ایک امتیازی بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کردیا تھا۔

فائدہ: ان آیات میں ''خالصۃ'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۲۔ سورۃ البقرۃ میں حضرت ''اسماعیل'' علیہ السلام کا پانچ بار ذکر

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنائی۔ تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

(البقرۃ۔۱۲۵)

(علیہ السلام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

(البقرۃ:۱۲۷)

ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ:۱۳۳)

کیا یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے! جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی۔ جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

(البقرۃ : ۱۳۶)

(اے مسلمانو!) تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو، یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ کے پاس شہادت چھپانے والے سے زیادہ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (البقرۃ : ۱۴۰)

ظالم اور کون ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں حضرت ''اسماعیل علیہ السلام'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۴۔ قیامت کے دن ہر اُمت پر گواہ کھڑا کرنے کا پانچ بار ذکر

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (البقرۃ : ۱۴۳)

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہو جائیں، جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گو یہ کام مشکل ہے مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ○ (النسآء : ۴۱)

پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر اُمت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو اُن لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ (النحل : ۸۴)

اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ وہ عذر رجوع طلب کیے جائیں گے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا

اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے تجھ پر یہ

لِكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ٥ (النحل:۸۹)

کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ٥ (الحج:۷۸)

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں پر گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہیے کہ نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے دن ہر اُمت پر گواہ کھڑا کرنے کا پانچ بار ذکر ہے۔ ہر اُمت کا پیغمبر اور ان کے کچھ اُمتی گواہی دیں گے کہ پیغمبر نے اپنی اُمت کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کی پروا نہیں کی۔ پھر اُن سب پر نبی کریم ﷺ گواہی دیں گے کہ یا اللہ! یہ سچے ہیں۔ آپ ﷺ یہ گواہی قرآن مجید کی وجہ سے دیں گے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا۔

۱۴۔ ”بھوک“ کا پانچ بار ذکر

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥ۙ (البقرۃ۔۱۵۵)

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ

اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی اس

مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ٥

(النحل:۱۱۲)

کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ٥

(طٰہٰ:۱۱۸)

یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تُو بھوکا ہوتا ہے اور نہ ننگا۔

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ٥

(الغاشیۃ:۷)

جو نہ بدن بڑھائے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ٥

(قریش:۴)

جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن وامان دیا۔

فائدہ: ان آیات میں ''بھوک'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۵۔ ''اختلاف الیل والنہار'' کا پانچ بار ذکر

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ٥

(البقرۃ:۱۶۴)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، اللہ تعالیٰ کا آسمان سے پانی اتار کر مُردہ زمین کو زندہ کر دینا۔ اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، بادلوں اور ہواؤں کے رُخ بدلنا، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، یقیناً ان میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لیے بہت سی

الْاَلْبَابِ ۝ نشانیاں ہیں۔

(آل عمران:۱۹۰)

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝

(یونس:۶)

بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے واسطے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(المومنون:۸۰)

اور یہ وہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور رات دن کے ردوبدل کا مختار بھی وہی ہے۔ کیا تم کو سمجھ بوجھ نہیں؟

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

(الجاثیۃ:۵)

اور رات دن کے بدلنے میں اور اس رزق میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور ہواؤں کے پھیرنے میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''اختلاف الیل والنہار'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۶۔ ''للہ جمیعاً'' کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی پانچ چیزیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ۝

(البقرۃ:۱۶۵)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو غیر اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں، کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذابوں کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے، اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

نِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

(النسآء:۱۳۹)

اور وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا وہ ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ کے قبضہ میں ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُھُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ ھُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(یونس:٦٥)

اور آپ کو اُن کی باتیں غم میں نہ ڈالیں۔ تمام تر غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے وہ سنتا جانتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(الرعد:۳۱)

اگر (بالفرض) قرآن کے ساتھ پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مُردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے)، بات یہ ہے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ پھر کیا اہل ایمان مایوس نہیں ہو گئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے اردگرد گھومتی رہے گی تاوقتیکہ وعدۂ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد:۴۲)

ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری میں کمی نہ کی تھی لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں، جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ کے علم میں ہے۔ کافروں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ (اس) جہان کی جزا کس کے لیے ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو ساری عزت اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل بھی جسے

السَّیِّاٰتِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ ○ (فاطر:۱۰)

وہ بلند کرتا ہے، جو لوگ برائیوں کے داؤ میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔

قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ؕ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (الزمر:۴۴)

کہہ دیجیے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

فائدہ: ان آیات میں ''للہ جمیعا'' کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ القوت۔ قوت سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے۔
☆ العزت۔ عزت سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔
☆ الامر۔ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔
☆ المکر۔ سب تدبیر اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔
☆ الشفاعت۔ شفاعت سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

۱۷۔ کفار کی اپنے اعمال پر حسرت کا پانچ بار ذکر

وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ کَذٰلِکَ یُرِیْھِمُ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْھِمْ ؕ وَمَا ھُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ○ (البقرۃ:۱۶۷)

اور جن لوگوں نے (شریکوں) کی پیروی کی تھی کہنے لگیں گے، کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بے زار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان کو حسرت دلانے کو، یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا ۙ وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَھُمْ عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ ؕ

بے شک خسارہ میں پڑے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے ملنے کی تکذیب کی، یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ان پر دفعۃً آپہنچے گا کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ (الانعام:۳۱)	بارے میں ہوئی، اور وہ اپنے بوجھ اپنی کمر پر لادے ہوں گے، خوب سُن لو کہ بُری ہوگی وہ چیز جس کو وہ لادیں گے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ۙ (الانفال:۳۶)	بلا شک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں، سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہو جائیں گے۔ پھر مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا۔
اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ۙ (الزمر:۵۶)	(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔
وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝	ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔
وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (الحاقۃ:۴۹تا۵۰)	بے شک یہ جھٹلانا کافروں پر حسرت ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اپنے اعمال پر کفار کی حسرت کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۸۔ ایک آیت میں پانچ عقائد

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي	ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو،

اَلْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

(البقرۃ:۱۷۷)

جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ عقائد کا ذکر ہے۔ جن پر ایمان لانا بھی اصل نیکی ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ ہے کہ اسے اپنی ذات وصفات میں یکتا، تمام عیوب سے پاک تسلیم کیا جائے۔
- ☆ قیامت کے دن پر ایمان لانا۔
- ☆ تمام آسمانی کتابوں کی صداقت پر ایمان لانا۔
- ☆ فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا۔
- ☆ تمام پیغمبروں پر یقین رکھنا۔

۱۹۔ ایک آیت میں صدق وتقویٰ کے پانچ امور

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی

ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب

الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(البقرة:۱۷۷)

فائدہ: اس آیت میں صدق وتقویٰ کے پانچ امور بیان ہوئے ہیں۔

☆ اعتقاد پر ایمان یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان، قیامت کے دن پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، کتاب پر ایمان اور نبیوں پر ایمان۔

☆ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرنا۔

☆ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔

☆ عہد کریں تو اُسے وفا کرنا۔

☆ تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کرنا۔

۲۰۔ سورۃ البقرۃ میں ''یسئلونک عن'' کا پانچ بار ذکر

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۗ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(البقرة:۱۸۹)

اے نبی، لوگ تم سے چاند کی گھٹتی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو: یہ لوگوں کے لیے تاریخوں کے تعین کی اور حج کی علامتیں ہیں۔ نیز ان سے کہو: کہ گھروں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں بلکہ نیکی والا وہ ہے جو متقی ہو۔ گھروں میں تو دروازوں میں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں

يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(البقرۃ: ۲۱۷)

سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کردیں، اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہوجائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کی بابت پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔ اور آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجیے حاجت سے زائد چیز، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام صاف صاف تمہارے لیے بیان فرمارہا ہے، تاکہ تم سوچ سمجھ سکو۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(البقرۃ: ۲۱۹ تا ۲۲۰)

دنیا اور آخرت کے بارے میں۔ اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے، تم اگر ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○

(البقرۃ:۲۲۲)

آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے، حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے، اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ''یسئلونک عن'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۲۱۔ ''اللہ یحب المحسنین'' کا پانچ بار ذکر

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ صلے وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○

(البقرۃ:۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور سلوک و احسان کرو، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ج○

(آل عمران:۱۳۴)

جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ع○

(آل عمران:۱۴۸)

اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ج يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ج

پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرما دی اور ان کے دل سخت کر دیئے، کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝ (المآئدۃ:۱۳)

ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے، ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی، ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہ، بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝ (المآئدۃ:۹۳)

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں، جبکہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں۔ اللہ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ یحب المحسنین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۲۲۔ ایک آیت میں مال خرچ کرنے کے پانچ مصارف

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۝ (البقرۃ:۲۱۵)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں، آپ کہہ دیجیے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مال خرچ کرنے کے پانچ مصارف کا ذکر ہے، انفاق کا یہ حکم صدقات نافلہ کے متعلق ہے۔ زکوۃ کے متعلق نہیں کیونکہ ماں باپ پر زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ اپنے والدین پر۔

☆ رشتہ داروں پر۔

☆ یتیموں پر۔

☆ مسکینوں پر۔

☆ مسافروں پر۔

۲۳۔ حرمت کے مہینوں میں پانچ کام گناہ کے ہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۲۱۷)

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمھیں تمہارے دین سے مرتد کردیں، اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہوجائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ حرمت کے مہینوں میں پانچ کام گناہ کے ہیں۔

☆ حرمت کے مہینوں میں لڑائی کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا۔

☆ مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا۔

☆ حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا۔

۲۴۔ طلاق کی عدت کے متعلق پانچ احکام

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو، اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم وزیادتی کے لیے نہ روکو، جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ، اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب وحکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے، اسے بھی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرۃ:۲۳۱تا۲۳۲)

اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں۔ یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فائدہ: ان آیات میں طلاق کی عدت سے متعلق پانچ احکام درج ہیں۔

☆ طلاق کی عدت ختم ہونے کو آئے تو عورتوں کو اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کردو۔

☆ اُن کو دکھ دینے کے لیے نہ روکو تا کہ تم زیادتی کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ کا جو احسان تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب و حکمت اُس نے نازل فرمائی ہے، اسے بھی۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

☆ جب اُن کی عدت پوری ہو جائے (پہلی یا دوسری طلاق کے بعد) تو اُنہیں اپنے (سابقہ) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق راضی ہوں۔

۲۵۔ ''اللہ تعالیٰ کسی شخص پر کچھ لازم نہیں کرتا مگر اُس کے مقدور کے مطابق'' کا پانچ بار ذکر

الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا
وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

(البقرۃ:۲۳۳)

مائیں اپنی اولادوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں اس کے لیے جس کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو، اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے۔ وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے، پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضامندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں، اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلوانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دینا ہو وہ ان کے حوالے کردو،

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(البقرۃ:۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تُو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(الانعام:۱۵۲)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغ کو پہنچ جائے، اور ناپ تول پوری پوری کرو۔ انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اُس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو، اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(الاعراف:۴۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتاتے ایسے لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ○ (المؤمنون:۶۲)

ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں اس بات کا پانچ بار ذکر ہے کہ ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس کی طاقت ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی جان پر اُس کی وسعت اور طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔

۲۶۔ ایک آیت میں پانچ نمازوں کا ثبوت

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○ (البقرۃ:۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے با ادب کھڑے رہا کرو۔

فائدہ: اس آیت میں لفظ ''صلوٰۃ الوسطیٰ'' استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد بعض مفسرین نے صبح کی نماز لی ہے۔ بعض نے ظہر، بعض نے مغرب اور بعض نے عشا۔ لیکن ان میں سے کوئی قول بھی نبیِ کریم ﷺ سے منقول نہیں ہے۔ سب سے زیادہ اقوال نماز عصر کے حق میں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازیں پانچ ہیں۔ کیونکہ صلوات جو جمع ہے تین یا زائد پر بولا جاتا ہے مگر ایک نماز کے وسط میں ہونے کے لیے تعداد جفت چاہیے یعنی کم از کم چار نمازیں اور ہونی چاہئیں۔

۲۷۔ ''گدھے'' کا پانچ بار ذکر

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

یا پھر مثال کے طور پر اس شخص کو دیکھو جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اُس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مار دیا، سو سال کے لیے، پھر اُسے اٹھایا، پوچھا کتنی

طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِکَ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَکْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(البقرۃ:۲۵۹)

مُدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، فرمایا بلکہ تو سو سال تک رہا، پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا، اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں، تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَّالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا وَزِیْنَةً ؕ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(النحل:۸)

گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم اس کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ۧ

(لقمٰن:۱۹)

اپنی رفتار میں میانہ روی کر اور اپنی آواز پست کر یقیناً سب آوازوں سے بُری گدھوں کی آواز ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(الجمعۃ:۵)

جن لوگوں کو توریت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بوجھ لدا ہو۔ اور اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بُری مثال ہے۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ۙ

(المدثر:۵۰)

گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''گدھے'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۲۸۔ نبی کریم ﷺ دعوتِ الی الحق میں پانچ چیزوں کے مکلف نہیں

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ:۲۷۲)

انہیں ہدایت پر لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے، اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کے لیے ہی خرچ کرنا چاہیے۔ تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ (النسآء:۸۰)

اس رسول (ﷺ) کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی، اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (الانعام:۶۶)

اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ کہ وہ حق ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم پر وکیل (تھانے دار) نہیں بنایا گیا ہوں۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ؕ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ (الانعام:۱۰۴)

اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں، سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا، اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا، اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (الانعام:۱۰۷)

اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے، اور ہم نے آپ کو ان کا نگران نہیں بنایا۔ اور نہ آپ (ﷺ) ان پر مختار ہیں۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کر دے یا

وَكِيْلًا۝ (بنی اسرآئیل:۵۴)

اگر وہ چاہے تمہیں سزا دے۔ ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۝ (الزمر:۴۱)

آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہِ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۝ (الشوریٰ:۶)

اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں خوب دیکھ بھال رہا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

فَإِنْ أَعْرَضُوْا فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ ۖ وَإِنَّآ إِذَآ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُوْرٌ۝ (الشوریٰ:۴۸)

اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے، ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى۝ (عبس:۷)

حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے آپ پر کوئی الزام نہیں۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۝ (الغاشیۃ:۲۲)

آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت الی الحق میں پانچ چیزوں کے لیے مکلف نہیں ہیں۔

- ☆ لوگوں کو (ہدیٰ) ہدایت دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ نہیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں پر (حفیظ) نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔
- ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر (وکیل) تعینات نہیں کیے گئے۔

☆ لوگوں کے (ازکی) پاک نہ ہونے کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر کوئی (مسیطر) داروغہ نہیں۔

۲۹۔ سورۃ البقرۃ میں ''سود'' کا پانچ بار ذکر

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝

سُود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔ یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سُن کر رُک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جس نے پھر بھی کیا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ۝
(البقرۃ:۲۷۵تا۲۷۶)

اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گناہگار کو دوست نہیں رکھتا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝
(البقرۃ:۲۷۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سُود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم ایمان دار ہو۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ''سود'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۳۰۔ ''خیل'' کا پانچ بار ذکر

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ

مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے

وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ○

(آل عمران : ۱۴)

اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے، اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ○

(الانفال : ۶۰)

تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی تا کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں خوب جان رہا ہے، جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صَرف کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○

(النحل : ۸)

گھوڑوں کو اور خچروں کو اور گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم اس کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا○

(بنی اسرآئیل: ۶۴)

ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں دل بہلا وے دے۔ ان لوگوں سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

(الحشر: ۶)

اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول (ﷺ) کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''خیل'' یعنی گھوڑے یا سوار کا پانچ بار ذکر ہے۔

۳۱۔ ایک آیت میں اہل تقویٰ کی پانچ صفات

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ

آپ کہہ دیجیے کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب تعالیٰ کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے، سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ

جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے اس لیے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ○
(آل عمران:۱۵تا۱۷)

جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔

فائدہ: سورۃ آل عمران کی آیت ۱۷ میں اہلِ تقویٰ کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ صبر کرنے والے۔
- ☆ سچ بولنے والے۔
- ☆ فرمانبرداری کرنے والے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے۔
- ☆ پچھلی رات میں استغفار کرنے والے۔

۳۲۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(آل عمران:۲۶)

آپ کہہ دیجیے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، اور تُو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے۔ یعنی مُلک کا مالک۔
☆ وہ جسے چاہے، حکومت دے اور جس سے چاہے، چھین لے۔
☆ وہ جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے۔
☆ سب بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے۔
☆ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۳۔ ''رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے'' کا پانچ بار ذکر

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران:۲۷)

تُو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے۔ تُو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تُو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے، تُو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ○

(الحج:۶۱)

یہ اس لیے کہ اللہ رات کو دن میں پہنچاتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے اور بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ز كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌo (لقمٰن:۲۹)	کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ لا وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍo (فاطر:۱۳)	وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک معیادِ معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ط وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِo (الحدید:٦)	وہی رات کو دن میں لے جاتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے، اور سینے کے اندر کی پوشیدگیوں کا وہ جاننے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”رات کو دن میں داخل کرنے اور دن کو رات میں داخل کرنے“ کا پانچ بار ذکر ہے۔

۳۴۔ حضرت ”یحیٰی“ علیہ السلام کا پانچ بار ذکر

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَo (آل عمران:۳۹)	پس فرشتوں نے اُسے آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحیٰی کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، عورتوں سے بے رغبت اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَo لا (الانعام:۸۵)	اور نیز زکریا کو اور یحیٰی کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو سب پورے شائستہ لوگوں میں سے تھے۔

يٰـزَكَرِيَّـآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ﹰ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○ (مریم:۷)

اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام کسی کو نہیں بنایا۔

يٰـيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ○ ۙ (مریم:۱۲)

اے یحییٰ! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لے اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۬ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○ (الانبیآء:۹۰)

ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا، یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے، اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا پانچ بار ذکر ہے۔

۳۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پانچ فضیلتوں کی خوشخبری

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ ۙ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (آل عمران:۴۵تا۴۶)

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے۔ اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے اپنے گھوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

فائدہ: ان آیات میں فرشتوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پانچ فضیلتوں کی خوشخبری دی۔

☆ وہ دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں شمار ہوگا۔
☆ وہ لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا۔
☆ وہ بڑی عمر کو پہنچ کر بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔
☆ وہ ایک مرد صالح ہوگا۔

۳۶۔ ایک آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ معجزے

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ

(آل عمران:۴۹)

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا، کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں، میں تمہارے لیے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مُردے کو زندہ کر دیتا ہوں، اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان دار ہو۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ معجزوں کا ذکر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کے پاس کچھ نشانیاں لائے یعنی نبوت کے ساتھ بنی اسرائیل کو درج ذیل پانچ معجزے دکھائے:

☆ وہ مٹی کا پرندہ بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاد اندھے کو اچھا کر دیتے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوڑھی کو اچھا کر دیتے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتے۔
☆ لوگ جو کھاتے اور اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے وہ اُن کو بتا دیتے۔

۳۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو دعوت میں پانچ باتیں

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ لِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ○	اور میں توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں اس لیے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔
اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۗ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ○	بے شک میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔

(آل عمران: ۵۰تا۵۱)

فائدہ: ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور دعوت کے پانچ بنیادی نکات کا ذکر ہے۔

☆ میں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس تعلیم و ہدایت کی تصدیق کرنے والا ہوں جو توریت میں مجھ سے پہلے ہے۔

☆ میں اس لیے مبعوث ہوا ہوں تا کہ بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو حرام کر دی گئی تھیں۔ بعض چیزیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا یا اُن کے علماء نے اجتہاد کے ذریعے حرام کی تھیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

☆ میری فرمانبرداری کرو۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں۔

☆ میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ تم سب اُس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔

۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالنے والوں کے انجام میں پانچ باتیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي	بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، اُن

اَلۡاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنۡظُرُ اِلَيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ○ (آل عمران:۷۷)

کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو اُن سے بات کرے گا، نہ اُن کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ اُنھیں پاک کرے گا۔ اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالنے والوں کے انجام میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ آخرت میں اُن کے لیے کوئی حصہ نہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن سے بات نہیں کرے گا۔
☆ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن کی طرف نہیں دیکھے گا۔
☆ اللہ تعالیٰ اُنھیں پاک نہیں کرے گا۔
☆ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے والوں کا پانچ بار ذکر

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ○ (آل عمران:۹۹)

ان اہل کتاب سے کہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو؟ اور اس میں عیب ٹٹولتے ہو، حالانکہ تم خود شاہد ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ○ (الاعراف:۴۵)

جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے اعراض کرتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ

اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں

قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ص وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ٥
(الاعراف:۸۶)

لگے رہو، اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا، اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔

اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ط وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ٥
(ھود:۱۹)

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کر لیتے ہیں۔ یہی آخرت کے منکر ہیں۔

نِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ٥
(ابراہیم:۳)

جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے والوں کا پانچ بار ذکر ہے۔

۴۰۔ اہلِ کتاب میں حق پر قائم رہنے والوں کی پانچ صفات

لَيْسُوْا سَوَآءً ط مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ٥

یہ سارے کے سارے یکساں نہیں، بلکہ اہلِ کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ٥
(آل عمران:۱۱۳تا۱۱۴)

یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اہلِ کتاب میں حق پر قائم رہنے والوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔
☆ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔
☆ وہ بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔

۴۱۔ متقین کی پانچ صفات

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(آل عمران: ۱۳۳ تا ۱۳۵)

جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش بھی نہیں سکتا۔ اور وہ لوگ باوجود علم کے بھی بُرے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

فائدہ: ان آیات میں متقین کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔
☆ وہ آسودگی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں۔
☆ وہ غصے کو پی جاتے ہیں۔

☆ وہ دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔
☆ جب اُن سے کوئی بُرا کام ہو جاتا ہے یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔
☆ وہ دیدہ دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔

۴۲۔ اللہ تعالیٰ سے بہتر بدلہ پانے والوں کی پانچ صفات

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○

(آل عمران:۱۹۵)

پس ان کے رب نے اُن کی دُعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک ہی ہو اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دُور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے بہتر بدلہ پانے والوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ جنہوں نے ہجرت کی۔
☆ جو اپنے گھروں سے نکالے گئے۔
☆ جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایذا دی گئی۔
☆ جنہوں نے جہاد کیا۔
☆ جو شہید کیے گئے۔

۴۳۔ اہلِ کتاب میں سے پانچ صفات والوں کا اَجر اُن کے رب کے پاس ہے

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(آل عمران:۱۹۹)

یقیناً اہلِ کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اہلِ کتاب میں سے پانچ صفات والوں کا ذکر ہے جن کا اَجر اُن کے رب کے پاس ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ کی طرف جو اتارا گیا اس پر وہ ایمان لاتے ہیں۔

☆ اُن کی طرف جو اتارا گیا اُس پر بھی وہ ایمان لاتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ نہیں دیتے۔

۴۴۔ یتیموں کو اُن کا مال حوالے کرنے کے پانچ احکام

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو، پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو، اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول

فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ (النسآء:٦)

خرچیوں میں تباہ نہ کردو، مال داروں کو چاہیے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں، ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھالے، پھر جب انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ بنالو، دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں یتیموں کا مال ان کے حوالے کرنے کے پانچ احکام کا ذکر ہے۔

- ☆ یتیموں کا امتحان لیتے رہو جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم اُن میں عقل کی پختگی پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو۔
- ☆ اُن کے بڑے ہوجانے کے ڈر سے اُن کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کردو۔
- ☆ مال دار کو چاہیے کہ بچا رہے۔
- ☆ حاجت مند دستور کے مطابق مناسب طور پر کھائے۔
- ☆ جب تم اُن کے مال اُن کے حوالے کرو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالو۔

۴۵۔ ایک آیت میں وراثت سے متعلق پانچ قانونی احکام

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ (النسآء:۷)

ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں سے مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔ خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں وراثت سے متعلق پانچ قانونی احکام ہیں۔

- ☆ میراث میں مردوں کا بھی حصہ ہے۔
- ☆ میراث میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔
- ☆ میراث بہرحال تقسیم ہونی چاہیے خواہ وہ کتنی ہی کم ہو۔
- ☆ وراثت کا قانون ہر قسم کے اموال واملاک پر جاری ہوگا۔
- ☆ میراث کا حق اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب مورث کوئی مال چھوڑ مرا ہو۔

۴۶۔ "العلی الکبیر" کا پانچ بار ذکر

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۝

(النسآء:۳۴)

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں، اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو اُن پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۝

(الحج:۶۲)

یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۝

(لقمٰن:۳۰)

یہ سب انتظامات اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۝

(سبا:۲۳)

درخواستِ شفاعت بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کے لیے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے

ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○ (المؤمن:۱۲)

یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کر جاتے تھے، اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے، پس اب حکومت اللہ بلند و بزرگ ہی کی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں "العلی الکبیر" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۴۷۔ "کفٰی باللہ وکیلا" کا پانچ بار ذکر

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ (النسآء:۸۱)

یہ کہتے تو ہیں کہ اطاعت ہے پھر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو ان میں ایک جماعت جو بات آپ نے کہی ہے اس کے خلاف راتوں کو مشورے کرتی ہے، ان کی راتوں کی بات چیت اللہ تعالیٰ لکھ رہا ہے۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں، اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ (النسآء:۱۳۲)

اللہ کے اختیار میں ہیں آسمانوں کی سب چیزیں اور زمین کی بھی، اور اللہ کافی کارساز ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۣ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ

اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں، اس

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۠

(النسآء:۱۷۱)

لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے، عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی اللہ ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

(الاحزاب:۴۸)

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا ان کی طرف سے پہنچے اس کا خیال بھی نہ کیجیے، اللہ پر بھروسہ کیے رہیں، اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔

فائدہ: ان آیات میں ''کفیٰ باللہ وکیلا'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۴۸۔ منافقین کے پانچ گروہ

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

تمہیں کیا ہو گیا؟ کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو؟ انہیں تو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُلٹا کر دیا ہے۔ اب کیا تم یہ منصوبے باندھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے گمراہ کیے ہوؤں کو تم راہ راست پر لا کھڑا کرو، جسے اللہ تعالیٰ راہ بھلا دے تو تُو ہرگز اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْ

ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ، پس جب تک یہ اسلام کی خاطر

هُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

وطن نہ چھوڑیں ان میں سے کسی کو حقیقی دوست نہ بناؤ، پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں، خبردار! ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ سمجھ بیٹھنا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝

سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی قوم سے بھی جنگ کرنے سے تنگ دل ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے یقیناً جنگ کرتے، پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں، تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں رکھی۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

(النساء:۸۸تا۹۱)

تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے جن کی چاہت ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں مگر جب کبھی فتنہ کا موقع پائیں گے اس میں کود پڑیں گے ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں اور تم سے صلح کا پیغام نہ بھیجیں اور اپنے ہاتھ نہ روک لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں کہیں بھی پاؤ یہی وہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں ظاہر حجت عنایت فرمائی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں منافقین کے پانچ گروہوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ منافق مسلمان جو مکہ اور عرب کے دوسرے حصوں میں اسلام تو قبول کر چکے تھے مگر ہجرت کرنے

دارالاسلام کی طرف منتقل ہونے کے بجائے بدستور اپنی کافر قوم ہی کے ساتھ رہتے بستے تھے اور کم و بیش اُن تمام کارروائیوں میں عملاً حصہ لیتے تھے جو اُن کی قوم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کرتی تھی۔

☆ وہ منافق مسلمان جو اُحد کی جنگ میں مدینہ سے کچھ دور جا کر واپس آ گئے تھے کہ ہماری بات نہیں مانی گئی۔اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ بن گئے۔

☆ وہ منافق مسلمان جو کسی ایسی کافر قوم کے حدود میں جا پناہ لیں جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو چکا ہو۔

☆ وہ منافق مسلمان جو کسی معاہد کافر قوم کی پناہ میں نہیں گئے مگر خود نہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہیں اور نہ اپنی قوم کے ساتھ۔

☆ وہ منافق مسلمان جو مسلمانوں کے پاس آتے تو اسلام کا اظہار کرتے تا کہ مسلمانوں سے محفوظ رہیں۔اپنی قوم کے پاس جاتے تو شرک، بت پرستی کرتے تا کہ وہ اُنہیں اپنا ہی ہم مذہب سمجھیں اور یوں دونوں سے مفادات حاصل کرتے۔مگر جب کبھی فتنہ کا موقع پائیں تو اُس میں کود پڑیں۔

۴۹۔ شیطان کی گمراہ کن تحریکات پر اس کے پانچ اقوال

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰـثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ	یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں،اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔
لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ	جسے خدا نے لعنت کی ہے،اور اس نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے میں مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا۔
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۭ (النسآء: ۱۱۷ تا ۱۱۹)	اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں،سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔

فائدہ: ان آیات میں انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے شیطان کی پانچ تحریکات کا ذکر ہے۔

☆ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔
☆ میں اُنھیں بہکاؤں گا۔
☆ میں اُنھیں آرزوؤں میں اُلجھاؤں گا۔
☆ میں اُنھیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان چیریں گے۔
☆ میں اُنھیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت میں ردّ و بدل کریں گے۔

۵۰۔ انسانی اعمال کے نتائج سے متعلق پانچ باتیں

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

حقیقت حال نہ تو تمہاری آرزو کے مطابق ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر موقوف ہے، جو بُرا کرے گا اس کی سزا پائے گا اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی دوست پائے گا اور نہ کوئی مددگار۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○
(النسآء: ۱۲۳ تا ۱۲۴)

جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں انسانی اعمال سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ انجام کار نہ تمہاری خواہشوں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی خواہشوں پر۔
☆ جو بھی بُرائی کرے گا اس کا بدلہ اُسے دیا جائے گا۔
☆ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار پائے گا۔
☆ جو نیک کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہی جنت میں داخل ہوں گے۔
☆ اُن پر ذرہ بھر ظلم نہ کیا جائے گا۔

۵۱۔ عدل وانصاف کی تاکید میں پانچ باتیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

(النسآء:۱۳۵)

اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں عدل وانصاف کی تاکید میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بنو۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ داروں کے۔
- ☆ فریق معاملہ خواہ امیر ہو یا غریب، اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اُن کا خیرخواہ ہے۔
- ☆ تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا۔
- ☆ اگر تم نے پیچ دار بات کہی اور سچائی سے پہلو بچایا تو جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اُس کی خبر ہے۔

۵۲۔ اسلام کے بنیادی پانچ عقائد کا انکار کرنے والا گمراہی میں دور جا پڑا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں ایمان

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النسآء:۱۳۶)

لاؤ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

فائدہ: اس آیت میں اسلام کے بنیادی پانچ عقائد کا ذکر ہے جن کے ساتھ کفر کرنے والا گمراہی میں دور جا پڑا۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانا۔

☆ اس کے فرشتوں پر ایمان نہ لانا۔

☆ اُس کی کتابوں پر ایمان نہ لانا۔

☆ اُس کے رسولوں پر ایمان نہ لانا۔

☆ قیامت کے دن پر ایمان نہ لانا۔

۵۳۔ ایک آیت میں پانچ باتوں کی ممانعت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (المآئدۃ:۲)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو، نہ ادب والے مہینوں کی، نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جا رہے ہوں، ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو، اور جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دُشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ، نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے

رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو، اور
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ
سخت سزا دینے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ باتوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

☆ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔
☆ نہ حرمت والے مہینوں میں کسی مہینے کو حلال کرلو۔
☆ نہ قربانی کے جانوروں پر دست درازی کرو۔
☆ نہ اُن جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کی گردنوں میں نذرِ خداوندی کی علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہوں۔
☆ نہ اُن لوگوں کو چھیڑو جو اپنے رب کے فضل اور اُس کی خوشنودی کی تلاش میں بیت اللہ کی طرف جا رہے ہوں۔

۵۴۔ ایک آیت میں پانچ صدمات سے مرنے والے جانوروں کا ذکر

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے نام پر پکارا کیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی ٹکر سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اگر اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کرو، یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہوگئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے

رَّحِيْمٌ ○ (المآئدۃ:۳)

دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہوگیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہوجائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ صدمات سے مرنے والے جانوروں کا ذکر ہے۔ یہ سب حرام ہیں سوائے کہ اُن کو مرنے سے پہلے ذبح کرلیا جائے۔

☆ جو جانور گلا گھٹ کر مرجائے۔
☆ جو جانور چوٹ کھا کر مرجائے۔
☆ جو جانور بلندی سے گر کر مرجائے۔
☆ جو جانور ٹکر کھا کر مرجائے۔
☆ جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو۔

۵۵۔ ایک آیت میں صدمات سے مرنے والے جانوروں کے علاوہ پانچ غذاؤں کی حرمت

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے نام پر پکارا کیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مرگیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی ٹکر سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کرڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کرو، یہ

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(المآئدۃ:۳)

سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں صدمات سے مرنے والے جانوروں کے علاوہ پانچ غذاؤں کی حرمت کا ذکر ہے۔

☆ مردار۔
☆ خون۔
☆ خنزیر کا گوشت۔
☆ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا نام پکارا گیا ہو۔
☆ جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔

۵۶۔ ایک آیت میں انصاف سے متعلق پانچ احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(المآئدۃ:۸)

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں انصاف سے متعلق پانچ احکام ہیں۔

☆ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے ہو جاؤ۔
☆ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ۔
☆ کسی قوم کی دشمنی تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے۔
☆ عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

۵۷۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پانچ باتوں کا عہد لیا

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○

(المآئدۃ:۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا، اور انہیں میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دُور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے بنی اسرائیل سے پانچ باتوں کا عہد لینے کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے:

☆ نماز قائم رکھی۔
☆ زکوٰۃ ادا کی۔
☆ رسولوں کو مانا۔
☆ ان کی مدد کی۔

☆ اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہے۔

۵۸۔ قاضی کی پانچ صفات

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○

(المآئدۃ:۴۴)

ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا، اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو، جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ پورے اور پختہ کافر ہیں۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ○ۙ

اور داؤد اور سلیمان کو یاد کیجیے جب کہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں اس میں چر چگ گئی تھیں اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

(الانبیاء:۷۸تا۷۹)

ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ ہاں ہر ایک کو ہم نے حکمت وعلم دے رکھا تھا اور داؤد کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی۔ اور ہم ہی کرنے والے تھے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی

شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۝ (صٓ:۲۶)

راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہیں اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قاضی بننے کے لیے پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ قاضی حق کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
☆ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
☆ وہ متقی پرہیز گار ہو۔
☆ وہ انصاف پر مضبوط ہو۔
☆ وہ عالم ہو اور علم کی باتیں خوب تحقیق کرنے والا ہو۔

۵۹۔ ”عذاب مقیم“ کا پانچ بار ذکر

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (المآئدة:۳۷)

یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے، ان کے لیے تو دائمی عذاب ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ هِیَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (التوبہ:۶۸)

اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انہیں کافی ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے، اور ان ہی کے لیے دائمی عذاب ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (هود:۳۹)

تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رُسوا کرے گا اور کس پر وہ عذاب آتا ہے جو دائمی ہوگا۔

مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (الزمر:۴۰)

کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ۝ (الشوریٰ:۴۵)

اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ جہنم کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے، مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے، ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''عذاب مقیم'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۶۰۔ ایک آیت میں انجیل کی پانچ صفات

وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۝ (المائدۃ:۴۶)

اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتی تھی اور وہ ہدایت و نصیحت تھی پارسا لوگوں کے لیے۔

فائدہ: اس آیت میں انجیل کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

- ☆ انجیل لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ تھی۔
- ☆ یہ لوگوں کے لیے نور تھی۔
- ☆ یہ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والی تھی۔
- ☆ یہ صرف متقین کے لیے ہدایت تھی۔
- ☆ یہ صرف متقین کے لیے نصیحت تھی۔

۶۱۔ مرتدین کے مقابلے میں کھڑے ہونے والے لوگوں کی پانچ صفات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(المآئدۃ:۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی، وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اس قوم کی پانچ صفات کا ذکر ہے جس کو اللہ تعالیٰ مرتدین کے مقابلے میں کھڑا کرے گا۔

- ☆ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور اُس کے محبوب ہوں گے۔
- ☆ وہ اہلِ ایمان کے لیے نرم ہوں گے۔
- ☆ وہ کفار پر سخت ہوں گے۔
- ☆ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں گے۔
- ☆ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۶۲۔ عیسائیوں کے عقیدۂ اُلوہیتِ مسیح کی تردید میں پانچ دلائل

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ

بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے، حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے،

اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(المآئدۃ:۵:۷۳)

وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تو تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ ایک معبود کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

(المآئدۃ:۵:۷۵)

مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، اس کی ماں ایک راست باز عورت تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے، آپ دیکھیئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں، پھر غور کیجیے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں عیسائیوں کے عقیدۂ اُلوہیتِ مسیح کی تردید میں پانچ دلائل بیان ہوئے ہیں۔

- ☆ اُن لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔
- ☆ مسیح ابن مریم کی ماں ایک راست باز عورت تھی۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔
- ☆ مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا۔
- ☆ مسیح ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی۔
- ☆ اُن لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔ یعنی تین میں سے ایک ہے۔

۶۳۔ ''اللہ لا یهدی القوم الفاسقین'' کا پانچ بار ذکر

ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؀

(المائدۃ:۱۰۸)

اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے، یا کم از کم اس بات ہی کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہوجائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؀

(التوبہ:۲۴)

آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کے خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو، اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم اللہ کے حکم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرو اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؀

(التوبہ:۸۰)

ان کے لیے تو استغفار کر یا نہ کر۔ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے، ایسے فاسق لوگوں کو رب کریم ہدایت نہیں دیتا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا

اور (یاد کرو) جب کہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں بخوبی معلوم ہے

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (الصف:۵)

کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں، پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (المنافقون:۶)

ان کے حق میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ لا یھدی القوم الفاسقین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۶۴۔ ایک آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پانچ انعامات

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (المائدۃ:۱۱۰)

جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی۔ اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور توریت اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے، پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے، اور تم اچھا کر دیتے تھے، مادرزاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے، اور جب کہ تم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے

حکم سے۔ اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا، جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے، پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ پر پانچ انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا۔ جب میں نے تم کو روح القدس یعنی حضرت جبریل علیہ السلام سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی۔

☆ جب میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائیں اور توریت اور انجیل کی تعلیم دی۔

☆ جب تم میرے حکم سے مٹی سے پرندہ کی شکل بناتے تھے۔ پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے۔ جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے۔ تم مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے میرے حکم سے۔

☆ جب تم میرے حکم سے مُردوں کو نکال کھڑا کر لیتے تھے۔

☆ جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم اُن کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے۔

۶۵۔ ''اللہ خیر الرازقین'' کا پانچ بار ذکر

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(المآئدۃ:۱۱۴)

عیسیٰ ابنِ مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد والے ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝

(الحج:۵۸)

اور جن لوگوں نے راہِ خدا میں ترکِ وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین روزیاں عطا فرمائے گا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝

(المؤمنون:۷۲)

کیا آپ اُن سے کوئی اُجرت چاہتے ہیں؟ یاد رکھیے کہ آپ کے رب کی اُجرت بہت ہی بہتر ہے۔ اور وہ سب سے بہتر روزی رساں ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝

(سبا:۳۹)

کہہ دیجیے کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے، تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝

(الجمعۃ:۱۱)

اور جب یہ کوئی سودا بکتا دیکھ لیں یا انہیں کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ خیر الرازقین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۶۶۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلانے والوں کا پانچ بار ذکر

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

بے شک خسارہ میں پڑے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے ملنے کی تکذیب کی، یہاں تک کہ

عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ○

(الانعام:۳۱)

جب وہ معین وقت ان پر دفعۃً آپہنچے گا، کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی، اور وہ اپنے بوجھ اپنی کمر پر لادے ہوں گے، خوب سُن لو کہ بُری ہوگی وہ چیز جس کو وہ لادیں گے۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(الاعراف:۱۴۷)

اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان کے سب کام غارت گئے۔ اُن کو وہی سزا دی جائے گی جو کچھ یہ کرتے تھے۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ○

(یونس:۴۵)

اور جس دن وہ (اللہ) ان کو جمع کرے گا کہ گویا وہ (دنیا میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے، واقعی خسارے میں پڑے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۙ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ۙ

(المومنون:۳۳)

اور سرداران قوم نے جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا، کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری ہی خوراک یہ کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی یہ بھی پیتا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○

(الروم:۱۶)

اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑے ہوئے ہوں گے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلانے والوں کا پانچ بار ذکر ہے۔

۶۷۔ ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (الانعام:۵۰)

آپ کہہ دیجیے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کی اتباع کرتا ہوں۔ آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم ہے۔

☆ آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔
☆ نہ میں غیب جانتا ہوں۔
☆ نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔
☆ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کی اتباع کرتا ہوں۔
☆ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے۔ سو کیا تم غور نہیں کرتے۔

۶۸۔ ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم

قُلْ اِنِّیْ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ (الانعام:۵۷)

آپ کہہ دیجیے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو، جس چیز کا تم جلدی تقاضا کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں۔ حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ حق بیان کرتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم ہے۔

☆ آپ ﷺ کہہ دیں کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس کو

جھٹلاتے ہو۔

☆ جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں۔

☆ فیصلہ کا سارا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔

☆ وہی حق بیان کرتا ہے۔

☆ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۶۹۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم غیب سے متعلق پانچ باتیں

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۝

(الانعام:۵۹)

اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں تمام مخفی اشیا کے خزانے، ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علمِ غیب سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

☆ وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے۔

☆ کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے۔

☆ زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔

☆ نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک جسے وہ نہ جانتا ہو۔

۷۰۔ ”اللطیف الخبیر“ کا پانچ بار ذکر

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۝

(الانعام:۱۰۳)

اس کو نگاہیں نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۚ﴿﴾

(الحج:۶۳)

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے، پس زمین سرسبز ہوجاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿﴾

(لقمٰن:۱۶)

پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ بھی خواہ کسی پتھر میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہوا سے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا، اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔

وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۚ﴿﴾

(الاحزاب:۳۴)

تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی جو حدیثیں پڑھی جاتی ہیں اُن کا ذکر کرتی رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ باریک بین اور خبردار ہے۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۚ﴿﴾

(الملک:۱۴)

کیا وہ بھی بے علم ہوسکتا ہے جو خود خالق ہو۔ اور وہ باریک بین اور باخبر بھی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللطیف الخبیر'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۷۱۔ ''ماشآءاللہ'' کا پانچ بار ذکر

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ۚ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَکْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِیٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىکُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَاشَآءَ

اور جس روز اللہ تمام خلائق کو جمع کرے گا (کہے گا) اے جماعت جنّات کی (شیطان جنات) تم نے انسانوں میں سے بڑا حصہ لیا۔ جو انسان ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم میں ایک نے

اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ۝ (الانعام:۱۲۸)

دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لیے معین فرمائی۔ اللہ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے، ہاں اگر اللہ ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا بڑا علم والا ہے۔

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚۛ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ (الاعراف:۱۸۸)

آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سا منافع حاصل کر لیتا، اور کوئی مضرت بھی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝ (یونس:۴۹)

آپ فرما دیجیے کہ میں اپنی ذات خاص کے لیے تو کسی نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو۔ ہر امت کے لیے ایک معین وقت ہے جب ان کا وہ معین وقت آ جاتا ہے تو ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَکَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡکَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ (الکهف:۳۹)

تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگرچہ تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۝

ہم تمہیں پڑھوا دیں گے پھر تم نہیں بھولو گے۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝

مگر جو کچھ اللہ چاہے وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔

(الاعلیٰ:۶تا۷)

فائدہ: ان آیات میں "ما شآء اللہ" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۷۲۔ ایک آیت میں پانچ باتوں کا حکم

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(الانعام:۱۵۱)

آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون بہانا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ، اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ باتوں کا حکم ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔
- ☆ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔
- ☆ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔
- ☆ بے شرعی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔
- ☆ کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

۷۳۔ پانچ باتوں کا حکم

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغ کو پہنچ جائے، اور ماپ تول پورا پورا کرو۔ انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اُس کی قدرت وطاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(الانعام:۱۵۲تا۱۵۳)

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو، اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو۔

فائدہ: ان آیات میں پانچ باتوں کا حکم ہے۔

☆ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔

☆ ماپ تول میں پورا انصاف کرو۔

☆ جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کا راستہ سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو۔

۷۴۔ ماپ تول پورا پورا کرنے کا پانچ بار حکم

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے

وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

(الانعام:۱۵۲)

سنِ بلوغ کو پہنچ جائے، اور ماپ تول پورا پورا کرو۔ انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(الاعراف:۸۵)

اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے، پس تم ماپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو، اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝

(هود:۸۵)

اے میری قوم! ماپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کرو، لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو، اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ۔

وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝

(بنیٓ اسرآئیل:۳۵)

اور جب ماپنے لگو تو پیمانے سے پورا ماپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔

اَوْفُوا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۝ۚ

(الشعرآء:۱۸۱)

ماپ پورا بھرا کرو، اور کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ (الشعرآء:۱۸۲)

اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔

فائدہ: ان آیات میں ماپ تول پورا پورا کرنے کا پانچ بار حکم ہے۔

۷۵۔ ''لا تزر وازرة وزر اُخریٰ'' کا پانچ بار ذکر

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (الانعام:۱۶۴)

آپ فرما دیجیے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لیے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا، اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا۔ پھر وہ تم کو بتائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (بنی اسرآئیل: ۱۵)

جو راہ راست حاصل کرلے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اُس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا، اور ہماری عادت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ (فاطر:۱۸)

کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو وہ قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کرسکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، اور جو بھی پاک ہوجائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(الزمر:۷)

اگر تم ناشکری کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں، اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کی وجہ سے تم سے خوش ہوگا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا، پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ○

(النجم:۳۸)

جان لو! کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں ''لاتزر وازرۃ وزر اُخریٰ'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۷۶۔ وزنِ اعمال کا پانچ بار ذکر

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا۔ پھر جن (کے اعمال صالحہ) کا پلڑا بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ○

(الاعراف:۸تا۹)

اور جن کا پلڑا ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○

(زیادہ خسارے میں کون ہیں؟) وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی

وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ○

(الکہف:۱۰۴تا۱۰۵)

آیتوں سے اور اس کی ملاقات سے انکار کیا، پس ان کے تمام اعمال غارت ہوگئے، پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○

(الانبیاء:۴۷)

اور قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

جن (کے اعمال صالحہ) کا پلڑا بھاری ہوگیا وہ تو نجات والے ہوگئے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○

(المؤمنون:۱۰۲تا۱۰۳)

اور جن (کے اعمال صالحہ) کا پلڑا ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ○

پھر جس (کے اعمال صالحہ) کا پلڑا بھاری ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○

وہ تو خاطر خواہ آرام کی زندگی میں ہوگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○

اور جس کی تول ہلکی ہوگی۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○

اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔

(القارعۃ:۶تا۹)

فائدہ: ان آیات میں وزنِ اعمال کا پانچ بار ذکر ہے۔

۷۷۔ ایک آیت میں حرام کردہ پانچ چیزیں

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

آپ فرمائیے کہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ○
(الاعراف:۳۳)

کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کی تم سند نہ رکھو۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ چیزیں حرام کرنے کا ذکر ہے۔

☆ بے حیائی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے۔
☆ گناہ کی بات۔
☆ ناحق زیادتی۔
☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔
☆ اللہ تعالیٰ پر کوئی ایسی بات کہنا جو بندہ جانتا نہ ہو۔

۷۸۔ پانچ انبیآء علیہم السلام نے اپنی قوم پر عذاب کا خدشہ ظاہر کیا

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ○
(الاعراف:۵۹)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھے تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ○
(ھود:۳)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا ساز و سامان دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھے تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ○

یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ہوشیار کر

دینے والا ہوں۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝
(ھود:۲۵تا۲۶)

کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک عذاب کا خوف ہے۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝
(ھود:۸۴)

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو۔ میں تو تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لانے والے دن کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

یٰٓاَبَتِ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ۝
(مریم:۴۵)

ابا جی! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذابِ الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔

وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝
(الاحقاف:۲۱)

عادیوں کے بھائی کو یاد کرو، جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔

فائدہ: ان آیات میں پانچ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوم پر عذاب کے خدشے کا اظہار کیا۔

- ☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ☆ حضرت نوح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ھود علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ابراھیم علیہ السلام۔
- ☆ حضرت شعیب علیہ السلام۔

۷۹۔ ثمود کی طرف اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی اونٹنی کو مار ڈالنے کا پانچ بار ذکر

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ○ (الاعراف:۷۷)

پس انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوایئے اگر آپ پیغمبر ہیں۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ○

اور اے میری قوم والو! یہ اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک معجزہ ہے اب تم اسے اللہ کی زمین میں کھاتی ہوئی چھوڑ دو اور اسے کسی طرح کی ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ فوری عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ○ (ھود:۶۴تا۶۵)

پھر بھی ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ اس پر صالح نے کہا کہ اچھا تم اپنے گھروں میں تین دن تک تو رہ سہہ لو، یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ○ۚ

آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی، پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ○

خبردار اسے بُرائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کر لے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ○ۙ (الشعرآء:۱۵۵تا۱۵۷)

پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں، پس وہ پشیمان ہو گئے۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ○ۡ

بے شک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝
(القمر: ۲۷ تا ۲۹)

ہاں انہیں خبر کردے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے، ہر ایک کو برابر پہنچایا جائے گا۔
انہوں نے اپنے رفیق کو آواز دی جس نے دست درازی کی اور کونچیں کاٹ دیں۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۵ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ۝
(الشمس: ۱۳ تا ۱۴)

انہیں اللہ کے رسول نے فرمادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔
ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں، پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی اور پھر ہلاکت کو عام کردیا اور اس بستی کو برابر کردیا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی طرف اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی اونٹنی کو مار ڈالنے کا پانچ بار ذکر ہے۔

۸۰۔ سورۃ الاعراف میں حضرت شعیب علیہ السلام کا پانچ بار ذکر

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
(الاعراف: ۸۵)

اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے، پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے مت دو، اور زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کردی گئی، فساد مت پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۟ۚ (الاعراف:۸۸)

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور آپ کے ہمراہ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ (الاعراف:۹۰)

اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم شعیب کی راہ پر چلو گے تو بے شک بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (الاعراف:۹۲)

جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی گویا وہ اس میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارے میں پڑ گئے۔

فائدہ: سورۃ الاعراف کی ان آیات میں حضرت شعیب علیہ السلام کا پانچ بار ذکر ہے۔

۸۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے سانپ کا پانچ بار ذکر

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝ۚۖ (الاعراف:۱۰۷)

پس آپ نے اپنا عصا ڈال دیا سو دفعتاً وہ ایک صاف اژدھا بن گیا۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ۝ (طٰہٰ:۲۰)

تو اس نے اسے پھینکا تو ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝ۚۖ (الشعراء:۳۲)

آپ نے اسی وقت اپنی لکڑی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا زبردست اژدھا بن گئی۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ

تو اپنی لکڑی ڈال دے، موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا،

الْمُرْسَلُوْنَ ۝ ۖ ق ملے — اے موسیٰ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔ (النمل:۱۰)

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ — اور یہ بھی آواز آئی کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھنار ہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس بھاگے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا، ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ اور ڈر مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔ (القصص:۳۱)

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے سانپ کے نام حیّہ، جانّ اور ثعبان کا پانچ بار ذکر ہے۔

۸۲۔ ایک آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ نشانیاں

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ — پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔ (الاعراف:۱۳۳)

فائدہ: اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں نشانیوں میں سے پانچ کا ذکر ہے۔

- ☆ طوفان۔
- ☆ ٹڈیاں۔
- ☆ گھن کا کیڑا (جوئیں)۔
- ☆ مینڈک۔
- ☆ خون۔

۸۳۔ قوم فرعون کو پانچ ناموں سے موسوم کیا گیا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۖ — پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○
(الاعراف:۱۳۳)

مجرم تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○

اور موسیٰ نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم اطاعت کرنے والے ہو۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ○

انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے لیے آزمائش نہ بنا۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○
(یونس:۸۴تا۸۶)

اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ○

پھر ہم نے موسیٰ کو اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ○
(المؤمنون:۴۵تا۴۶)

فرعون اور اس کے لشکروں کی طرف، پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ۔

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۟ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○
(النمل:۱۲)

اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال، وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے۔ تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا، یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ○

شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا موسیٰ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، پس تو جلدی نکل جا یقیناً میں تیرا خیر خواہ ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ

پس موسیٰ وہاں سے خوف زدہ ہو کر دیکھتے بھالتے

نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○ (القصص:۲۰ تا ۲۱)

(بچ بچا کر) نکل کھڑے ہوئے، کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے۔

اُسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّھْبِ فَذٰنِکَ بُرْھَانٰنِ مِنْ رَّبِّکَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاْئِہٖ ط اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ○ (القصص:۳۲)

اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے، پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف ہیں، یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں قوم فرعون کو پانچ ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔

- ☆ قوم مجرمین۔
- ☆ قوم الکافرین۔
- ☆ قوم فاسقین۔
- ☆ قوم الظالمین
- ☆ قوم عالین۔

۸۴۔ ایک آیت میں نبی کریم ﷺ کی پانچ صفات

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ ز یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ

جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کی اتباع کرتے ہیں جس کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دُور کرتے ہیں، سو جو

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۵۷)

لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ ان کو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔
☆ وہ بُری باتوں سے روکتے ہیں۔
☆ وہ اُن کے لیے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں۔
☆ اُن پر ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔
☆ وہ اُن پر سے وہ بوجھ اُتارتے ہیں جو اُن پر لادے ہوئے تھے۔ اور ان کے طوق کھولتے ہیں۔

۸۵۔ ''کتے'' کا پانچ بار ذکر

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۷۶)

اور اگر ہم چاہتے تو اُس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا، سو اُس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجیے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

آپ خیال کریں گے کہ وہ بیدار ہیں، حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے ہیں، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر

وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا○

(الکہف:۱۸)

آپ جھانک کر انہیں دیکھیں تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں اور ان کی دہشت سے آپ پُر کر دیئے جائیں۔

سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۥ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا○

(الکہف:۲۲)

کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحابِ کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، نشانہ دیکھے بغیر پتھر چلا دینا، کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔

فائدہ: ان آیات میں ''کتے'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۸۶۔ پانچ آیات میں مشرکین کے معبودانِ باطل کی پانچ باتوں میں بے بسی کا ذکر

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۖ○

کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود ہی بنائے گئے ہوں۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ○

اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ○

اور اگر تم ان کو کوئی بات بتانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں۔ تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؀

واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہا مانیں اگر تم سچے ہو۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ؀

(الاعراف:۱۹۱ تا ۱۹۵)

کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو تھام سکیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں، یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم اپنے سب شرکاء کو بلالو، پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو۔

فائدہ: ان آیات میں مشرکین کے معبودانِ باطل کی پانچ باتوں میں بے بسی کا ذکر ہے۔

- ☆ مشرکین کے معبود کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔
- ☆ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔
- ☆ اگر تم اُن کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے۔ تم خواہ اُن کو پکارو یا خاموش رہو، دونوں صورتوں میں تمہارے لیے یکساں ہی رہے۔
- ☆ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ تمہاری طرح بندے ہیں۔ سو تم اُن کو پکارو پھر اُن کو چاہیے کہ تم کو جواب دیں اگر تم سچے ہو۔
- ☆ نہ ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں، نہ اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو تھام سکیں، نہ اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں، نہ اُن کے کان ہیں جن سے وہ سن سکیں، یعنی مرنے کے ساتھ ہی دیکھنے، سننے، سمجھنے اور چلنے کی طاقت ختم ہو گئی۔

۸۷۔ تبلیغ میں بہترین طریقہ اپنانے کا پانچ بار ذکر

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ؀

آپ درگزر کو اختیار کریں، نیک کام کی تعلیم دیں، اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے

بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(الاعراف: ۱۹۹ تا ۲۰۰)

آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجیے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

(النحل: ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝

برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ۙ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

(المؤمنون: ۹۶ تا ۹۸)

اور دُعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(العنکبوت: ۴۶)

اور اہل کتاب کے ساتھ بہت مہذب طریقے سے مناظرے کرو مگر ان کے ساتھ جو ان میں بے انصاف ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر نازل فرمائی گئی ہے، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو، پھر تیرا دشمن ایسا ہو جائے گا جیسے وہ ولی دوست ہے۔
اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں، اور اسے سوائے بڑے نصیب والوں کے کوئی

نہیں پا سکتا۔

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○ (حٰمٓ السجدۃ:۳۴ تا ۳۶)

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں دعوتِ حق میں بہترین طریقہ اپنانے کا پانچ بار ذکر ہے۔

۸۸۔ سچے ایمان والوں کی پانچ صفات

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ○

بس ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ○

جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَمَغۡفِرَۃٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ○ (الانفال:۲ تا ۴)

سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں۔ ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں سچے ایمان والوں کی پانچ صفات کا بیان ہے۔

- ☆ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو اُن کے دل لرز جاتے ہیں۔
- ☆ جب اللہ تعالیٰ کی آیات اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔
- ☆ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔
- ☆ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو دیا ہے وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

۸۹۔ غنیمت کے مال کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(الانفال:۴۱)

جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور راہ چلتے مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے، جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ غنیمت کے مال کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ باقی چار حصے ان سب لوگوں میں تقسیم کر دیے جائیں جنھوں نے جنگ میں حصہ لیا۔

۹۰۔ غنیمت کے مال کے پانچویں حصہ کے پانچ مصارف

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(الانفال:۴۱)

جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور راہ چلتے مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے، جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ غنیمت کے مال کے پانچویں حصہ کے پانچ مصارف ہیں۔

- ☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول۔
- ☆ قرابت دار۔

☆ یتامیٰ۔

☆ مساکین۔

☆ مسافر۔

نوٹ: غنیمت کے مال کے پانچویں حصے کو ان میں برابر پانچ حصوں میں تقسیم کرنا صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ اس خمس کے پانچ برابر حصے کرنے کی ضرورت نہیں۔

۹۱۔ دشمن کے مقابلے کے لیے پانچ ہدایات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَۚ	اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَۚ (الانفال: ۴۵ تا ۴۶)	اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فائدہ: ان آیات میں دشمن سے مقابلے کے لیے پانچ ہدایات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اے ایمان والو! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

☆ آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔

☆ صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۹۲۔ ایک آیت میں سچے ایمان والوں کی پانچ صفات

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا	جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی (مہاجرین

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ٥ (الانفال:۷۴)

کو) اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

فائدہ: اس آیت میں سچے ایمان والوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ ایمان لانا۔
☆ اور ہجرت کرنا۔
☆ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔
☆ اور مہاجرین کو پناہ، ٹھکانہ مہیا کرنا۔
☆ اور مدد کرنا۔

۹۳۔ کفار کے ساتھ جنگ سے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی پانچ صورتیں

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٥

تم ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کی فکر میں رہے اور خود ہی اول بار انہوں نے تم سے چھیڑ کی ہے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو، اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ٥

ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل ورسوا کرے گا، تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٥ (التوبہ:۱۳تا۱۵)

اور ان کے دل کا غم وغصہ دور کرے گا، اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے۔ اللہ جانتا بوجھتا حکمت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار سے جنگ کرنے کے لیے کہا ہے اور کفار کو سزا اور مسلمانوں پر رحمت کی پانچ صورتیں بیان کی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کو سزا دلوائے گا۔
☆ ان کو ذلیل وخوار کرے گا۔
☆ اُن کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کرے گا۔
☆ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے کرے گا۔
☆ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کا غم وغصہ دور کردے گا۔

۹۴۔ مساجد کو آباد کرنے والوں کی پانچ صفات

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ○ (التوبہ:۱۸)

اللہ کی مسجدوں کی رونق وآبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں، نماز کے پابند ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، یہی لوگ یقیناً راہ یافتہ ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں مساجد کو آباد کرنے والوں کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔
☆ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔
☆ نماز قائم کرتے ہیں۔
☆ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

۹۵۔ ”الدین القیم“ کا پانچ بار ذکر

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمانوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا ہے، ان میں سے چار

الدِّينُ الْقَيِّمُ ۵ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○

(التوبہ : ۳۶)

حرمت وادب کے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں، اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۚ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(یوسف:۴۰)

اس کے سوا تم جن کی پوجا کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(الروم:۳۰)

پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی راست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ○

(الروم:۴۳)

پس آپ اپنا رُخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں، اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ○

(البینہ:۵)

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، یہی دین

درست اور مضبوط ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''الدین القیم'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۹۶۔ ایک آیت میں منافقین مردوں اور عورتوں کی پانچ خصلتیں

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(التوبہ:۶۷)

تمام منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں۔ یہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ بے شک منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں منافق مردوں اور منافق عورتوں کی پانچ خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔

☆ وہ بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں۔

☆ وہ اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں یعنی نیکی کے کام میں خرچ کرنے کے لیے اُن کا ہاتھ کبھی نہیں کھلتا۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بھلا دیا۔

☆ منافق ہی نافرمان ہیں۔

۹۷۔ ایک آیت میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کی پانچ صفات

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(التوبہ:۷۱)

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددو معاون) اور دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز کو پابندی سے بجا لاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر

اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا، بے شک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔
☆ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں۔
☆ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔
☆ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

۹۸۔ "اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے" کا پانچ بار ذکر

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ○
(یونس:۲۹)

سو ہمارے تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر، کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۠○
(الرعد:۴۳)

یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں۔ آپ جواب دیجیے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ گواہی دینے والا کافی ہے، اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا○
(بنی اسرآئیل:۹۶)

کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے والا ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○
(العنکبوت:۵۲)

کہہ دیجیے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے، وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا عالم ہے، جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست گھاٹے میں ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ○ (الاحقاف:۸)

تم میرے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے، تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے اور وہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۹۹۔ قوم فرعون بطور ''قوم الظالمین'' کا پانچ بار ذکر

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ○ (یونس:۸۵)

انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے لیے فتنہ نہ بنا۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ○ (الشعرآء:۱۰)

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۧ○ (القصص:۲۱)

پس (موسیٰ) وہاں سے خوف زدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے، کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ (القصص:۲۵)

اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی، کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں، تاکہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں، جب (موسیٰ) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر، تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (التحریم:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے دُعا کی اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

فائدہ: ان آیات میں قوم فرعون بطور ''قوم الظالمین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۰۰۔ سورۃ ھود میں قیامت کے دن کے پانچ ناموں کا ذکر

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ (ھود:۳)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا ساز و سامان دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ (ھود:۲۶)

کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ (ھود:۸۴)

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو۔ میں تو تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لانے والے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ○ (ھود:۱۰۳)

یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ وہ دن جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ، وہ دن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے دن کے پانچ ناموں کا ذکر ہے۔

☆ یوم کبیر یعنی بڑا دن۔
☆ یوم الیم یعنی دردناک دن۔
☆ یوم محیط یعنی گھیرنے والا دن۔
☆ یوم مجموع یعنی جمع کرنے کا دن۔
☆ یوم مشہود یعنی حاضر کرنے کا دن۔

۱۰۱۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت کا پانچ بار ذکر

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ○

اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا، انہوں نے بھی جوابِ سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچہ لے آئے۔

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ○

اب جو دیکھا کہ ان کے تو ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھ رہے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے، انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تو قومِ لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ○ (ھود:۶۹ تا ۷۱)

اس کی بیوی جو کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس دی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی۔

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ○

انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا بھی حال سنا دو۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ○	کہ جب انہوں نے اس کے پاس آ کر سلام کہا تواس نے کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے۔
قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ○ (الحجر:۵۱تا۵۳)	انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تجھے ایک ہوشیار دانا فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ○ ۚ (العنکبوت:۳۱)	اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچے، کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں، یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ○	ابراہیم پر سلام ہو۔
كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ○	ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ○	بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○ (الصّٰفّٰت:۱۰۹تا۱۱۲)	اور ہم نے اس کو اسحٰق نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں میں سے ہوگا۔
اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ○ ۚ	وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔
فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ○ ۙ	پھر چپ چاپ جلدی جلدی اپنے گھر والوں کی طرف گئے۔ اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔
فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ○ ۡ	اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟
فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ○ (الذاریٰت:۲۵تا۲۸)	پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوف زدہ ہو گئے، انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجیے۔ اور انہوں نے (حضرت ابراہیم) کو ایک دانا عالم لڑکے کی بشارت دی۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۰۲۔ سورۃ ھود میں حضرت لوط علیہ السلام کا پانچ بار ذکر

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۞ (ھود: ۷۰)

اب جو دیکھا کہ ان کے تو ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں پہنچ رہے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے، انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تو قومِ لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۞ (ھود: ۷۴)

جب ابراہیم کا ڈر خوف جاتا رہا اور اسے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے جھگڑنے لگے۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۞ (ھود: ۷۷)

جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۞ (ھود: ۸۱)

اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں، ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں، پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل کھڑا ہو۔ تم میں سے کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھنا چاہیے، بجز تیری بیوی کے، اس لیے کہ اسے بھی وہی پہنچنے والا ہے جو ان سب کو پہنچے گا، یقیناً ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح بالکل نزدیک ہی نہیں۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ

اور اے میری قوم کے لوگو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میری مخالفت میں آ کر ان عذابوں کے مستحق

قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝

(هود:۸۹)

ہو جاؤ جو قومِ نوح اور قومِ ہود اور قومِ صالح کو پہنچے ہیں۔ اور قومِ لوط تو تم سے کچھ دور نہیں۔

فائدہ: سورۃ ھود کی ان آیات میں حضرت لوط علیہ السلام کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۰۳۔ نمازوں کے اوقات کا پانچ بار ذکر

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

(هود:۱۱۴)

دن کے دونوں سروں میں نماز کو قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

(بنی اسرآئیل:۷۸)

نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝

(طٰہٰ:۱۳۰)

پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝

(الروم:۱۷تا۱۸)

تمام تعریفوں کے لائق آسمانوں اور زمین میں صرف وہی ہے، تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان کرو۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝	اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کر۔
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝	اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔

(الدھر:۲۵تا۲۶)

فائدہ: ان آیات میں نمازوں کے اوقات کا پانچ بار ذکر ہے۔

☆ سورۃ ھود کی آیت میں دونوں سروں سے مراد بعض نے صبح اور مغرب، بعض نے صرف عشاء اور بعض نے عشاء اور مغرب دونوں وقت مراد لیا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ آیت معراج سے قبل نازل ہوئی ہو، جس میں پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ کیونکہ اس سے پہلے دو ہی نمازیں ضروری تھیں۔ ایک طلوع شمس سے قبل اور ایک غروب سے قبل۔

☆ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت میں دلوک کے معنی زوال (آفتاب ڈھلنے) کے اور غسق کے معنی تاریکی کے ہیں۔ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں اور رات کی تاریکی تک سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔ اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے۔

☆ سورۃ طٰہٰ کی آیت میں تسبیح سے مراد بعض مفسرین کے نزدیک نماز ہے اور وہ اس سے پانچ نمازیں مراد لیتے ہیں۔ طلوع شمس سے قبل فجر، غروب سے قبل عصر، رات کی گھڑیوں سے مغرب، عشاء، اطراف النہار سے ظہر کی نماز مراد ہے کیوں کہ ظہر کا وقت، یہ نماز اول کا طرف آخر اور نماز آخر کا طرف اول ہے۔ اور بعض کے نزدیک ان اوقات میں ویسے ہی تسبیح وتحمید ہے جس میں نماز، تلاوت، ذکر اذکار، دعا، مناجات اور نوافل سب داخل ہیں۔

☆ سورۃ الروم کی آیات میں ہے کہ ان اوقات میں، جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں تسبیح وتحمید کیا کرو۔ شام کا وقت رات کی تاریکی کا پیش خیمہ اور سپیدۂ سحر دن کی روشنی کا پیامبر ہوتا ہے۔ عشاء، شدت تاریکی کا اور ظہر، خوب روشن ہو جانے کا وقت ہے۔ اور دونوں آیات میں مذکورہ اوقات پانچ نمازوں کے اوقات ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ تسبیح سے مراد ہے۔

☆ سورۃ الدھر کی آیات میں صبح وشام سے مراد ہے، تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کر یا صبح سے مراد فجر کی نماز اور شام سے مراد عصر کی نماز ہے۔ رات کو سجدہ کر، سے مراد بعض نے مغرب، عشاء کی نماز مراد لی ہے۔

۱۰۴۔ "قال فما خطب" کا پانچ بار ذکر

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْرَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ○ (یوسف : ۵۱)

بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں، انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی، پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا، اس کے جی سے، اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ○ (الحجر : ۵۷)

(ابراہیم نے) پوچھا کہ اے اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ○ (طٰہٰ : ۹۵)

(موسیٰ) نے پوچھا سامری تیرا کیا حال ہے۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ○ (القصص : ۲۳)

مدین کے پانی پر جب وہ (موسیٰ) پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی (اپنے جانوروں) کو روکتی ہوئی دیکھیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ○ (الذاریات : ۳۱)

(حضرت ابراہیم) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟

فائدہ: ان آیات میں "قال فما خطب" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۰۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں پانچ باتیں

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (یوسف:۱۰۱)

اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حکومت بخشی۔

☆ مجھے باتوں کی حقیقت سکھائی۔

☆ اے زمین و آسمان کے بنانے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔

☆ میرا خاتمہ اسلام پر کر۔

☆ مجھے نیکوں کے ساتھ ملا۔

۱۰۶۔ ایک آیت میں قرآن مجید کی پانچ صفات

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (یوسف:۱۱۱)

ان کے قصوں میں عقل والوں کے لیے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لیے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی پانچ صفات کا بیان ہے۔

☆ یہ قرآن مجید جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں ہے۔

☆ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

☆ یہ ہر چیز کی تفصیل ہے۔

☆ یہ ہدایت ہے۔

☆ یہ اہلِ ایمان کے لیے رحمت ہے۔

۱۰۷۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے پانچ نشانات

وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

(الرعد:۴)

اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں۔ سب ایک ہی پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔ اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے پانچ نشانات کا ذکر ہے۔

☆ زمین میں بے شمار خطے ہیں۔ یعنی ساری زمین یکساں نہیں۔

☆ یہ خطے ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں۔ اور ایک دوسرے سے متصل ہونے کے باوجود شکل میں، رنگ میں، خاصیتوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔

☆ پودوں اور درختوں میں بعض ایسے ہیں جن کی جڑ سے ایک تنا نکلتا ہے اور بعض میں ایک جڑ سے دو یا زیادہ تنے نکلتے ہیں۔

☆ سب پودوں اور درختوں کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے۔

☆ بعض کو بعض پر پھلوں کے مزے میں فضیلت ہے۔

۱۰۸۔ قیامت کے دن کافرین کے لیے ''طوق'' کا پانچ بار ذکر

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(الرعد:۵)

اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں۔ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(سبا:۳۳)

اس کے جواب میں یہ ادنیٰ لوگ ان متکبروں سے کہیں گے، (نہیں نہیں) بلکہ تمہارا دن رات مکر و فریب ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا، اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل ہی دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے، اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے، انہیں صرف ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

(یٰسین:۸)

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں، پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں، جس سے ان کے سر اوپر کو اُلٹ گئے ہیں۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ○ۙ

(المؤمن:۷۱)

جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور زنجیریں ہوں گی، گھسیٹے جائیں گے۔

اِنَّـآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا○ (الدھر:۴)

یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے دن کافرین کے لیے "طوق" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۰۹۔ ایک آیت میں مومنین کے پانچ اوصاف

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ○ (الرعد:۲۲)

اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں، اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مومنین کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں۔
☆ وہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں۔
☆ نماز قائم کرتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو دیا ہے اُس میں سے چھپ کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔
☆ بُرائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔

۱۱۰۔ جہنمیوں سے شیطان کی تقریر میں پانچ باتیں

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ

جب سارے کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کیے تھے ان کے خلاف کیا، میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(ابراہیم:۲۲)

میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میری مان لی، پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے۔ یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں جہنمیوں سے شیطان کی تقریر میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ شیطان کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔

☆ میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا نہیں، مگر میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری بات مان لی۔

☆ سو تم مجھے الزام نہ لگاؤ، بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔

☆ نہ میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کر سکتے ہو۔

☆ میں اس کا انکار کرتا ہوں کہ تم نے اس سے پہلے مجھے اللہ کا شریک بنایا۔

۱۱۱۔ قیامت کے دن مجرموں کی کیفیت پر پانچ باتیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۝ۙ

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ؕ

(ابراہیم:۴۲تا۴۳)

ناانصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ، وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی، اور ان کے دل خالی اور اُڑے ہوئے ہوں گے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے دن مجرموں کی کیفیت پر پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

☆ وہ دوڑے جا رہے ہوں گے۔

☆ وہ اپنے سر اُوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔
☆ اُن کی نگاہ ان کی طرف نہ پھرے گی یعنی نظریں اُوپر جمی ہوں گی۔
☆ اُن کے دل خالی اور اُڑے ہوئے ہوں گے۔

۱۱۲۔ چوپایوں کے پانچ فوائد

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝	اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔
وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝	اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔
وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل:۵تا۷)	اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اُٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر مشقت کے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝	کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے چوپائے جانور بھی پیدا کر دیئے، جن کے یہ مالک ہو گئے ہیں۔
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝	اور ان مویشیوں کو ہم نے ان کا تابع فرمان بنا دیا ہے جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں۔ اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔
وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (یٰسین:۷۱تا۷۳)	اُنہیں ان سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں خصوصاً (دودھ کا) پینا۔ پھر بھی یہ شکر گزاری نہیں کریں گے؟

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے، جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝

(المؤمن:۷۹ تا ۸۰)

اور بھی تمہارے لیے ان میں بہت سے فائدے ہیں، اور اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو انہی پر سواری کر کے تم حاصل کرتے ہو اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔

فائدہ: ان آیات میں چوپایوں کے پانچ فوائد کا ذکر ہے۔

☆ بعض چوپایوں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔
☆ ان میں طرح طرح کے فائدے اور مشروبات ہیں یعنی دودھ۔
☆ ان میں بعض سواری اور بوجھ اُٹھانے کے کام آتے ہیں۔
☆ سردی کے مقابلے کے لیے ان سے لباس حاصل ہوتا ہے یعنی اُن کی اُون سے کپڑا بنتا ہے اور پھر پوشاک۔
☆ اُن میں خوبصورتی کا سامان ہے جب کہ صبح کو چرنے کے لیے جاتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں۔

۱۱۳۔ ارتداد کی پانچ سزائیں

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہِ راست نہیں دکھاتا۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَسَمْعِھِمْ وَاَبْصَارِھِمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝
یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے، اور یہی لوگ غافل ہیں۔

لَاجَرَمَ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (النحل:۱۰۶تا۱۰۹)
کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ارتداد کی پانچ سزاؤں کا ذکر ہے۔

☆ اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔
☆ اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔
☆ اُنہوں نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے والوں کو راہ راست نہیں دکھاتا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہدایت کے قابل ہی نہیں ہیں۔
☆ اُن کے دلوں پر، کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے، وہ ایسی غفلت میں مبتلا ہیں کہ وہ بذاتِ خود ہدایت حاصل نہیں کرسکتے۔
☆ وہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

۱۱۴۔ تبلیغ ودعوت کے لیے نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ ہدایات

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝
اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ ۭ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ۝
اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو، اور اگر صبر کرلو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ
آپ صبر کریں، بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝
(النحل:۱۲۵تا۱۲۷)

ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکروفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔

فائدہ: ان آیات میں تبلیغ ودعوت کے لیے نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ ہدایات کا ذکر ہے۔

- ☆ اے نبی ﷺ! اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔
- ☆ لوگوں سے بہترین طریقہ پر مباحثہ کرو۔
- ☆ صبر سے کام کیے جاؤ۔
- ☆ ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو۔
- ☆ ان کی چال بازیوں پر تنگ دل نہ ہو۔

۱۱۵۔ ''خبیر بصیر'' کا پانچ بار ذکر

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝
(بنی اسرآئیل:۱۷)

ہم نے نوح کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ۧ
(بنی اسرآئیل:۳۰)

یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝
(بنی اسرآئیل:۹۶)

کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے والا ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ ۢ بَصِيْرٌ ۝ (فاطر:۳۱)

سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الشوریٰ:۲۷)

اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے، لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار ہے اور خوب دیکھنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''خبیر بصیر'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۱۶۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کے پانچ احکام

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ۭ (بنی اسرآئیل:۲۳ تا ۲۴)

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں والدین کے ساتھ نیک سلوک کے پانچ احکام کا بیان ہے۔

☆ ماں باپ کے ساتھ نیکی کر۔
☆ اگر تیرے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہہ اور نہ اُن کو ڈانٹ۔
☆ ان دونوں سے ادب سے بات کر۔
☆ اُن دونوں کے آگے رحم کے ساتھ عاجزی کا بازو جھکا۔
☆ اُن کے لیے دعا کر۔ کہہ، اے میرے رب! تو اُن پر رحم کر جس طرح اُنہوں نے مجھے چھوٹے ہوتے پالا۔

۱۱۷۔ ایک آیت میں توحید الٰہی پر پانچ باتیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ (بنی اسرآئیل:۱۱۱)

اور یہ کہتا رہ کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے نہ وہ ایسا کمزور ہے کہ اس کا کوئی حمایتی ہو اور تو اس کی پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

فائدہ: اس آیت میں توحیدِ الٰہی پر پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔
☆ سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔
☆ اُس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔
☆ اُس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔
☆ وہ عاجز یا کمزور نہیں کہ اُس کا کوئی مددگار ہو۔
☆ وہ کمال درجے کی بڑائی والا ہے۔

۱۱۸۔ قرآن مجید کی پانچ صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں

کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ

بلکہ تمام ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلے ہیں۔

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًاۙ

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًاۗ (الکھف:۱تا۴)

اور ان لوگوں کو بھی ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قرآن مجید کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اس کتاب میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

☆ یہ ٹھیک ٹھیک بات کہنے والی کتاب ہے۔

☆ یہ کتاب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے خبردار کرنے والی ہے۔

☆ ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری کے لیے ہے کہ اُن کے لیے بہترین اجر ہے۔

☆ یہ کتاب اُن لوگوں کو بھی ڈرانے کے لیے ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا بنا لیا۔

۱۱۹۔ نبی کریم ﷺ کے لیے پانچ ہدایات

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا

تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں، تو اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ روکے رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ کہیں تو دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں نہ لگ جاؤ۔ اور اس کا

کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے، اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۚ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

(الکہف: ۲۷تا۲۹)

اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی بُرا پانی ہے اور بڑی بُری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کے لیے پانچ ہدایات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اے نبی! تمہارے رب کی کتاب جو تم پر وحی کی گئی ہے اُسے سنا دو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اگر تم اس میں ردّوبدل کرو گے۔ تو اُس کے سوا تم کہیں پناہ نہیں پاؤ گے۔

☆ اپنے آپ کو اُنہیں کے ساتھ رکھا کرو جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اُس کی رضا چاہتے ہیں۔

☆ اُن سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔

☆ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

☆ صاف کہہ دو کہ یہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔

۱۲۰۔ پانچ دیواریں

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ

یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں (دو پہاڑوں) کے درمیان پہنچا ان دونوں کے اُدھر اس نے ایک

قَوْلًا۝ ایسی قوم پائی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۝

انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ سرمایہ اکٹھا کردیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہم میں اور اُن میں کوئی دیوار بنادیں۔

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا۝

اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف اپنی قوت طاقت سے میری مدد کرو۔

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا۝

(الکہف:۹۳تا۹۶)

میں تم میں اور ان میں مضبوط دیوار بنادیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لادو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان یہ دیوار برابر کردی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کردیا، تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۝

(یٰسین:۹)

اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے کردی اور ایک دیوار اُن کے پیچھے کردی جس سے ہم نے ان کو گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔

فائدہ: ان آیات میں پانچ دیواروں کا ذکر ہے۔

- ☆ ایک طرف کے پہاڑ کی دیوار۔
- ☆ دوسری طرف کے پہاڑ کی دیوار۔
- ☆ دونوں پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے سے بنائی گئی دیوار۔
- ☆ حق قبول نہ کرنے والوں کے آگے دیوار۔
- ☆ حق قبول نہ کرنے والوں کے پیچھے دیوار۔ یعنی وہ اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہ پچھلی تاریخ سے سبق لیتے ہیں اور نہ مستقبل کے نتائج پر غور کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں پر ایسے پردے پڑے ہیں کہ

انہیں کھلے کھلے حقائق نظر نہیں آتے۔

۱۲۱۔ جنت میں ''لغو'' نہ سننے کا پانچ بار ذکر

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝ (مریم:۶۲)

وہ لوگ وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے صرف سلام ہی سلام سنیں گے، ان کے لیے وہاں صبح شام ان کا رزق ہوگا۔

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ۝ (الطور:۲۳)

ایک دوسرے سے جامِ شراب کی چھینا جھپٹی کریں گے جس شراب کے سرور میں نہ تو بے ہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ۔

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۝ (الواقعۃ:۲۵)

نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ (النبا:۳۵)

وہاں نہ تو وہ بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔

لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ۝ (الغاشیۃ:۱۱)

جہاں کوئی بے ہودہ بات کان میں نہ پڑے گی۔

فائدہ: ان آیات میں جنت میں ''لغو'' یعنی بے ہودہ بات نہ سننے کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۲۲۔ مخالفین کے نبی کریم ﷺ اور قرآن مجید پر پانچ اعتراضات

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں۔

لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے، پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھے

تُبۡصِرُوۡنَ ○
جادو میں آجاتے ہو۔

قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۫ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○
پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اُس بات کو جو زمین وآسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے، وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ○
(الانبیآء:۲تا۵)
بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پراگندہ خیالات کا مجموعہ ہے، بلکہ اس نے ازخود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے، ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کہ اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں مخالفین کے نبیٔ کریم ﷺ اور قرآن مجید پر پانچ اعتراضات کا بیان ہے۔

☆ وہ اسے جادو کہتے تھے۔ یہ تھا آپ ﷺ کی شخصیت اور سیرت وکردار کا اثر اور اس کے ساتھ کلام اللہ کا اثر جس کو وہ جادو قرار دیتے تھے۔
☆ یہ پریشان خوابیں ہیں۔
☆ یہ من گھڑت ہے۔
☆ وہ شاعر ہیں۔ یعنی یہ قرآن کتابِ ہدایت نہیں، شاعری اور شاعرانہ کلام ہے کیونکہ شاعر تخیل کے زور سے کلام میں اثر پیدا کرتا ہے۔
☆ وہ ہمارے پاس کوئی نشانی لاتے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

۱۴۳۔ فرشتوں کی پانچ صفات

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ۙ○
(مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمان کی اولاد ہے، اس کی ذات پاک ہے، بلکہ وہ سب اس کے ذی عزت بندے ہیں۔

لَا یَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ یَعۡمَلُوۡنَ ○
کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔

یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا
وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف

يَشْفَعُوْنَ ۙ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ (الانبیآء:۲۶ تا ۲۸)	ہے، وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو، وہ تو خود ہیبتِ الٰہی سے لرزاں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں فرشتوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندے ہیں۔
☆ وہ کسی بات میں اللہ تعالیٰ سے آگے نہیں بڑھتے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔
☆ وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے مگر اُسی کے لیے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔

۱۲۴۔ نیک بندوں پر پانچ انعامات

إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ ۙ أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○	البتہ جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی ٹھہر چکی ہے۔ وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔
لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ○	وہ تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (الانبیآء:۱۰۱ تا ۱۰۳)	وہ بڑی گھبراہٹ (بھی) انہیں غمگین نہ کر سکے گی اور اُنہیں فرشتے لینے آئیں گے کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے رہے۔

فائدہ: ان آیات میں آخرت میں نیک بندوں پر پانچ انعامات کا ذکر ہے۔

☆ وہ جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔
☆ وہ تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے۔
☆ وہ اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

☆ انتہائی گھبراہٹ کا وقت اُن کو ذرا پریشان نہ کرے گا۔
☆ فرشتے بڑھ کر اُن کو لینے آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

۱۲۵۔ سورۃ الحج میں پانچ عذاب کا ذکر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ۝

بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور ہر شیطانِ سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ۝ (الحج:۳تا۴)

جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کردے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ۝ (الحج:۹)

اپنا بازو موڑنے والا ہے۔ تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی، ہم اسے جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۝ (الحج:۲۲)

یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ ۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ (الحج:۲۵)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کردیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (الحج:۵۱)

اور جولوگ ہماری آیتوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (الحج:۵۷)

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔

فائدہ: سورۃ الحج کی ان آیات میں عذاب کی پانچ قسموں کا ذکر ہے۔

☆ عذاب السعیر۔ یعنی جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب۔
☆ عذاب الحریق۔ یعنی جہنم کی آگ میں جلنے کا عذاب۔
☆ عذاب الیم۔ یعنی دردناک عذاب ہے۔
☆ عذاب مھین۔ یعنی رسوا کن عذاب ہے۔
☆ اصحاب الجحیم۔ یعنی جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ (کے عذاب) والے لوگ۔

۱۲۶۔ ایک نبی کی قوم کو حق سے روکنے کے لیے سردارانِ قوم کی تقریروں میں پانچ باتیں

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

ان کے بعد ہم نے اور بھی اُمت پیدا کی۔ پھر ان میں خود ان میں سے ہی رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم کیوں نہیں ڈرتے؟

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ ۙ

اور جو قوم کفر کرتی تھی اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتی تھی اور ہم نے جنہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا اس کے سرداروں نے کہا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے ہی پینے کا پانی یہ بھی پیتا ہے۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا الْخٰسِرُوْنَ ۝ — اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کرلی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ — کیا یہ تمہیں اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر صرف خاک اور ہڈیاں رہ جاؤ گے تو تم پھر زندہ کیے جاؤ گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ — نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ — یہ تو صرف دُنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم پھر بھی اٹھائے جائیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ — یہ تو وہ شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھ لیا ہے، ہم اس پر یقین لانے والے نہیں ہیں۔

(المؤمنون: ۳۱ تا ۳۸)

فائدہ: ان آیات میں ایک نبی کی قوم کو حق سے روکنے کے لیے اس قوم کے سرداروں کی تقریروں میں پانچ باتوں کا بیان ہے۔ اُس نبی نے اپنی دعوت میں اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کو کہا۔ اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسودگی دی ہوئی تھی اُنہوں نے آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا۔

☆ اُنہوں نے کہا کہ یہ نبی کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک انسان ہے جو کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ اگر تم نے اس کی اطاعت کی تو تم نقصان اُٹھاؤ گے۔

☆ وہ تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم پھر قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے۔ یہ بہت بعید از عقل بات ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

☆ زندگی کچھ نہیں ہے۔ مگر صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور پیدا ہوتے ہیں اور ہم دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

☆ وہ تو بس ایک شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے۔

☆ ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۲۷۔ بھلائیوں کی طرف سبقت کر کے اُنہیں پالینے والوں کی پانچ صفات

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝
یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝
اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝
اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝
اور جن کا حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝
(المؤمنون:۵۷تا۶۱)
یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف آگے نکلنے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں بھلائیوں کی طرف دوڑنے والوں اور سبقت کر کے اُنہیں پالینے والوں کی پانچ صفات کا بیان ہے۔

☆ وہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔
☆ وہ اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔
☆ وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔
☆ وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں یعنی وہ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
☆ اُن کے دل اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۲۸۔ ایک آیت میں توحیدِ الٰہی پر پانچ دلائل

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝
بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کو (آگ) سے ڈرانے والا بن جائے۔

الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا○

(الفرقان:۱تا۲)

اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا، نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں سے ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر پانچ دلائل کا ذکر ہے۔

- ☆ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔
- ☆ اُس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔
- ☆ اُس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔
- ☆ اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔
- ☆ اُس نے ہر چیز کو ایک خاص اندازے سے پیدا کیا۔

۱۲۹۔ ''تبارک الذی'' سے شروع ہونے والی پانچ آیات

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا○

(الفرقان:۱)

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کو (جہنم) سے ڈرانے والا بن جائے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا○

(الفرقان:۱۰)

اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرما دے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں، اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا○

(الفرقان:۶۱)

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔

وَتَبٰرَکَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (الزخرف:۸۵)

اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان وزمین اوران کے درمیان کی بادشاہت ہے، اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ۫ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ۙ (الملک:۱)

بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

فائدہ: یہ ''تبارک الذی'' سے شروع ہونے والی پانچ آیات ہیں۔

۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ ہی کے معبود ہونے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پانچ دلائل

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ۙ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۝ۙ

سو وہ تو میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۝ۙ

وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ۙ

اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۝ۙ

اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر مجھے زندہ کردے گا۔

وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ؕ (الشعرآء:۷۷تا۸۲)

اور جس سے اُمید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روزِ جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہی کے معبود ہونے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پانچ دلائل کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔
- ☆ وہی مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے۔
- ☆ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

☆ وہی مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا۔

☆ میں اُمید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا میں وہی میری خطا معاف فرمادے گا۔

۱۳۱۔ سورۃ الشعرآء میں ''انی لکم رسول امین'' کا پانچ بار ذکر

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ
جب کہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں؟

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ
سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار رسول ہوں۔

(الشعرآء:۱۰۶تا۱۰۷)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ
جب کہ ان سے ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر نہیں؟

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ
میں تمہارا امانت دار معتبر پیغمبر ہوں۔

(الشعرآء:۱۲۴تا۱۲۵)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ
جب ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ
میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔

(الشعرآء:۱۴۲تا۱۴۳)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ
جب اُن سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے؟

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ
میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔

(الشعرآء:۱۶۱تا۱۶۲)

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ
جب کہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر نہیں؟

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ
میں تمہاری طرف امانتدار رسول ہوں۔

(الشعرآء:۱۷۷تا۱۷۸)

فائدہ: سورۃ الشعرآء کی ان آیات میں ''انی لکم رسول امین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۳۰۔ سورۃ الشعرآء میں "وما اسئلکم علیہ من اجر......رب العالمین" کا پانچ بار ذکر

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ — پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات مانی چاہیے۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا، میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔

(الشعرآء: ۱۰۸ تا ۱۰۹)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ — پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — میں اس پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا ثواب تو تمام جہان کے پروردگار کے پاس ہی ہے۔

(الشعرآء: ۱۲۶ تا ۱۲۷)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ — تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانا کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — میں اس پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میری اجرت تو بس پروردگارِ عالم پر ہی ہے۔

(الشعرآء: ۱۴۴ تا ۱۴۵)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ — پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(الشعرآء: ۱۶۳ تا ۱۶۴)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنَ ۝ — تو تم اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا، میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔

(الشعرآء: ۱۷۹ تا ۱۸۰)

فائدہ: سورۃ الشعرآء کی ان آیات میں "وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علیٰ رب العالمین" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۳۳۔ سورۃ النمل میں "ءالٰہ مع اللہ" کا پانچ بار ذکر

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ

بھلا بتاؤ تو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے بارش برسائی؟ پھر ہم نے اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اُگا دیئے۔ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اُگا سکتے تھے اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی؟ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ

بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا نائب بناتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ

کون ہے وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ جنہیں یہ شریک کرتے ہیں، ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کون ہے جو مخلوق کی اوّل دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ

صٰدِقِیْنَ۝ کوئی اور معبود بھی ہے؟ کہہ دیجیے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

(النمل: ۶۰ تا ۶۴)

فائدہ: سورۃ النمل کی ان آیات میں ''ءالہ مع اللہ'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۳۴۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت سے بنی اسرائیل پر پانچ انعامات

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ۝

پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں۔ جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا، اور ہم نے انہیں پیشوا بنانے اور انہیں (زمین) کا وارث بنانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۝

اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت واختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

(القصص: ۵تا۶)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بنی اسرائیل پر انعام کیا جائے، سو یہاں پانچ انعامات کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور کیے گئے تھے۔
- ☆ اُنہیں امام بنائیں۔
- ☆ اُنہیں (زمین کا) وارث بنائیں۔
- ☆ اُنہیں زمین میں طاقت دیں۔
- ☆ فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو ان سے وہ چیز دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

۱۳۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی میں پانچ باتیں

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (القصص:۷)

ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا، ہم یقیناً اُسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اسے دودھ پلاتی رہ۔
- ☆ جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اُسے دریا میں بہا دینا۔
- ☆ کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا۔
- ☆ ہم اُسے تیری طرف لوٹا دیں گے۔
- ☆ اسے اپنے رسولوں میں بنائیں گے۔

۱۳۶۔ دوہرا اجر پانے والے مسلمانوں کی پانچ صفات

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝

اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں۔ اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ (القصص:۵۲تا۵۵)

اور جب بے ہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔

فائدہ: ان آیات میں دوہرا اجر پانے والے مسلمانوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔ یہ اہل کتاب میں سے ایمان لانے والے مسلمان ہیں۔ اُن پر جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔ ہم اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے۔ ایک تو انہوں نے اپنے نبی پر ایمان لایا تھا اور پھر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے سے دوہرے ثواب کے مستحق ہوئے۔

☆ ان کو دوہرا ثواب اس لیے ہے کہ انہوں نے صبر کیا۔
☆ وہ بدی کو نیکی کے ساتھ دور کرتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دیا ہے اُس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔
☆ جب لغویات سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
☆ وہ کہتے ہیں ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں سے اُلجھنا نہیں چاہتے۔

۱۳۷۔ قارون کو اُس کی قوم کے لوگوں کی پانچ نصیحتیں

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ○

قارون تھا تو قوم موسیٰ سے لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا، ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقتور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے، ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○

(القصص:۷۶تا۷۷)

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ، اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول، اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر، اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں قارون کو اس کی قوم کے لوگوں کی پانچ نصیحتوں کا ذکر ہے۔

☆ اترا مت، اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے تجھے جو مال دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر۔

☆ دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ یعنی دنیا کے مباحات پر بھی اعتدال سے خرچ کر۔

☆ احسان کر، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔

☆ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۱۳۸۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانچ ہدایات

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

آپ کو تو کبھی اس کا خیال بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی جائے گی، لیکن یہ آپ کے رب کی مہربانی سے اُترا۔ اب آپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نہ ہونا چاہیے۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، اور اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(القصص:۸۶تا۸۸)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ۔ اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانچ ہدایات کا ذکر ہے۔

☆ کافروں کی مدد اور ہمنوائی نہ کریں۔

☆ ان آیات کے نازل ہونے کے بعد کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں۔

☆ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔

☆ شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔

۱۳۹۔ سورۃ العنکبوت میں نیک اعمال والے مومنین کے لیے پانچ انعامات

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (العنکبوت:۷)

اور جن لوگوں نے ایمان لایا اور نیک کام کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ○ (العنکبوت:۹)

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کرلوں گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ۖ (العنکبوت:۵۸)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے اُن بلند بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، ایسے کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

فائدہ: سورۃ العنکبوت کی ان آیات میں نیک اعمال والے اہل ایمان کے لیے پانچ انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں اُن سے دور کر دے گا۔

☆ وہ اُن کے بہترین اعمال کا بدلہ دے گا۔

☆ وہ اُن کو ضرور نیک لوگوں میں داخل کرے گا۔

☆ وہ اُن کو جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں رکھے گا۔

☆ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۴۰۔ سورۃ الروم کی دو آیات میں پانچ نمازوں کے اوقات کی طرف اشارہ

فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ۝ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِيًّا وَّحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ۝ (الروم:۱۷تا۱۸)

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ تمام تعریفوں کے لائق آسمانوں اور زمین میں صرف وہی ہے، تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان کرو۔

فائدہ: سورۃ الروم کی ان دو آیات میں پانچ نمازوں کے اوقات کی طرف اشارہ ہے۔ شام کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں داخل ہیں۔ اور صبح کے وقت میں نماز فجر ہے۔ ''عشی'' میں نماز عصر اور'' تظھرون'' میں نماز ظہر۔

۱۴۱۔ محسنین کے اوصاف وانجام پر پانچ باتیں

الٓمّٓ ۝ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۝ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

(لقمٰن:۱تا۵)

الٓمّٓ۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو نیکوکاروں کے لیے رہبر اور رحمت ہے۔ جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں محسنین کے اوصاف اور انجام پر پانچ باتوں کا بیان ہے۔

☆ محسنین وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں۔
☆ زکوۃ ادا کرتے ہیں۔
☆ آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

☆ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

☆ یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔

۱۴۲۔ ایک آیت میں پانچ باتیں جن کا علم کسی کو نہیں

اِنَّ اللّٰـهَ عِـنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۠ (لقمٰن:۳۴)

'بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین (جگہ) میں مرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں جن کا علم کسی کو نہیں۔

☆ قیامت کی گھڑی کا علم۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

☆ وہی بارش برساتا ہے۔ یعنی بارش کب آئے گی یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

☆ وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے۔

☆ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔

☆ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین (جگہ) میں مرے گا۔

۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکائے کھڑے مجرم لوگوں کی پانچ باتیں

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ۝ (السجدۃ:۱۲)

کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گنہگار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا، اب تو ہمیں واپس لوٹا دے۔ ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکائے کھڑے مجرم لوگوں کی پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اے ہمارے رب! ہم نے خوب دیکھ لیا۔
☆ ہم نے سن لیا۔
☆ ہمیں واپس بھیج دے۔
☆ ہم نیک عمل کریں گے۔
☆ اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔

۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والوں کی پانچ صفات

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ السجدۃ

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(السجدۃ:۱۵تا۱۶)

ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والوں کی پانچ صفات کا بیان ہے۔

☆ جب اُنہیں ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں۔
☆ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔
☆ وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔
☆ اُن کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں یعنی قیام اللیل کے لیے۔ وہ اپنے رب کو خوف اور اُمید سے پکارتے ہیں۔
☆ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۱۴۵۔ سورۃ الاحزاب میں ''اللہ غفور ارحیما'' کا پانچ بار ذکر

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(الاحزاب:۵)

لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم قصد اور ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ۝

(الاحزاب:۲۴)

تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان پر بھی مہربانی فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو اُن کے مہر دے چکا ہے، اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں، اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے، اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے، یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے، یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں۔ ہم اسے بخوبی

رَّحِیْمًاo (الاحزاب:۵۰)

جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں احکام مقرر کر رکھے ہیں، یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاo (الاحزاب:۵۹)

اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاo (الاحزاب:۷۳)

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

فائدہ: سورۃ الاحزاب کی ان آیات میں ''اللہ غفورا رحیما'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۴۶۔ انبیآء علیہم السّلام سے عہد کے حوالہ سے پانچ انبیآء علیہم السّلام کا بطور خاص ذکر

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ص وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًاo

جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا بالخصوص آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی ہم نے ان سے پکا اور پختہ لیا۔

لِیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ج وَاَعَدَّ

تا کہ آخر کار اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝ (الاحزاب: ۷ تا ۸)

دریافت فرمائے، نہ ماننے والوں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں انبیآء علیہم السلام سے عہد و پیمان لینے کے بیان میں پانچ انبیآء علیہم السلام کا بطور خاص ذکر ہے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
☆ حضرت نوح علیہ السلام۔
☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔
☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔
☆ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام۔

۱۴۷۔ ایک آیت میں ازواج مطہرات کے لیے پانچ احکام

وَقَرۡنَ فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ۝ (الاحزاب: ۳۳)

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

فائدہ: اس آیت میں ازواج مطہرات کے لیے پانچ احکام ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے اور اُنہیں خوب پاک کر دے۔

☆ اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو۔
☆ سابق دور جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔
☆ نماز کو قائم کرو۔
☆ زکوٰۃ ادا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۱۴۸۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفات

يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ — اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا اور خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔

وَّ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝ (الاحزاب: ۴۵تا۴۶) — اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ شاہد یعنی گواہی دینے والا۔

☆ مبشّر یعنی خوشخبریاں سنانے والا۔

☆ نذیر یعنی ڈرانے والا۔

☆ داعی الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا۔

☆ سراج منیر یعنی روشنی دینے والا تاکہ لوگ ان کی روشنی سے فائدہ اُٹھائیں۔ اندھیرے سے باہر نکلیں۔

۱۴۹۔ ایک آیت میں ایمان والوں کے لیے پانچ احکام

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِينَ إِنٰـهُ ۙ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۭ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۭ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ

اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو، کھانے کے لیے بھی اجازت کے بعد جاؤ، یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے۔ لیکن

مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا○

(الاحزاب:۵۳)

وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بیانِ حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے۔ نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ایمان والوں کے لیے پانچ احکام ہیں۔

☆ اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے۔ مگر اس کے بھی پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تب داخل ہو۔

☆ جب تم کھانا کھالو تو نکل کھڑے ہو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتی ہے۔ مگر وہ تم سے حیا کرتا ہے اور اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا۔

☆ جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ یہ تمہارے دلوں کے لیے اور ان کے دلوں کے لیے پاکیزگی بھی ہے۔

☆ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو۔

☆ نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔

۱۵۰۔ جہنم میں پڑے لوگوں کی پکار میں پانچ باتیں

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا○

اُس دن ان کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ حسرت وافسوس سے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا

اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے

فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

سرداروں اور اپنے بزرگوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہِ راست سے بھٹکا دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

اے ہمارے پروردگار! تو انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔

(الاحزاب:٦٦ تا ٦٨)

فائدہ: ان آیات میں جہنم میں پڑے لوگوں کی پکار میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں کی اطاعت کی۔
☆ ہم نے اپنے بڑوں کی اطاعت کی۔
☆ ہمارے سرداروں اور ہمارے بڑوں نے ہمیں راہِ راست سے گمراہ کیا۔
☆ اے ہمارے رب! اُن کو دوہرا عذاب دے۔
☆ اُن پر سخت لعنت کر۔

۱۵۱۔ اختلافاتِ قدرت کی پانچ مثالیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے، اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سُرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

(فاطر:٢٧ تا ٢٨)

اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں، اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں، واقعی اللہ تعالیٰ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں مراتب انسانی کے اختلافات سمیت مناظر قدرت کے اختلافات کی پانچ مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس سے پھل نکالتا ہے جو مختلف قسموں کے ہیں۔

☆ پہاڑ بھی مختلف رنگوں کے ہیں مثلاً سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریوں والے۔
☆ انسانوں کے رنگ مختلف ہیں۔
☆ جانوروں کے رنگ مختلف ہیں۔
☆ مویشیوں کے رنگ مختلف ہیں۔

۱۵۲۔ "صیحۃ واحدۃ" کا پانچ بار ذکر

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ۝ (یٰسٓ:۲۹)
وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکا یک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ۝ (یٰسٓ:۴۹)
انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ۝ (یٰسٓ:۵۳)
یہ نہیں ہے مگر ایک تند آواز کہ یکا یک سارے کے سارے جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ۝ (صٓ:۱۵)
یہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے ایک سخت چیخ کے۔ جس میں کوئی توقف اور ڈھیل نہیں ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ۝ (القمر:۳۱)
ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی وہ باڑ لگانے والے کی کچلی وروندی باڑ کی طرح چورا ہو گئے۔

فائدہ: ان آیات میں "صیحۃ واحدۃ" کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۵۳۔ سورۃ الصّٰفّٰت میں "عباد اللہ المخلصین" کا پانچ بار ذکر

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ۝ (الصّٰفّٰت:۳۹تا۴۰)
تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۙ
اب تو دیکھ لے کہ جنہیں ڈرایا گیا تھا ان کا انجام کیسا کچھ ہوا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۠
سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے۔

(الصّٰفّٰت: ۷۳تا۷۴)

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ
لیکن قوم نے انہیں جھٹلایا، پس وہ عذابوں میں حاضر کیے جائیں گے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔

(الصّٰفّٰت: ۱۲۷تا۱۲۸)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ
جو کچھ یہ بیان کر رہے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔

(الصّٰفّٰت: ۱۵۹تا۱۶۰)

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ
اگر ہمارے سامنے اگلے لوگوں کا ذکر ہوتا۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
تو ہم بھی اللہ کے چیدہ بندے بن جاتے۔

(الصّٰفّٰت: ۱۶۸تا۱۶۹)

فائدہ: سورۃ الصّٰفّٰت کی ان آیات میں ''عباد اللہ المخلصین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۵۴۔ سورۃ الصّٰفّٰت میں ''کذالک نجزی المحسنین'' کا پانچ بار ذکر

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ
نوح پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ
ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلے دیتے ہیں۔

(الصّٰفّٰت: ۷۹تا۸۰)

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۙ
ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ
یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

(الصّٰفّٰت: ۱۰۴تا۱۰۵)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝ (الصّٰٓفّٰت:۱۰۹تا۱۱۰)

ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝ (الصّٰٓفّٰت:۱۲۰تا۱۲۱)

موسیٰ اور ہارونؑ پر سلام ہو۔ ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلے دیا کرتے ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝ (الصّٰٓفّٰت:۱۳۰تا۱۳۱)

الیاس پر سلام ہو۔ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

فائدہ: سورۃ الصّٰٓفّٰت کی ان آیات میں ''کذالک نجزی المحسنین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۵۵۔ سورۃ الزمر میں ''السموات والارض'' کا پانچ بار ذکر

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۝ (الزمر:۵)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا، وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے، اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے، یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝ (الزمر:۳۸)

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے، آپ ان سے کہیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو

روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (الزمر:۴۴)

کہہ دیجیے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کے لیے ہے، تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ (الزمر:۴۶)

آپ کہہ دیجیے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (الزمر:۶۳)

آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی ہے، جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

فائدہ: سورۃ الزمر کی ان آیات میں ''السموات والارض'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۵۶۔ ایک آیت میں اہل ایمان کی پانچ صفات

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر:۹)

بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو، اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔

فائدہ: اس آیت میں اہلِ ایمان کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ وہ مطیع فرمان ہے۔
- ☆ رات کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے۔

☆ سجدے کرتا ہے۔

☆ آخرت سے ڈرتا ہے۔

☆ اپنے رب کی رحمت سے اُمید لگاتا ہے۔

۱۵۷۔ ایک آیت میں قیامت کے دن کے پانچ واقعات

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ (الزمر:۶۹)

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے، نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا، اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کر دیئے جائیں گے، وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں قیامت کے دن کے پانچ واقعات کا ذکر ہے۔

☆ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی۔

☆ کتاب اعمال لاکر رکھ دی جائے گی۔

☆ انبیاءؑ اور تمام گواہ حاضر کر دیئے جائیں گے۔

☆ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

☆ اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

۱۵۸۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت رکھنے والوں کو فرشتوں کی خوشخبری میں پانچ باتیں

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سُن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی

تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق

الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؇

تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب جنت میں موجود ہے۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ؀

(حٰمٓ السجدۃ: ۳۰ تا ۳۲)

غفور ورحیم معبود کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت رکھنے والوں کو فرشتوں کی خوشخبری میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت اختیار کرنے والوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ۔
☆ خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔
☆ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔
☆ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا۔
☆ ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سامانِ ضیافت ہے۔

۱۵۹۔ دین کو قائم رکھنے کے حکم کے ساتھ پانچ انبیآء علیہم السّلام کا بطور خاص ذکر

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ؀

(الشوریٰ: ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی شریعت مقرر کر دی ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو بذریعہ وحی ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو ان مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنا برگزیدہ

بنا لیتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے
وہ اس کی صحیح رہ نمائی کرتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں دین کو قائم رکھنے کے حکم کے ساتھ پانچ انبیاء علیہم السلام کا بطورِ خاص ذکر ہے۔

- ☆ حضرت نوح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔
- ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔
- ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۱۶۰۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ باتوں کے اعلان کا حکم

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

(الشوریٰ:۱۵)

پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں، اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے، ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ باتوں کے اعلان کا حکم ہے۔

- ☆ اے نبی! ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب بھی نازل کی ہے میں اُس پر ایمان لایا۔
- ☆ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی۔

☆ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایک روز ہم سب کو جمع کرے گا اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

۱۶۱۔ اللہ تعالیٰ سے بہتر اجر پانے والوں کی پانچ صفات

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ

پس تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا کچھ یونہی سا سامان ہے، اور اللہ کے پاس جو ہے وہ اس سے بہتر اور پائیدار ہے، وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ

(الشوریٰ:۳۶تا۳۷)

اور وہ جو کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت بھی معاف کر دیتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ سے بہتر اجر پانے والوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ دنیا کی زندگی کا سامان چند روزہ اور فانی ہے لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

☆ جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

☆ جو بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

☆ جو بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔

☆ جنہیں غصہ آئے تو وہ درگزر کرتے ہیں۔

۱۶۲۔ ایک آیت میں بنی اسرائیل پر پانچ انعامات

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ

یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت دی تھی، اور ہم نے انہیں پاکیزہ اور نفیس

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ (الجاثیۃ:١٦)

روزیاں دی تھیں، اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔

فائدہ: اس آیت میں بنی اسرائیل پر پانچ انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کتاب دی۔
☆ حکم دیا۔ حکم سے مراد حکومت یا علم وفہم یا معاملات میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔
☆ نبوت عطا کی۔
☆ اُنہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا۔
☆ دُنیا بھر کے لوگوں پر اُنہیں فضیلت عطا کی۔

١٦٣۔ سورۃ الفتح میں ''المؤمنین'' کا پانچ بار ذکر

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ (الفتح:٤)

وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے کل لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ دانا باحکمت ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ (الفتح:٥)

تا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ (الفتح:١٨)

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ (الفتح:۲۰)

اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے، تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نمونہ ہو جائے اور تاکہ وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الفتح:۲۶)

جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی، سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

فائدہ: سورۃ الفتح کی ان آیات میں ''المؤمنین'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۶۴۔ ایک آیت میں منافقین اور مشرکین کے لیے سزا کی پانچ صورتیں

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ (الفتح:۶)

اور تاکہ ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانیاں رکھنے والے ہیں دراصل انہیں پر بُرائی کا پھیرا ہے، اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے دوزخ تیار کی اور وہ بہت بُری لوٹنے کی جگہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کے لیے سزا کی پانچ صورتوں کا ذکر ہے۔

☆ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی۔ تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان اور بڑھالیں، تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لیے ایسی

جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اُن کی برائیاں اُن سے دور کردے اور تاکہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزادے جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بُرے گمان رکھتے ہیں۔ ان بدگمانیوں کے مطابق انجام نہ ہوا۔ گویا وہ ناکام ہوئے۔

☆ بُری گردش میں وہ خود ہی آ گئے یعنی جس گردش، عذاب یا ہلاکت کے مسلمانوں کے لیے منتظر تھے وہ اُن کا مقدر بن گئی۔
☆ اللہ تعالیٰ کا اُن پر غضب ہوا۔
☆ اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی۔
☆ اُن کے لیے جہنم تیار کی۔

۱۶۵۔ ایک آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پانچ اوصاف

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۠

(الفتح: ۲۹)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پانچ اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں پر سخت ہیں یعنی کافروں کے مقابلے میں پتھر کی چٹان کا حکم رکھتے ہیں۔
☆ وہ آپس میں رحم دل ہیں۔
☆ وہ رکوع و سجود کرتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔
☆ اُن کا نشان اُن کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔

۱۶۶۔ اللہ تعالیٰ کی پانچ چیزوں کی قسم

وَالطُّوْرِ ۙ	قسم ہے طور کی۔
وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ	اور لکھی ہوئی کتاب کی۔
فِىْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ	جو کھلے ہوئے ورق میں ہے۔
وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ	اور آباد گھر کی۔
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ	اور اونچی چھت کی۔
وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ	اور بھڑکتے دریا کی۔

(الطور:۱تا۶)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی قسم کھائی ہے۔
☆ قسم ہے طور کی۔
☆ ایک ایسی لکھی ہوئی کتاب کی جو دقیق ورقوں میں ہے۔
☆ آباد گھر کی۔
☆ اُونچی چھت کی۔
☆ موجزن سمندر کی۔

۱۶۷۔ سورۃ القمر میں پانچ قوموں کی تباہی کا ذکر

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝	ان سے پہلے قومِ نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ کہہ کر جھڑک دیا گیا تھا۔

فَدَعَا رَبَّہٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○	پس اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔
فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○ (القمر:۹تا۱۱)	پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔
كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○	قومِ عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ○	ہم نے اُن پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا، بے برکتے دن میں بھیج دی۔
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ○ (القمر:۱۸تا۲۰)	جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی، گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے درخت کھجور کے تنے ہیں۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ○ (القمر:۲۳)	قومِ ثمود نے ڈرانے والوں کو جھوٹا سمجھا۔
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ○ (القمر:۲۷)	بے شک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ○ (القمر:۲۹)	انہوں نے اپنے رفیق کو آواز دی جس نے دست درازی کی اور (اونٹنی کی) کوچیں کاٹ دیں۔
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ○ (القمر:۳۱)	ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی، پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ لگانے والے کی کچلی وروندی ہوئی باڑ۔
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ○	قومِ لوط نے بھی ڈرانے والوں کی تکذیب کی۔
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ○ (القمر:۳۳تا۳۴)	بے شک ہم نے اُن پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی، سوائے لوط کے گھر والوں کے انہیں ہم نے سحر کے وقت اپنے احسان سے نجات دے دی۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۚ	اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ (القمر:۴۱تا۴۲)	انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑلیا۔

فائدہ: سورۃ القمر کی ان آیات میں پانچ قوموں کی تباہی کا ذکر ہے۔

- ☆ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم۔ جس کو پانی میں ڈبو دیا گیا۔
- ☆ حضرت ھود علیہ السلام کی قوم عاد۔ جس کو تیز وتند ہوا سے تباہ کیا گیا۔
- ☆ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود۔ جس کو ایک سخت آواز سے تباہ کیا گیا۔
- ☆ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم۔ جس پر پتھر برسائے گئے۔
- ☆ فرعون کی قوم۔ جس کو غرق کردیا گیا۔

۱۶۸۔ سورۃ الرحمٰن میں ''جنّ'' کا پانچ بار ذکر

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ (الرحمٰن:۱۵)	اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ (الرحمٰن:۳۳)	اے گروہ جنات وانسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے۔
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ (الرحمٰن:۳۹)	اس دن کسی انسان اور کسی جنّ سے اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔
فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ (الرحمٰن:۵۶)	وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ (الرحمٰن:۷۴)

ان حوروں کو کسی انسان یا جن نے اس سے قبل ہاتھ نہیں لگایا۔

فائدہ: سورۃ الرحمٰن کی ان آیات میں ''جن'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۶۹۔ سورۃ الحدید میں ''السموات والارض'' کا پانچ بار ذکر

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (الحدید:۱تا۲)

آسمانوں اور زمین میں جو ہے سب اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ زبردست باحکمت ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ (الحدید:۴تا۵)

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا، وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے، اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو چڑھ کر اس میں جائے، جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام کام اسی کی طرف پہنچائے جاتے ہیں۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ

تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمین کی میراث تنہا اللہ ہی کے لیے ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ خرچ کیا ہے اور جہاد کیا ہے وہ دوسروں کے برابر

الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (الحدید:۱۰)

نہیں، بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

فائدہ: سورۃ الحدید کی ان آیات میں ''السموات والارض'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

۱۷۰۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (الحدید:۳)

وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہی اوّل ہے یعنی اس سے پہلے کچھ نہ تھا اور وہی تھا۔
☆ وہی آخر ہے یعنی اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہوگی۔ وہ سب مخلوق کے فنا کے بعد بھی باقی رہنے والا ہے۔
☆ وہی ظاہر ہے یعنی وہ سب پر غالب ہے اس پر کوئی غالب نہیں۔
☆ وہی باطن ہے یعنی باطن کی ساری باتوں کو صرف وہی جانتا ہے جو لوگوں کی نظروں اور عقلوں سے مخفی ہے۔
☆ علیم یعنی وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔

۱۷۱۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا، وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے، اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو چڑھ کر

مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

اس میں جائے، اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔

(الحدید:۴)

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو اس میں چڑھے۔

☆ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۱۷۲۔ ایک آیت میں دنیا کی زندگی سے متعلق پانچ باتیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(الحدید:۲۰)

خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشا اور زینت اور آپس میں فخر وغرور اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو بڑھانے کی کوشش کرنا ہے، جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے، لیکن جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں دکھائی دینے لگتی ہے پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے، اور آخرت میں سخت عذاب ہیں اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے، اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے اسباب کے اور کچھ بھی تو نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں دنیا کی زندگی سے متعلق پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشا ہے۔
☆ یہ صرف زینت یعنی ظاہری ٹیپ ٹاپ ہے۔
☆ آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے۔
☆ مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر کثرت چاہنا ہے۔
☆ دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔

۱۷۳۔ مخالفینِ اسلام سے محبت نہ رکھنے والے مومنین پر پانچ انعامات

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠

(المجادلۃ:۲۲)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے، گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے، اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے، اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں۔ یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں مخالفین اسلام سے محبت نہ رکھنے والے مومنین پر پانچ انعامات کا ذکر ہے۔ خواہ مخالفین اُن کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی، یا اُن کے اہلِ خاندان۔

☆ اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔
☆ ان کی تائید اپنی روح سے کی۔ روح سے مراد اپنی نصرت خاص یا نورِ ایمان ہے۔

☆ وہ اُنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔
☆ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے اور وہ اُس سے راضی ہیں۔
☆ یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

۱۷۴۔ مدینہ سے یہودیوں کے اخراج سے متعلق پانچ باتیں

هُوَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ (الحشر:۲)

وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا، تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے، پس ان پر عذابِ الٰہی ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا، اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا، اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کرنا شروع کردیا اور مسلمانوں کے ہاتھوں برباد ہوئے، پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

فائدہ: اس آیت میں مدینہ سے یہودیوں کے اخراج سے متعلق ذکر ہے۔ مدینہ کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے۔ بنونظیر، بنوقریظہ اور بنوقینقاع۔ ہجرت مدینہ کے بعد حضرت محمد ﷺ نے ان سے معاہدہ بھی کیا لیکن یہ لوگ درپردہ سازشیں کرتے رہے۔ بنونظیر کی عہد شکنی پر مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے جلاوطنی پر آمادگی ظاہر کی۔ اسے اول حشر کہا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اس آیت میں پانچ باتوں کا بیان ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو اُن کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا۔
☆ تمہیں ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔
☆ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچالیں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ اُن پر وہاں سے آیا جہاں سے اُنہیں گمان بھی نہ تھا۔اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا۔

☆ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے ویران کرتے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی برباد ہوئے۔

۱۷۵۔ اموال فے کے پانچ حقدار

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(الحشر:۷)

بستیوں والوں کا جو مال اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے۔تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال نہ رہ جائے، اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رُک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اموال فے کے پانچ حقداروں کا ذکر ہے۔اموال فے، غنیمت کے مال سے مختلف ہے۔یہ مال ہاتھ لگتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مسلمانوں کو دشمن پر غلبہ عطا کرتا ہے۔اس کا مسلمانوں کے قبضے میں آنا براہ راست لڑنے والی فوج کا نتیجہ نہیں۔اس پر لڑنے والی فوج کا حق نہیں۔بلکہ اس کے پانچ حقدار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول۔

☆ قرابت دار۔

☆ یتامیٰ۔

☆ مساکین۔

☆ مسافر۔

۱۷۶۔ جنگ میں یہودیوں کی مدد کے لیے منافقین کے وعدوں پر پانچ باتیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کیا تو نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلا وطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ وطن چھوڑ دیں گے، اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو ہم تمہاری مدد کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

(الحشر:۱۱تا۱۲)

اگر وہ جلا وطن کیے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے، اور اگر ان سے جنگ چھڑ گئی تو یہ ان کی مدد بھی نہ کریں گے، اور اگر بالفرض مدد پر آ بھی گئے تو پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔

فائدہ: ان آیات میں منافقین کے یہودیوں سے جنگ میں مدد کے خفیہ وعدوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں میں نفی کی ہے۔

- ☆ منافقین جھوٹے ہیں۔
- ☆ اگر یہودیوں کو نکالا گیا تو منافقین ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔
- ☆ اگر یہودیوں سے جنگ ہوئی تو منافقین اُن کی مدد نہیں کریں گے۔
- ☆ اگر منافقین یہودیوں کی مدد کو آئے تو پیٹھ پھیر دیں گے۔
- ☆ پھر یہودیوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۷۷۔ یہودیوں اور منافقین کا مسلمانوں کے مقابلے میں نہ آنے کی پانچ وجوہات

لَا اَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ٥

مسلمانو! یقین مانو کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ط بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ط تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ٥ج (الحشر:۱۳تا۱۴)

یہ سب مل کر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے، ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں، ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے، گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں یہودیوں اور منافقین کا مسلمانوں کے مقابلے میں نہ آنے کی پانچ وجوہات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اہل ایمان کا خوف ہے۔
- ☆ وہ کبھی اکٹھے ہو کر بھی کھلے میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔
- ☆ اگر وہ لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر۔ یعنی وہ نہایت بزدل ہیں۔
- ☆ وہ آپس میں ایک دوسرے کے سخت خلاف ہیں۔
- ☆ ان میں اتحاد نہیں ہے بلکہ ان کے دل علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۱۷۸۔ ہجرت کرنے والی مسلمان عورتوں سے متعلق پانچ احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان

بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

(الممتحنہ:۱۰)

لے لیا کرو۔ دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو یہ ان کے لیے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہو وہ انہیں ادا کردو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ہجرت کرنے والی مسلمان عورتوں سے متعلق پانچ احکام ہیں۔

☆ جب مومن عورتیں ہجرت کر کے دارالاسلام آئیں تو اُن کے مومن ہونے کی جانچ پڑتال کرلو۔ جب اس کا اطمینان ہو جائے تو اُن کو واپس نہ کرو۔

☆ جو عورت مسلمان ہو جائے وہ اپنے کافر شوہر کے لیے حلال نہیں رہتی اور نہ کافر شوہر اس کے لیے حلال رہتا ہے۔

☆ جو منکوحہ عورت مسلمان ہو کر دارالسلام میں ہجرت کر کے آئے اُن کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو مسلمان بھی چاہے اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

☆ جو مرد مسلمان ہو جائے اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کی بیوی اگر کافر ہے تو وہ اسے اپنے نکاح میں روکے رکھے۔

☆ کفار کی جو منکوحہ عورتیں مسلمان ہو کر دارالسلام میں ہجرت کر آئی ہوں اُن کے مہر مسلمانوں کی طرف سے واپس کر دیئے جائیں اور مسلمانوں کی منکوحہ کافر عورتیں جو دارالکفر میں رہ گئی ہوں ان کے مہر واپس مانگ لیے جائیں۔

۱۷۹۔ ایک آیت میں طلاق کے پانچ احکام

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ (الطلاق:۱)

اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت کے آغاز میں انہیں طلاق دو، اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنا ہی بُرا کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

فائدہ: اس آیت میں طلاق اور عدت سے متعلق پانچ احکام ہیں۔

☆ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو اُنہیں ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔
☆ عدت کا حساب رکھو۔
☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔
☆ اُنہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں۔
☆ نہ وہ خود نکلیں۔

۱۸۰۔ طلاق کی عدت میں سکونت کے پانچ احکام

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ

تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ، اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو انہیں

أُجُوْرَهُنَّ ۚ وَأْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ أُخْرٰى ۝ (الطلاق:۶)

خرچ دیتے رہا کرو، پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کرلیا کرو، اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو عنقریب اُسے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

فائدہ: اس آیت میں طلاق کی عدت میں سکونت اور نفقہ کے متعلق پانچ احکام ہیں۔

☆ طلاق والی عورتوں کو مدت عدت میں اُسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو۔
☆ اُنہیں تنگ کرنے کے لیے اُنہیں تکلیف نہ دو۔
☆ اگر وہ حاملہ ہوں تو اُن پر اُس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔
☆ اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو اُن کی اُجرت اُن کو دو۔ اور بھلے طریقے سے اُجرت کا معاملہ باہمی گفت وشنید سے طے کرلو۔
☆ اگر تم اجرت طے کرنے میں ایک دوسرے سے تنگی محسوس کرو تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلائے۔

۱۸۱۔ ایک آیت میں پانچ حقیقتیں

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ (الملک:۲)

جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ حقیقتوں کی طرف اشارہ ہے۔

☆ موت اور حیات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ نے اُسے یہاں امتحان کے لیے پیدا کیا ہے۔
☆ اس امتحان کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عمل کا موقع دیا ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ دراصل اس بات کا فیصلہ کرنے والا ہے کہ کس کا عمل اچھا ہے اور کس کا بُرا۔
☆ جس شخص کا جیسا عمل ہوگا اس کے مطابق اُس کو جزا دی جائے گی۔

۱۸۲۔ سورۃ الحاقۃ کی آخری پانچ آیات میں سورۃ کے مضمون کا خلاصہ ہے

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ۝	یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔
وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ۝	ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔
وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۝	بے شک یہ جھٹلانا کافروں پر حسرت ہے۔
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ۝	اور بے شک وشبہ یہ یقینی حق ہے۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۝	پس تو اپنے بزرگ پروردگار کی پاکی بیان کر۔

(الحاقۃ: ۴۸تا۵۲)

فائدہ: ان پانچ آیات میں سورۃ الحاقۃ کے اصل مضمون کا خلاصہ بیان ہوا ہے۔

- ☆ قرآن مجید کا ذکر ہے۔
- ☆ اس کے جھٹلانے والوں کا ذکر ہے۔
- ☆ جھٹلانے والوں کے لیے ان کے اعمال موجب حسرت ہوں گے۔
- ☆ قیامت کا وقوع حق الیقین ہے۔ اسی لیے اسے شروع میں الحاقۃ کہا تھا۔
- ☆ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔ گویا اصل غرض تو تسبیح ہی تھی مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے ان کے لیے دُکھ اور حسرت کا آنا یقینی ہے۔

۱۸۳۔ اہلِ توحید کی پانچ صفات

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ۝	مگر وہ نمازی۔
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۝	جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ۝	اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۝	مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔
وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ۝	اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ | اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔
اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ | بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔
(المعارج:۲۲تا۲۸)

فائدہ: ان آیات میں جہنم سے بچ جانے والے لوگ جو مومن کامل ہوں گے۔ اُن کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ نماز پڑھنے والے ہیں۔
☆ اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔
☆ اُن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک مقرر حق ہے۔
☆ وہ روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں۔
☆ وہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے رب کا عذاب ایسا ہے کہ اس سے بے خوف نہیں ہوا جاسکتا۔

۱۸۴۔ مومنین کی پانچ صفات جو جنتوں میں عزت والے ہوں گے

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ | اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ | ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ | اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ | اور جو اپنی امانتوں کو اور اپنے قول وقرار کو ہر آن ملحوظ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ | اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۚ | اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۚ | ان ہی لوگوں کی جنتوں میں عزت وتکریم کی جائے گی۔
(المعارج:۲۹تا۳۵)

فائدہ: ان آیات میں اُن لوگوں کی پانچ صفات کا ذکر ہے جو جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔

☆ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں سے یا اپنی مملوکہ عورتوں سے جن کے وہ مالک ہیں۔

☆ وہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔

☆ وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

۱۸۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے توبہ استغفار پر پانچ دنیاوی نعمتیں دینے کا اعلان

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝
اور میں کہتا ہوں کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ اور معافی مانگو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝
وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (نوح:۱۰تا۱۲)
اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توبہ استغفار کرنے کو کہا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو پانچ دنیاوی نعمتیں عطا کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔

☆ وہ تمہیں مال سے نوازے گا۔

☆ وہ تمہیں اولاد سے نوازے گا۔

☆ وہ تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا۔

☆ وہ تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔

۱۸۶۔ ایک آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ معبودوں کا ذکر

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ

اور انہوں نے کہا کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔

(نوح:۲۳)

فائدہ: اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ معبودوں کا ذکر ہے۔

☆ ودّ۔

☆ سواع۔

☆ یغوث۔

☆ یعوق۔

☆ نسر۔

نوٹ: قومِ نوح کے معبودوں کو بعد میں اہل عرب نے بھی پوجنا شروع کر دیا تھا۔ آغازِ اسلام کے وقت عرب میں جگہ جگہ اُن کے مندر بنے ہوئے تھے۔ بعید نہیں کہ طوفان میں جو لوگ بچ گئے تھے ان کی زبان سے بعد کی نسلوں نے نوح علیہ السلام کی قوم کے قدیم معبودوں کا ذکر سنا ہوگا اور جب اُن کی اولاد میں جاہلیت پھیلی ہوگی تو انہی معبودوں کے بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا ہوگا۔

☆ ودّ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی کلب کا معبود تھا جس نے اپنا استھان دومۃ الجندل میں بنا رکھا تھا۔ اس کا بت ایک نہایت عظیم الجثہ مرد کی شکل کا تھا۔

☆ سواع قبیلہ ہذیل کی دیوی تھی۔ اس کا بت عورت کی شکل کا تھا۔ اس کا مندر رہاط کے مقام پر تھا۔

☆ یغوث قبیلہ طے کی شاخ انعم کا معبود تھا۔ اس کی شکل شیر کی تھی۔ یمن اور حجاز کے درمیان جُرش کے مقام پر اس کا بت نصب تھا۔

☆ یعوق یمن کے علاقہ ہمدان میں قبیلہ ہمدان کی شاخ خیوان کا معبود تھا۔ اس کا بت گھوڑے کی شکل کا تھا۔

☆ نسر حمیر کے علاقے میں قبیلہ حمیر کی شاخ آلِ ذوالکلاع کا معبود تھا۔ بلخع کے مقام پر اس کا بت نصب تھا۔ جس کی شکل گِدھ کی تھی۔ سبا کے قدیم کتبوں میں اس کا نام نسور لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس

کے مندر کو وہ لوگ بیت نسور اور اس کے پجاریوں کو اہلِ نسور کہتے تھے۔ قدیم مندروں کے دروازوں پر گِدھ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

۱۸۷۔ ایک آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا، بددعا میں پانچ باتیں

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۠

(نوح:۲۸)

اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے ہلاکت کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا، بددعا میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اے میرے رب! مجھے بخش دے۔
- ☆ میرے والدین کو بخش دے۔
- ☆ ہر اُس شخص کو بخش دے جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہے۔
- ☆ سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔
- ☆ ظالموں کو سوائے بربادی کے اور کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

۱۸۸۔ ''قُل'' سے شروع ہونے والی پانچ سورتیں

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ

(الجن:۱)

آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سُنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ

(الکافرون:۱)

آپ کہہ دیجیے کہ اے کافرو!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ

(الاخلاص:۱)

آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (الفلق:۱)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ (الناس:۱)

فائدہ: یہ آیات پانچ سورتوں کی ابتدائی آیات ہیں جو ''قل'' سے شروع ہوتی ہیں۔

☆ سورۃ الجن۔

☆ سورۃ الکافرون۔

☆ سورۃ الاخلاص۔

☆ سورۃ الفلق۔

☆ سورۃ الناس۔

۱۸۹۔ نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا﴿۲۰﴾ آپ کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا﴿۲۱﴾ کہہ دیجیے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾ کہہ دیجیے کہ مجھے ہرگز ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔ (الجن:۲۰تا۲۲)

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا اعلان کرنے کا حکم ہے۔

☆ اے نبی! کہو کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں۔

☆ اس کے ساتھ میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

☆ میں تم لوگوں کے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، نہ کسی بھلائی کا۔

☆ مجھے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

☆ میں اُسے چھوڑ کر کوئی جائے پناہ نہیں پا سکتا۔

۱۹۰۔ سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ ہدایات

یٰٓاَ یُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ○	اے جھرمٹ مار کر کپڑا اوڑھنے والے۔
قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ○	رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر تھوڑی رات۔
نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ○	آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے۔
اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ○ (المزمل: ۱ تا ۴)	یا اس پر بڑھا دے۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھا کر۔
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ؕ○	تو اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور ہر طرف سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ○	مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسی کو اپنا کارساز بنا لے۔
وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ○	اور جو کچھ وہ کہیں تو سہتا رہ اور انہیں اچھی طرح چھوڑے رکھ۔

(المزمل: ۸ تا ۱۰)

فائدہ: سورۃ المزمل کی ان ابتدائی آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ ہدایات کا ذکر ہے۔

☆ اے کپڑا اوڑھ کر سونے والے! رات کو نماز میں کھڑا رہا کرو مگر کم، آدھی رات، یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ۔

☆ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

☆ اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو۔ اور سب سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

☆ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بنالو۔

☆ جو لوگ باتیں بنا رہے ہیں ان پر صبر کرو اور شرافت کے ساتھ اُن سے الگ ہو جاؤ۔

۱۹۱۔ ایک آیت میں پانچ احکام

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(المزمل:۲۰)

تیرا رب بخوبی جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتے ہیں، اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے، پس اس نے تم پر مہربانی کی، لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو، وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض دوسرے لوگ زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل یعنی روزی بھی تلاش کریں گے، اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو، اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو، اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں پانچ احکام کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قیام اللیل میں تخفیف کر دی ہے کیونکہ تین حالتوں میں یعنی بیماری، سفر اور جہاد میں یہ نہایت مشکل اور صبر آزما کام ہے۔ اس لیے فرمایا کہ جتنا آسانی سے قرآن مجید پڑھ سکو پڑھو۔

☆ نماز کو قائم کرو۔

☆ زکوٰۃ دیتے رہا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے رہو۔

۱۹۲۔ دوزخ کے فرشتوں کی تعداد بتانے کی پانچ اغراض

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَاجَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝

(المدثر: ۳۰ تا ۳۱)

اور اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں، اور ایمان دار ایمان میں بڑھ جائیں اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں، اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہ تو کل بنی آدم کے لیے سراسر نصیحت ہے۔

فائدہ: ان آیات میں دوزخ کے فرشتوں کی تعداد بتانے کی پانچ اغراض بیان ہوئی ہیں۔

☆ دوزخ پر اُنیس (۱۹) کارکن مقرر ہیں جو کہ فرشتے ہیں۔ ان کی تعداد کو کافروں کے لیے فتنہ بنادیا ہے یعنی یہ تعداد اُن کے استہزا اور آزمائش کا سبب بن گئی۔

☆ تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں یعنی جان لیں کہ رسول برحق ہے اور اُس نے وہی بات کی ہے جو پہلی کتابوں میں بھی درج ہے۔

☆ ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے۔

☆ اہلِ کتاب اور مومنین کسی شک میں نہ رہیں۔

☆ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ مثال بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

۱۹۳۔ قرآنی آیات سن کر ایک کافر کے ردِّعمل میں پانچ باتیں

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰیۙ○	اس نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز ادا کی۔
وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیۙ○	بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰیؕ○	پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔
اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰیۙ○	افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر۔
ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰیؕ○	وائے ہے اور خرابی ہے تیرے لیے۔

(القیٰمۃ: ۳۱ تا ۳۵)

فائدہ: ان آیات میں قرآنی آیات سن کر ایک کافر کے ردِّعمل کا ذکر ہے۔ جس میں پانچ باتیں ہیں۔

☆ اُس نے تصدیق نہیں کی۔ یعنی اُس نے رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تصدیق نہیں کی۔

☆ اُس نے نماز نہیں پڑھی۔

☆ بلکہ اُس نے جھٹلایا۔

☆ پھر وہ پلٹ گیا۔

☆ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

۱۹۴۔ نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا حکم

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًاۚ○	بے شک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔
فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًاۚ○	پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان۔
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ○ صلے ج	اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کر۔
وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا○	اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔

(الدھر: ۲۳ تا ۲۶)

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کو پانچ باتوں کا حکم ہے۔

☆ اے نبی! تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو۔
☆ ان میں سے کسی بدعمل یا منکرِ حق کی بات نہ مانو۔
☆ اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔
☆ رات کو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو۔
☆ رات کے طویل اوقات میں اُس کی تسبیح کرتے رہو۔

۱۹۵۔ اللہ تعالیٰ کی پانچ چیزوں کی قسم

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم۔
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ پھر ابر کو ابھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم۔
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ پھر پھاڑ کر جدا جدا کر دینے والیوں کی قسم۔
فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ پھر (دلوں میں) یادِ (الٰہی) ڈالنے والیوں کی قسم۔

(المرسلٰت: ۱تا۵)

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے ضرور واقع ہونے پر اللہ تعالیٰ کی پانچ چیزوں کی قسم ہے۔

☆ دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔
☆ پھر طوفانی رفتار سے چلنے والیوں کی قسم۔
☆ پھر بادلوں کو اُٹھا کر پھیلانے والیوں کی قسم۔
☆ پھر اُنہیں پھاڑ کر جدا جدا کر دینے والیوں کی قسم۔
☆ پھر دلوں میں یادِ الٰہی ڈالنے والیوں کی قسم۔

۱۹۶۔ متقین کے لیے جنت کی پانچ نعمتیں

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ یقیناً پرہیز گار لوگوں کے لیے کامیابی ہے۔
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ باغات ہیں اور انگور ہیں۔

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ — اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ — اور چھلکتے ہوئے جامِ شراب ہیں۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ — وہاں نہ تو وہ بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ — ان کو تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا۔

(النبا: ۳۱تا۳۶)

فائدہ: ان آیات میں متقین کے لیے پانچ نعمتوں کا ذکر ہے۔

☆ باغات اور انگور۔
☆ نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں۔
☆ چھلکتے ہوئے جامِ شراب۔
☆ وہاں نہ وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔
☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلے میں ایسا عطیہ جو کافی ہوگا۔

۱۹۷۔ اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات والی ہستیوں کی قسم

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ — ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم۔
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ — بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم۔
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ — اور تیرنے پھرنے والوں کی قسم۔
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ — پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم۔
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ — پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم۔

(النّٰزِعٰت: ۱تا۵)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پانچ صفات والی ہستیوں کی قسم کھائی ہے۔ جن کو مفسرین نے فرشتے مراد لیا ہے۔

☆ ڈوب کر سختی سے (جان) کھینچ لینے والوں کی قسم۔
☆ بند کھول کر آسانی سے (جان) نکال لے جانے والوں کی قسم۔
☆ تیزی سے تیرنے پھرنے والوں کی قسم۔

☆ دوڑ کر آگے نکل جانے والوں کی قسم۔

☆ کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم۔

۱۹۸۔ قیامت کے دن انسان اپنے پانچ عزیزوں سے بھاگے گا

فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ — پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی قیامت آجائے گی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ — اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ — اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ — اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔

(عبس:۳۴تا۳۶)

فائدہ: ان آیات میں اُن پانچ عزیزوں کا ذکر ہے جن سے انسان قیامت کے دن بھاگے گا۔

☆ اپنے بھائی سے۔

☆ اپنی ماں سے۔

☆ اپنے باپ سے۔

☆ اپنی بیوی سے۔

☆ اپنی اولاد سے۔

۱۹۹۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی پانچ صفات

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ — یقیناً یہ ایک بزرگ پیغامبر کا کلام ہے۔

ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ — جو قوت والا ہے عرش والے اللہ کے نزدیک ذی عزت ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ — جس کی آسمانوں میں اطاعت کی جاتی ہے امین ہے۔

(التکویر:۱۹تا۲۱)

فائدہ: ان آیات میں حضرت جبریل علیہ السلام کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

☆ معزز رسول۔ یہ معزز رسول یعنی حضرت جبریل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیغام لانے والے ہیں۔

☆ وہ بڑی توانائی رکھتا ہے۔

☆ وہ عرش والے کے ہاں بلند مرتبہ ہے۔

☆ وہاں اُس کا حکم مانا جاتا ہے۔ یعنی تمام فرشتے اُس کے حکم کے تحت کام کرتے ہیں۔

☆ وہ بااعتماد ہے۔ یعنی وہ اپنی طرف سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی وحی میں ملا دینے والا نہیں ہے۔ بلکہ ایسا امانت دار ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے اُسے جوں کا توں پہنچا دیتا ہے۔

۲۰۰۔ پانچ آیات میں قیامت کے پانچ واقعات

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ	جب آسمان پھٹ جائے گا۔
وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ	اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ	اور جب دریا بہہ چلیں گے۔
وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ	اور جب قبریں شق کر کے اکھاڑ دی جائیں گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۗ (الانفطار: ۱ تا ۵)	اس وقت ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کرے گا۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے پانچ واقعات بیان ہوئے ہیں۔ پہلی تین آیات میں قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہے۔ اُن کے بعد دو آیات میں دوسرا مرحلہ بیان کیا گیا ہے۔

☆ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

☆ جب تارے بکھر جائیں گے۔

☆ جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔

☆ جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ یعنی لوگوں کو از سرِ نو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

☆ اس وقت ہر شخص کو اُس کا اگلا پچھلا سب عمل معلوم ہو جائے گا۔

۲۰۱۔ خوش قسمت شخص کی پانچ صفات

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝	کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔
اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝	یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔
يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝	کسی رشتہ دار یتیم کو۔
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝	یا خاکسار مسکین کو۔
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝	پھر ان لوگوں میں سے ہوجانا جو ایمان لاتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ (البلد:۱۳تا۱۸)	یہی لوگ ہیں جن کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیئے جانے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں خوش قسمت (دائیں بازو والے) شخص کی پانچ صفات کا ذکر ہے۔

- ☆ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا۔
- ☆ یتیم، مسکین کو کھانا کھلانا۔
- ☆ ایمان لانا۔
- ☆ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا۔
- ☆ ایک دوسرے کو رحم کی تلقین کرنا۔

۲۰۲۔ نبیٔ کریم ﷺ کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ کے پانچ ارشادات

وَالضُّحٰى ۝	قسم ہے چاشت کے وقت کی۔
وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝	اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔
مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝	نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝	یقیناً تیرے لیے انجام، آغاز سے بہتر ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (الضحیٰ:۱تا۵)

تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی وخوش ہو جائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کی تسلی وتشفی کے لیے اللہ تعالیٰ کے پانچ ارشادات ہیں۔

☆ اے نبی! تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں۔
☆ وہ ناراض نہیں ہوا۔
☆ تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے۔
☆ تیرا رب تجھے جلد انعام دے گا۔
☆ تم خوش ہو جاؤ گے۔

۲۰۳۔ نبیٔ کریم ﷺ کی طرف پہلی وحی میں پانچ آیات

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ — اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا۔
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ — جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ — تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ — جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ — جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا ہے۔

(العلق:۱تا۵)

فائدہ: سورۃ العلق کی یہ ابتدائی پانچ آیات ہیں۔ بلا تفاق نبیٔ کریم ﷺ کی طرف پہلی وحی میں یہی پانچ آیات تھیں۔ ان پانچ آیات میں پانچ الفاظ دو، دو بار درج ہیں۔

☆ اقراء۔
☆ رب۔
☆ خلق۔
☆ انسان۔
☆ علم۔

۲۰۴۔ سورۃ العٰدیٰت کی ابتدائی پانچ آیات میں اللہ تعالیٰ کی قسمیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ	ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم۔
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ	پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم۔
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ	پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم۔
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ	پس اس وقت غبار اُڑاتے ہیں۔
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ	پھر فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں۔

(العٰدیٰت: ۱تا۵)

فائدہ: ان پانچ آیات میں اللہ تعالیٰ کی قسمیں ہیں۔

☆ قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں۔

☆ پھر اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں نکالنے والے ہیں۔

☆ پھر صبح کے وقت چھاپے مارنے والے ہیں۔

☆ پھر اسی موقع پر گردو غبار اُڑاتے ہیں۔

☆ پھر اسی حالت میں کسی مجمع میں جا گھستے ہیں۔

۲۰۵۔ پانچ آیات والی سورۃ الفیل میں اصحاب فیل کی تباہی کا ذکر

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۞	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔
اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۞	کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا؟
وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۞	اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے۔
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۞	جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے۔
فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۞	پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

(الفیل: ۱تا۵)

فائدہ: ان پانچ آیات والی سورۃ الفیل میں اصحاب فیل کی تباہی کا ذکر ہے۔ حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہۃ الاشرم گورنر تھا۔ اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کیا۔ اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے عبادت اور حج وعمرہ کے لیے ادھر آیا کریں۔ یہ بات اہلِ مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے سخت ناگوار تھی۔ اب کسی نے ابرہہ کے گرجے کو غلاظت سے پلید کر دیا۔ اس کو بہانہ بنا کر اُس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا عزم کر لیا اور ساٹھ ہزار کا لشکر اور ہاتھی لے کر مکے پر حملہ آور ہوا۔ جب یہ لشکر وادی محسر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول بھیج دیئے۔ ان کے پنجوں اور چونچوں میں کنکریاں تھیں جو چنے کے برابر تھیں۔ جس فوجی کے بھی یہ کنکری لگتی وہ پگھل جاتا اور اس کا گوشت جھڑ جاتا اور بالآخر مر جاتا اور خود ابرہہ کا بھی صنعاء پہنچتے پہنچتے یہی انجام ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔

۲۰۶۔ آخرت کی جزا وسزا کا انکار کرنے والے شخص کے کردار کی پانچ باتیں

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝	کیا تو نے اسے بھی دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے؟
فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝	یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝	اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔
فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝	ان نمازیوں کے لیے تباہی ہے۔
الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝	جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔
الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝	جو ریا کار ہیں۔
وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝	اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔

(الماعون: ۱تا۷)

فائدہ: ان آیات میں آخرت کی جزا وسزا کا انکار کرنے والے شخص کے کردار سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
☆ وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں اُکساتا۔
☆ ایسے نمازی جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔
☆ وہ ریاکاری کرتے ہیں۔
☆ معمولی ضرورت کی چیزیں، لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔

۲۰۷۔ پانچ آیات والی سورۃ اللھب میں ابولہب کی مذمت

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۞	ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ خود ہلاک ہو گیا۔
مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۞	نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۞	وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا۔
وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۞	اور اس کی بیوی بھی (جائے گی) جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے۔
فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۞	اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہو گی۔

(اللھب: ۱ تا ۵)

فائدہ: ان پانچ آیات والی سورۃ اللھب میں ابولہب کی مذمت کا بیان ہے۔ عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب کی کنیت ابولہب ہے۔ اسے ابولہب اس لیے کہا جاتا تھا کہ اس کا رنگ سرخ تھا۔ یہ آپ ﷺ کا چچا تھا لیکن اسلام کا دشمن تھا۔ اُس نے آپ کی دعوت کو نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ اس سورۃ کے نزول کے سات آٹھ سال بعد جنگ بدر میں قریش کے بیشتر بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ابولہب بھی سات دن کے بعد طاعون کی بیماری سے مر گیا۔ اس کے گھر کے لوگ بھی اس کے قریب نہ گئے۔ آخر حبشیوں سے اُٹھوا کر اسے دفن کرا دیا گیا۔ اس کا مال اور اولاد اس کے کام نہ آیا۔ ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی۔ یہ بھی اسلام کی دشمنی میں ابولہب سے کم نہ تھی۔ وہ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے پھینک دیا کرتی تھی۔ لکڑی کے گٹھے کا رسہ اس کے گلے میں پڑ گیا اور وہ گلا گھٹ کر مر گئی۔

۲۰۸۔ پانچ آیات والی سورۃ الفلق میں شر سے پناہ مانگنے کا ذکر

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ	آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ	ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ	اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا اپھیل جائے۔
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ	اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ (الفلق: ۱تا۵)	اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے۔

فائدہ: ان پانچ آیات والی سورۃ الفلق میں شر سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔ پناہ مانگنے سے مراد کسی چیز سے خوف محسوس کر کے اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لیے کسی دوسرے کی حفاظت میں جانا۔ پناہ مانگنے والا بہرحال وہی شخص ہوتا ہے جو محسوس کرتا ہے کہ جس چیز سے وہ ڈر رہا ہے اس کا مقابلہ وہ خود نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس کا حاجت مند ہے کہ اُس سے بچنے کے لیے دوسرے کی پناہ لے۔ پھر جس کی پناہ مانگی جاتی ہے وہ کوئی ایسا ہی شخص یا وجود ہوتا ہے جن کے متعلق پناہ لینے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس خوفناک چیز سے وہی اس کو بچا سکتا ہے۔

اس سورت میں رب الفلق کی پناہ مانگنے کے لیے کہا گیا ہے ہر چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی اور رات کی تاریکی سے جب کہ وہ چھا جائے اور گرہوں پر پھونکیں مارنے والوں یا والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

۲۰۹۔ سورۃ الناس میں ''الناس'' کا پانچ بار ذکر

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ	آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔
مَلِکِ النَّاسِ ۙ	لوگوں کے مالک کی۔

اِلٰـهِ النَّاسِ ۙ	لوگوں کے معبود کی۔
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ	وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔
الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ	جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ	جنوں اور انسانوں میں سے ہے۔

(الناس:۱تا۶)

فائدہ: ان آیات میں ''الناس'' کا پانچ بار ذکر ہے۔

خماسیات

قرآن و حدیث

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری

حصہ دوم

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ دوم

بحوالہ

حدیث شریف

۱۔ اسلام کے پانچ ارکان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ.

(مسلم، بخاری، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام پانچ چیزوں پر یعنی پانچ ستونوں پر کھڑا ہے۔ اول اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ دوسرے نماز قائم کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا۔ چوتھے رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچویں بیت اللہ کا حج کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں اسلام کے پانچ ستون (ارکان) کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا۔
☆ نماز قائم کرنا۔
☆ زکوٰۃ دینا۔
☆ رمضان کے روزے رکھنا۔
☆ بیت اللہ کا حج کرنا۔

۲۔ ایمان کی پانچ بہترین خصلتیں

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّـہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ افضل

وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَهَ لَهُمْ مَاتَکْرَهُ لِنَفْسِکَ .

(احمد، مشکوٰۃ)

ایمان کونسا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کی یاد میں زبان کو جاری رکھے۔ کہا: پھر کیا ہے اے اللہ کے رسول! فرمایا: تو لوگوں کے لیے اس چیز کو دوست رکھے جسے تو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہے اور ان کے لیے مکروہ رکھے جسے تو اپنے لیے مکروہ رکھتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی پانچ بہترین خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کی یاد میں زبان کو جاری رکھنا۔
☆ لوگوں کے لیے اس چیز کو محبوب رکھنا جسے تو اپنے نفس کے لیے محبوب رکھتا ہے۔
☆ لوگوں کے لیے اس چیز کو مکروہ رکھنا جسے تو اپنے نفس کے لیے مکروہ رکھتا ہے۔

۳۔ قابلِ رشک مومن کی پانچ صفات

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَآءِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰالِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بِوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ .

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک مومن سبک بار ہے جسے نماز میں ایک اچھا نصیبہ حاصل ہے۔ اپنے رب کی بندگی اچھی کرتا ہے۔ اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ لوگوں میں گمنام ہے۔ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں کیا جاتا۔ اس کی روزی

بقدر کفایت اُسے حاصل ہے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی۔ فرمایا: اس کی موت جلدی کی گئی۔ اس کے مرنے پر رونے والی عورتیں کم ہیں۔ اس کی میراث بھی کم ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قابل رشک مومن کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اُسے نماز میں اچھا نصیبہ حاصل ہے۔
☆ وہ اپنے رب کی عبادت اچھی کرتا ہے۔
☆ وہ پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔
☆ وہ لوگوں میں گمنام ہے۔ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں کیا جاتا۔
☆ اس کی روزی بقدر کفایت اُسے حاصل ہے۔

۴۔ ایمان کی تکمیل کے لیے پانچ اعمال

عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ.
(ترمذی)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے دیا، اللہ تعالیٰ کے لیے روکا، اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عداوت رکھی اور اللہ تعالیٰ کے لیے نکاح کیا اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی تکمیل کے لیے پانچ اعمال کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے لیے دینا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے لیے روکنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے لیے عداوت رکھنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے لیے نکاح کرنا۔

۵۔ پانچ اعمال سے ایمان نہیں رہتا

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ.
(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی نہیں زنا کرتا کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا کہ وہ مومن ہو۔ شرابی شراب نہیں پیتا کہ اس وقت وہ مومن ہو۔ اور نہیں ڈاکہ ڈالتا کہ لوگ اپنی آنکھیں اس کی طرف اُٹھائیں کہ وہ مومن ہو اور نہیں خیانت کرتا تم میں سے کوئی کہ وہ مومن ہو۔ پس تم بچو، تم بچو۔

فائدہ: اس حدیث میں ان پانچ اعمال کا ذکر ہے جن کو کرتے وقت ایمان نہیں رہتا۔

- ☆ زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔
- ☆ چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت اس میں ایمان نہیں ہوتا۔
- ☆ شراب پیتے وقت انسان کے دل سے ایمان نکل جاتا ہے۔
- ☆ انسان جب ڈاکہ ڈالتا ہے اور لوگوں کی توجہ اور خوف کا محور بنا ہوتا ہے اس وقت اس کا دل ایمان سے خالی ہوتا ہے۔
- ☆ انسان جب خیانت کرتا ہے تو اس وقت اس میں ایمان نہیں ہوتا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں پانچ باتیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ. فَقَالَ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ. وَلَا يَنْبَغِیْ لَهُ اَنْ يَّنَامَ. يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ. حِجَابُهُ النُّوْرُ. لَوْ كَشَفَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور پانچ باتیں بیان کیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور اس کے لیے لائق نہیں کہ سوئے۔ دوسرے یہ کہ وہ ترازو جھکاتا ہے اور بلند کرتا ہے (یعنی کسی کو رزق زیادہ دیتا ہے اور کسی کو کم)

لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ.

(ابن ماجہ)

تیسرے یہ کہ اس کی طرف دن کے عمل رات چھا جانے سے قبل پہنچ جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ اس کی طرف رات کے عمل دن کے چڑھنے سے قبل پہنچ جاتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ حجاب اس کا نور ہے۔ اگر وہ حجاب کھول دے تو جہاں تک اس کی مخلوقات میں اس کی نظر پہنچے اس کے چہرے کا نور انہیں جلا ڈالے۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور لائق نہیں کہ وہ سوئے۔
☆ وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور بلند کرتا ہے یعنی رزق کسی کو زیادہ دیتا ہے، کسی کو کم۔
☆ اُس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں دن کے عمل رات کے عمل سے پہلے۔
☆ رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔
☆ حجاب اس کا نور ہے۔ اگر حجاب کھول دے تو اس کے چہرے کا نور ہر شے کو جلا دے۔

۷۔ پانچ نمازوں کی فرضیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتَهٰى بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهٖ مِنْ تَحْتِهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا هُبِطَ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى تُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَاُعْطِيَ ثَلٰثًا، الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِهٖ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی تو (آپ ﷺ) کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا جو چھٹے آسمان میں ہے، جو چیزیں (یعنی نیکیاں یا روحیں) نیچے سے اوپر چڑھ جاتی ہیں وہ وہاں پر تھم جاتی ہیں، اسی طرح جو چیزیں (یعنی اوامرِ الٰہی) اوپر سے اترتی ہیں وہ بھی وہاں آ کر تھم جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ لی جاتی ہیں اس سے (یعنی ملائکہ وہاں سے لے کر جہاں حکم

اَلْمُقْحِمَاتُ ۔ (ترمذی، نسائی)

ہوتا ہے وہاں پہنچاتے ہیں)، پڑھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ۔ جب ڈھانپ لیا سدرۃ المنتہیٰ کو اس چیز نے جس نے ڈھانپا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مراد اس سے پروانے ہیں سونے کے (انوار الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے تیتر پنکھیوں سے)، ایک روایت میں ہے جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ (یعنی ٹڈیاں سونے کی)، تو دی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں تین چیزیں۔ ایک تو پانچ نمازیں، دوسری اخیر آیتیں سورۃ بقرۃ کی یعنی اٰمن الرسول سے اخیر تک، تیسرے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مرجائے لیکن اللہ کے ساتھ اس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اس کے گناہ کبیرہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (فَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلَاۃً. فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ حَتّٰی آتِیَ عَلٰی مُوْسٰی . فَقَالَ مُوْسٰی: مَاذَا افْتَرَضَ رَبُّکَ عَلٰی اُمَّتِکَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَیَّ خَمْسِیْنَ صَلَاۃً. قَالَ: فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ. فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّیْ . فَوَضَعَ عَنِّیْ شَطْرَھَا . فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ. فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، معراج کے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ جل جلالہ نے (پہلے) میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں (ہر دن رات میں) میں یہ حکم لے کر لوٹا (اپنے مالک کے پاس سے) یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا تمہارے مالک نے تمہاری اُمت پر کیا فرض کیا ہے، میں نے کہا پچاس نمازیں مجھ پر فرض کیں، انہوں نے کہا تم جاؤ اپنے مالک کے پاس اس لیے کہ تمہاری اُمت اتنی نمازیں

تُطِيْقُ ذٰلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ. فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ. لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى. فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ. فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ.

(مسلم، ابن ماجہ)

ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی، میں پھر لوٹا اپنے مالک کے پاس گیا۔ اس نے نصف نمازیں معاف کر دیں (یعنی پچیس نمازیں)، پھر لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا پھر جاؤ اپنے مالک کے پاس، تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی، میں پھر لوٹ کر اپنے مالک کے پاس گیا، آخر اس نے فرمایا، وہ پانچ نمازیں ہیں (شمار میں) اور پچاس نمازیں ہیں (ثواب میں) ہر نیکی کا دس گنا ثواب ہے۔ اور میرے پاس بات نہیں بدلتی، تب میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا، پھر جاؤ اپنے مالک کے پاس، میں نے کہا اب مجھے شرم آتی ہے اپنے مالک سے۔

فائدہ: ان احادیث میں ہر دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت کا ذکر ہے۔

۸۔ پانچ نمازوں کے لیے روزانہ پانچ بار نہانے کی مثال

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

(متفق علیہ، ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، بھلا دیکھو کہ کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح روزانہ پانچ بار نہانے والے کے بدن پر میل باقی نہیں رہتا اسی طرح روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے والے کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ صاف کر دیتا ہے۔

۹۔ پانچ نمازوں کے اوقات

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَآئَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلّٰی الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلّٰی الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَی الظِّلَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلّٰی الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلّٰی الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰی بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلّٰی بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلًا ثُمَّ صَلّٰی الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰی الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلّٰی الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ۔

(نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تم کو دین سکھانے آتے ہیں، پھر انہوں نے فجر کی نماز پڑھی جب صبح صادق ہوئی (یعنی عریض روشنی جو مشرق کی طرف آسمان کے کنارے پر دکھائی دیتی ہے) اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا، پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا۔ پھر عشاء کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہوگئی، پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی جب ذرا اُجالا ہوگیا تھا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہوا۔ پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کا دُگنا ہوگیا۔ پھر مغرب کی نماز اسی وقت پڑھی جب آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا۔ پھر عشاء کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ نمازوں کا وقت یہی ہے کل اور آج کی نمازوں کے درمیان میں۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ نمازوں کے اوقات کا بیان ہے۔

☆ فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر ذرا اُجالا ہونے تک۔
☆ ظہر کی نماز کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے کسی چیز کا سایہ برابر ہونے تک۔
☆ عصر کی نماز کا وقت کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے سے اس کا سایہ دگنا ہونے تک۔
☆ مغرب کی نماز کا وقت آفتاب غروب ہونے پر اور روزہ کھولنے کا وقت ہونے پر۔
☆ عشا کی نماز کا وقت شفق غائب ہونے سے ایک حصہ رات کا گزرنے تک (یعنی آدمی رات تک)۔

۱۰۔ وضو سے پانچ اعضاء کے گناہ نکل جاتے ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ . فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ . فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسِهِ . فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عبسہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ دونوں باہیں دھوتا ہے تو اس کی باہوں کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اس کے دونوں پیروں کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ وضو سے پانچ اعضا کے گناہ نکل جاتے ہیں۔
☆ ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔
☆ منہ دھونے سے منہ کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔
☆ باہیں دھونے سے باہوں کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔
☆ سر کا مسح کرنے سے سر کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔
☆ پیر دھونے سے پیروں کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۱۱۔ پانچ نمازوں کے وقفوں کے دوران کیے گئے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعے تک (کا وقفہ) ان (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے جو اس کے درمیان ہوں گے جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ پانچ نمازوں کے وقفوں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وقفہ کے دوران کیے گئے گناہ معاف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے اور نمازیں اور جمعہ ادا کیا جائے۔ ایک دوسری روایت میں ذکر ہے کہ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وقفہ کے دوران کیے گئے صغیرہ گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔

۱۲۔ عید کی نماز کی دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں

عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ سَبْعًا ، فِی الْاُوْلٰی . وَخَمْسًا ، فِی الْاٰخِرَةِ.

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن عوف مزنی اپنے باپ سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں سات تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ؛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَبَّرَ فِیْ صَلَاةِ الْعِیْدِ سَبْعًا وَخَمْسًا.

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔

فائدہ: ان احادیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

۱۳۔ جمعۃ المبارک کے دن پانچ اعمال سے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْكَبْ وَدَنٰی مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا.

(ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہ نہلاوے جمعہ کے دن اور نہائے اور جلدی جائے اور اول خطبہ پائے اور پیادہ جائے سوار نہ ہو، اور امام کے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے۔ اس کو ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے رکھنے اور قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں جمعۃ المبارک کے دن پانچ اعمال کرنے سے ایک سال کے روزوں اور قیام کے ثواب کا ذکر ہے۔

- ☆ جمعۃ المبارک کے دن نہانا اور نہلانا۔
- ☆ جلدی مسجد کو جانا اور اول خطبہ پانا۔
- ☆ پیدل جانا۔ سواری پر نہ جانا۔
- ☆ امام کے نزدیک بیٹھنا اور خطبہ سننا۔
- ☆ لغو کام نہ کرنا۔

۱۴۔ جمعۃ المبارک کے دن کی پانچ خصوصیات

عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ، وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰہِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ. فِیْهِ

حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن سردار ہے دنوں کا اور سب سے بڑا دن ہے اللہ کے نزدیک اور وہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک

خَمْسُ خِلَالٍ . خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ . وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ . وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ . وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ . مَالَمْ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ . مَالَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا . وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

(ابن ماجہ)

عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن سے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ دوسرے یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا۔ تیسرے یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دنیا سے اٹھالیا (یعنی وفات ہوئی)۔ چوتھے یہ کہ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس ساعت میں جو اللہ سے مانگے اللہ اس کو دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ پانچویں یہ کہ اس دن میں قیامت ہوگی اور کوئی فرشتہ مقرب ایسا نہیں ہے اور نہ آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں جمعہ کے دن کی فضیلت اور پانچ خصوصیات درج ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔
☆ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا۔
☆ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا سے اٹھالیا یعنی ان کی وفات ہوئی۔
☆ اس دن ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس ساعت میں جو اللہ تعالیٰ سے مانگے وہ اس کو عطا فرمائے گا جب تک حرام کا سوال نہ ہو۔
☆ اس دن قیامت برپا ہوگی۔

۱۵۔ پانچ چیزیں نماز کاٹ دیتی ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی سترہ کے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز

وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ.

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت کاٹ دیتے ہیں۔ اور اس کو کفایت کرتا ہے کہ پتھر پھینکنے کے اندازے پر سے گزریں۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ بغیر سترہ کے نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے سے پانچ چیزیں نماز کاٹ دیتی ہیں۔

☆ گدھا۔

☆ خنزیر۔

☆ یہودی۔

☆ مجوسی۔

☆ عورت۔

۱۶۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے پانچ نمازوں کی امامت کی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ عُمَرُ: اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا لیث بن سعد نے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ نے) عصر کی نماز میں کچھ دیر کی۔ عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی۔ عمر نے یہ سن کر کہا، عروہ سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو، عروہ نے کہا، میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابومسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَوَاتٍ)).

(بخاری)

فرماتے تھے، جبرائیل علیہ السلام اترے، انہوں نے میری امامت کی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسری نماز پڑھی، پھر تیسری نماز، پھر چوتھی نماز، پھر پانچویں نماز، ابومسعود یا نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے پانچ نمازوں کی امامت کی۔

۱۷۔ پانچ مساجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَ صَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِیْ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّ صَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ اصَلَاةٍ وَّ صَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ.

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے اور محلّہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز میری مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ پانچ مساجد میں نماز پڑھنے کی مختلف فضیلتیں ہیں۔

☆ محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کے برابر ثواب ہے۔
☆ جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے پانچ سو نمازوں کے برابر ثواب ہے۔
☆ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ہے۔

☆ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ہے۔
☆ مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کے برابر ثواب ہے۔

۱۸۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ باتیں عنایت ہوئیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِيَ الصَّلَاةُ يُصَلِّيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّكَانَ نَبِيٌّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً.

(بخاری، نسائی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں، ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ سے (یعنی میں کافروں سے ایک مہینے کی مسافت پر ہوتا ہوں لیکن میری دہشت ان کے دلوں میں پڑ جاتی ہے)، دوسرے زمین میرے لیے مسجد بنائی گئی (یعنی ہر جگہ نماز درست ہے)، تیسرے زمین میرے لیے طہارت بنائی گئی ہے (یعنی تیمم مٹی سے درست ہوا)، اب میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے۔ چوتھے مجھ کو شفاعت عظمیٰ کا مرتبہ عنایت ہوگا (جو مخصوص ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت و آرام دینے کے لیے اور طول روز حشر سے نجات دینے کے لیے ہوگی)، پانچویں میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا جب کہ مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پانچ باتیں عنایت فرمائیں۔

☆ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ کی مسافت تک رعب کی مدد دیے گئے۔
☆ آپ کے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی۔
☆ آپ کے لیے زمین طہارت بنائی گئی۔
☆ آپ کو شفاعت عظمیٰ کا رتبہ عطا کیا گیا۔
☆ آپ کو تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

۱۹۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے پانچ ہدایات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کی طرف حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تم اہل کتاب کے کچھ لوگوں سے ملو گے تو ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلانا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)، اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتانا کہ اللہ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بات بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی پھر انہی کے فقیروں اور محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو خبردار! ان کے عمدہ مال نہ لینا (یعنی زکوٰۃ میں متوسط جانور لینا، عمدہ دودھ والا اور پُر گوشت فربہ چھانٹ کر نہ لینا) اور مظلوم کی بددعاء سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں یمن کو روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو پانچ ہدایات کا ذکر ہے۔

- ☆ یمن کے اہل کتاب لوگوں کو دعوت دینا کہ وہ ایمان لائیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔
- ☆ جب یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔
- ☆ جب وہ اس کو مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں اور محتاجوں کو دی جائے گی۔
- ☆ جب وہ مان لیں تو ان کا عمدہ مال چھانٹ کر نہ لینا۔
- ☆ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیوں کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی روک نہیں۔

۲۰۔ غلے کی پانچ چیزوں پر زکوۃ ہے

عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هٰذِهِ الْخَمْسَةِ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيْرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيْبِ ، وَالذُّرَةِ.

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو ابن شعیب اپنے باپ، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن پانچ چیزوں میں زکوۃ مقرر کی، گیہوں اور جَو اور کھجور اور انگور اور جوار میں۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ غلے کی پانچ چیزوں پر زکوۃ ہے۔

- ☆ گیہوں۔
- ☆ جَو۔
- ☆ کھجور۔
- ☆ انگور۔
- ☆ جوار۔

۲۱۔ پانچ چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ.

(دار قطنی، مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ ہے۔ نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبھۃ میں زکوٰۃ ہے۔ صقر راوی نے کہا ہے جبھہ سے مراد گھوڑا، خچر، اور غلام ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں پر زکوٰۃ نہ ہونے کا ذکر ہے۔

- ☆ سبزیاں۔
- ☆ عریت کے درخت (کھجور کے درخت جن سے پھل اتار لیا گیا ہو)۔
- ☆ پانچ وسق سے کم غلہ۔
- ☆ کام کرنے والے جانور۔
- ☆ جبھۃ۔ یعنی گھوڑا۔ خچر۔ غلام۔

۲۲۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

(بخاری، نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۳۔ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَاقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

(بخاری، نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۴۔ پانچ وسق سے کم غلے پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ.

(بخاری، نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی دانے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہوں اور پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ پانچ وسق سے کم کھجور اور دانے (غلے) پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۵۔ یوم عرفات کی دعا میں پانچ کلمات

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دُعا عرفات

قَبْلِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْکُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(ترمذی، مشکوٰۃ)

کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات جو میں نے اور پہلے انبیاء نے کہے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور اس کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں یوم عرفات کی دعا ہے۔ جس میں پانچ کلمات ہیں۔ یہ بہترین کلمات جو نبی کریم ﷺ نے اور تمام انبیاء علیہم السلام نے کہے۔

- ☆ لا الٰہ الا اللہ۔
- ☆ وحدہٗ لاشریک لہٗ۔
- ☆ لہٗ الملک۔
- ☆ ولہٗ الحمد۔
- ☆ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

۲۶۔ احرام کی حالت میں مرنے والے سے متعلق پانچ سنتیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَّ قَصَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ کَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ وَاغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُلَبِّیْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ سَمِعْتُ اَحْمَدَبْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ خَمْسُ سُنَنٍ کَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ اَیْ یُکَفَّنُ الْمَیِّتُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَاغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ اَیْ اَنَّ فِی الْغُسُلَاتِ کُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوْ رَاْسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِیْبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس کی گردن اس کے اونٹ نے اسے گرا کر توڑ ڈالی تھی اور وہ احرام کی حالت میں مر گیا تھا، آپ نے فرمایا: کفن دو اس کو دونوں کپڑوں میں (یعنی تہبند اور چادر میں جو احرام کی حالت میں پہنا تھا)۔ اور غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتے سے۔ اور اس کا سر مت ڈھانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے گا لبیک کہتا ہوا، ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد

وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(ابوداؤد)

بن حنبل سے سنا کہتے تھے اس حدیث میں پانچ سنتیں ہیں، ایک تو دو کپڑوں میں کفن دینا، دوسری پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا یعنی ہر غسل میں بیری کا پتہ شریک ہے تیسری محرم کا سر نہ ڈھانپنا چوتھے اسے خوشبو نہ لگانا پانچویں کل مال میں سے کفن دینا۔

فائدہ: اس حدیث میں احرام کی حالت میں مرنے والے سے متعلق پانچ سنتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ دو کپڑوں میں کفن دینا یعنی تہبند اور چادر میں جو احرام کی حالت میں پہنا تھا۔
- ☆ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا۔
- ☆ اس کا سر نہ ڈھانپنا۔
- ☆ خوشبو نہ لگانا۔
- ☆ کل مال سے کفن دینا۔ یعنی کفن اور دفن وارثوں کے حق پر مقدم ہے۔ پہلے کل مال سے تجہیز وتکفین کریں گے۔ پھر قرض ادا کریں گے۔ پھر اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو تو ایک تہائی سے وصیت پوری کریں گے۔ باقی وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

۲۷۔ اونٹ کی قربانی میں پانچ باتیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا ہوا تھا اور اُسے ذبح کرتا تھا، انہوں نے کہا کہ اس کو اُٹھا اور پاؤں باندھ کر ذبح کر، جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور ان کے گوشت اُن کی کھالیں اور ان کی جھولیں صدقہ

مِنْ عِنْدِنَا. (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

کردوں اور قصاب کو اُن سے کچھ نہ دوں اور فرمایا اس کو ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تین دن سے زائد اونٹوں کی قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رخصت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو۔ ہم نے کھایا اور توشہ کیا۔

فائدہ: ان احادیث میں اونٹ کی قربانی میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اونٹ کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کرنا۔

☆ گوشت کھانا۔ توشہ کرنا اور صدقہ کرنا۔

☆ کھال صدقہ کرنا۔

☆ اونٹ کی جھول صدقہ کرنا۔

☆ قصائی کو ان سے کچھ نہ دینا بلکہ اس کی اجرت علیحدہ سے دینا۔

۲۸۔ محرم کا پانچ جانوروں کو مارنا درست ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ. (بخاری، نسائی، ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کے مار ڈالنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں، ایک کوّا، دوسری چیل، تیسرے بچھو، چوتھے چوہا، پانچویں کاٹنے والا کتا۔

فائدہ: اس حدیث میں محرم کا پانچ جانوروں کو مارنا درست ہے۔

☆ کوّا۔

☆ چیل۔

☆ بچھو۔

☆ چوہا۔

☆ کاٹنے والا کتا۔

۲۹۔ محرم کا پانچ جانوروں کو مارنا درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

(بخاری، نسائی، ابو داؤد)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانوروں کو محرم مار ڈالے۔ سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا اچت کبرا اور کاٹنے والا کتا۔

فائدہ: اس حدیث میں محرم کا پانچ جانوروں کو مارنا درست ہے۔

☆ سانپ۔

☆ چوہا۔

☆ چیل۔

☆ کوّا اچت کبرا۔

☆ کاٹنے والا کتا۔

۳۰۔ فتح مکہ کے موقع پر پانچ قسم کے اشخاص کو امان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابٍ فَكَانَتْ نَوْبَتِىْ فَقُلْتُ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبَتِىْ فَجَآءُوْا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رباح سے روایت ہے کہ ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی تو میں نے کہا اے ابو ہریرہ! آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ میں نے

يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِىْ فَقَالَ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَآؤُا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا وَّاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَآ اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ اَحَدٌ اِلَّآ اَنَامُوْهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّفَا وَجَآءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْدَتْ خَضْرَآءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْىُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ

کہا اے ابوہریرہ کاش تم ہم سے کوئی حدیث بیان کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ نے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار بنایا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابوعبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو پکارا۔ وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ نے فرمایا: اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کرنا بتایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھلائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا)۔ اور رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انہوں نے صفا کو گھیر لیا۔ اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! قریش کا جتھہ ہٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو بھی امن ہے۔ انصار نے کہا۔ ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہو گئی

وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ.

(مسلم، ابوداؤد)

اور وحی اتری رسول اللہ ﷺ پر۔ آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہو گئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا۔ میں محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے ہجرت کی اللہ کی طرف اور تمہاری طرف۔ تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کے۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَآ اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى.

(متفق علیہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

ابو طالب کی بیٹی ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کو آڑ دیئے ہوئے تھیں۔ پھر میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا کہ ابو طالب کی بیٹی اُم ہانی: آپ نے فرمایا خوب، اُمّ ہانی ہیں۔ پھر نہا چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔ پھر جب پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے علی ابن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالنا چاہتے ہیں جس کو میں نے امان دی ہے فلاں ہبیرہ کا بیٹا۔ آپ نے فرمایا جس کو اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے امان دی اس کو ہم نے امان دی۔ اے اُمّ ہانی۔ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ نماز

چاشت تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْهُ فَيَسْتَاْمِنُوْهُ اِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَعَلِّيْ اَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَّاْتِيْ اَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيَخْرُجُوْا اِلَيْهِ فَيَسْتَاْمِنُوْهُ فَاِنِّيْ لَاَسِيْرُ اِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا اَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِيْ قَالَ اَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَالَكَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قُلْتُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيْلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِيْ وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُّحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ اٰمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰى دُوْرِهِمْ وَاِلَى الْمَسْجِدِ.

(مسلم، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ (معہ لشکر جو مکے کی فتح کے لیے لائے تھے) مرالظہران میں اترے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ یہ لشکر لیے ہوئے بزور مکے میں داخل ہو جائیں اور قریش پہلے سے اگر حاضر نہ ہوئے اور انہوں نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کام کاج کے لیے نکلا ہو اور مکے میں جاتا ہو وہ مجھے مل جائے اور اہل مکہ کو آپ کی خبر کر دے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آپہنچے ہیں)۔ تا کہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر امان لیں۔ میں اسی خیال میں جا رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی آواز سنی۔ میں نے پکار کر کہا اے ابا حنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی)۔ اس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابوالفضل ہیں (کنیت ہے حضرت عباس کی)۔ میں نے کہا ہاں۔ بولا تم کو کیا ہوا۔ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے ساتھ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے

اسے اپنے پیچھے سوار کرلیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن ورقاء) لوٹ گیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابو سفیان کو نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیان فخر اور نمود چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اس کے لیے کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو دروازہ بند کرلے اس کو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں چلا جائے اس کو امن ہے۔ یہ سن کر لوگ اپنے اپنے گھروں میں اور مسجد میں چھپ رہے۔

فائدہ: ان احادیث میں ان پانچ قسم کے شخصوں کا بیان ہے جن کو فتح مکہ کے موقع پر امان دیا گیا۔

☆ وہ شخص جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے۔
☆ وہ شخص جو ہتھیار ڈال دے۔
☆ وہ شخص جو اپنا دروازہ بند کرلے۔
☆ وہ شخص جو کعبہ میں داخل ہو جائے۔
☆ وہ شخص جس کو اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے امان دی۔

۳۱۔ کفار سے جہاد کے متعلق پانچ ہدایات

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَآ اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں

الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَّ اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ وَلٰكِنِ اجْعَلْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ

جورات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم کرتے اور اُس کے ساتھ والے مسلمانوں سے بھلائی کرنے کا حکم کرتے۔ پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد کرو۔ اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے اللہ کو نہ مانا۔ جہاد کرو اور لوٹ کے مال میں چوری نہ کرو۔ اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب مشرکوں میں سے اپنے دشمن سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دو، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تم بھی قبول کرلو اور باز رہو ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) ان کو اسلام کی دعوت دو۔ (یہ ایک بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تم قبول کرلو اور باز رہو ان سے۔ پھر ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے دعوت دو۔ اور ان سے کہہ دو کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اُن پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو ان سے کہہ دو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح رہیں گے اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا

مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا .

(مسلم ، ابن ماجہ)

اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا)۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول، ٹیکس) مانگ لو۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو تم مان لو اور باز رہو ان سے۔ اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگو اور لڑو ان سے اور جب تم کسی قلعہ والوں کو گھیرو اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دو لیکن اپنی اور اپنے ساتھیوں کی پناہ دو۔ اس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے۔ اور جب تم کسی قلعہ والوں کو گھیرو اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تم ان کو باہر نکالو تو مت نکالو تم ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکالو ان کو اپنے حکم پر۔ اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں کافروں سے جہاد سے متعلق پانچ ہدایات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑو۔

☆ کافروں کی لاشوں کا مثلہ نہ کرو یعنی ان کے ناک، کان وغیرہ نہ کاٹو۔

☆ عہد شکنی نہ کرو۔

☆ غنیمت کے مال میں چوری نہ کرو۔

☆ بچوں کو قتل نہ کرو۔

۳۲۔ پانچ باتیں ماننے تک لوگوں سے لڑنے کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ يَّاكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ.

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے لڑنے کا حکم کیا گیا ہوں۔ جب تک کہ گواہی دیں اس کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول اور بندے ہیں۔ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اور ہمارا حلال کیا جانور کھائیں۔ اور ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں۔ پھر جب وہی یہ سب کرلیں تو ان کے مال اور خون ہم پر حرام ہیں مگر کسی حق کی وجہ سے۔ ان کے لیے وہ حق ہوں گے جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور ان پر وہ حق ہوں گے جو مسلمانوں پر ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں حکم ہے کہ پانچ باتیں ماننے تک لوگوں سے لڑو۔

- ☆ جب تک وہ گواہی دیں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
- ☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔
- ☆ وہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔
- ☆ مسلمانوں کا حلال کیا ہوا جانور کھائیں۔
- ☆ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھیں۔

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والے کے پانچ شرائط پر گناہ معاف

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ

حضرت ابو قتادہ، حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور ان کے لیے ذکر فرمایا، کہ اللہ

اللّٰهِ ، وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کَیْفَ قُلْتَ؟ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ، اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ۔

(مسلم)

کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا، سب عملوں سے افضل ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا، یارسول اللہ! یہ فرمایئے! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کردیا جاؤں، تو کیا مجھ سے میرے گناہ معاف کردیئے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا، ہاں، اگر تو اس حال میں اللہ کی راہ میں قتل کردیا جائے کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا، دشمن کی طرف رخ کرکے لڑنے والا ہو، نہ کہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تو نے کیسے کہا تھا؟ اس نے کہا، یہ بتایئے! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کردیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ معاف کردیئے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہاں، اگر تو قتل کردیا جائے، جب کہ تو صبر کرنے والا، اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والا، دشمن کی طرف رخ کرکے لڑنے والا ہو، اور پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہ ہو۔ سوائے قرض کے (کہ وہ معاف نہیں ہوگا) اس لیے کہ جبریل نے مجھ سے یہ کہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ شرائط کا ذکر ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والے کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

- ☆ وہ صبر کرنے والا ہو۔
- ☆ وہ ثواب کی نیت رکھنے والا ہو۔
- ☆ وہ دشمن کی طرف رُخ کرکے لڑنے والا ہو۔
- ☆ وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہ ہو۔

☆ اس پر کوئی قرض نہ ہو یعنی قرض معاف نہ ہوگا۔

۳۴۔ سمندر میں جہاد کے ثواب میں پانچ باتیں

عَنْ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِىْ يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ. يَقُوْلُ شَهِيْدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيْدَيِ الْبَرِّ وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهِ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ اِلَّا شَهِيْدَ الْبَحْرِ فَاِنَّهُ يَتَوَلّٰى قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا اِلَّا الدَّيْنَ وَ لِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبَ وَالدَّيْنَ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ سمندر (دریا) کا غزوہ خشکی کے دس غزووں کے مثل ہے۔ جس کا سمندر میں سر چکراتا ہو اس کو ایسا ثواب جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون میں تڑپ رہا ہو۔ آپ فرماتے تھے سمندر کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے (ثواب میں) اور سمندر میں جس کا سر چکرائے (اور جی متلائے) اُس کو ایسا ثواب ہے جیسے کوئی خون میں تڑپ رہا ہو خشکی میں اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں ساری دنیا کا سفر کرنے والا اللہ کی اطاعت میں اور بے شک اللہ جل جلالہ نے موت کے فرشتے کو مقرر کیا ہے جان نکالنے پر مگر جو سمندر میں شہید ہو اس کی جان پروردگار خود نکالتا ہے اور خشکی کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں سوا قرض کے اور سمندر کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور قرض بھی بخش دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں سمندر میں جہاد کرنے کے ثواب میں پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ سمندر کے ایک غزوہ کا ثواب خشکی کے دس غزووں کے مثل ہے۔

☆ سمندر کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ سمندر کے شہید کی جان اللہ تعالیٰ خود نکالتا ہے۔
☆ سمندر میں سر چکرانے کا ثواب ایسا ہے جیسے خشکی میں کوئی خون میں تڑپ رہا ہو۔
☆ سمندر میں ایک موج سے دوسری موج تک جانے کا ثواب ایسا ہے جیسے خشکی میں ساری دنیا کا سفر کرنا۔
☆ سمندر کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور قرض بھی بخش دیا جاتا ہے جب کہ خشکی کے شہید کا قرض معاف نہیں ہوتا۔

۳۵۔ شہید پانچ ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری سے مرے، ڈوبنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستہ کا شہید۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ شہید پانچ ہیں۔
☆ جو طاعون سے مرے۔
☆ جو پیٹ کے عارضے سے مرے۔
☆ جو پانی میں ڈوب کر مرے۔
☆ جو دب کر مرے۔
☆ اللہ تعالیٰ کے راستہ کا شہید۔

۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پانچ سوال

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰـهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ لَآ اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اگر علم کے چھپانے کی

مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْئَلُنِيْ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ فَلَعَمْرِيْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَآءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

(مسلم)

سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت محمد ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد وصلوٰۃ کے کہ تم بتلاؤ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے۔ عبداللہ بن عباس نے جواب لکھا کہ تم نے لکھا اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے۔ تو بے شک ساتھ رکھتے تھے۔ وہ زخمیوں کی دوا کرتی تھیں اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جائے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے)۔ اور رسول اللہ ﷺ (کافروں کے) بچوں کو نہیں مارتے تھے تم بھی بچوں کو مت مارنا (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تم نے لکھا اور مجھ سے پوچھا ہے

کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے۔ تو قسم میری عمر دینے والے کی۔ بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے اور نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔ اور تم نے لکھا اور مجھ سے پوچھا ہے کہ خمس کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔

فائدہ: اس حدیث میں خارجیوں کے سردار نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پانچ باتیں دریافت کیں جن کا انہوں نے جواب لکھا۔

- ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے۔ وہ زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔
- ☆ جہاد میں شامل عورتوں کو انعام ملتا تھا نہ کہ غنیمت کے مال سے حصہ۔
- ☆ لڑائی میں بچوں اور عورتوں کو مارنا جائز نہیں۔ اگر وہ لڑیں تو ان کو مارنا جائز ہے۔
- ☆ یتیم کی یتیمی ختم ہونے کے سلسلے میں بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا۔ وہ یتیم ہے۔ جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے تو اس کی یتیمی جاتی رہتی ہے۔
- ☆ خمس ہمارے لیے ہے لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔

۳۷۔ پانچ بار چوری کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ سلمه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے متعلق فرمایا اگر چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

رِجْلَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ.

(شرح السنہ، مشکوٰۃ)

پھر اگر چوری کرے اس کا پاؤں کاٹ ڈالو۔ پھر اگر چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اگر چوری کرے اس کا پاؤں کاٹ دو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنٰهُ فَاَلْقَيْنٰهُ فِيْ بِئْرٍ وَّرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَنَسَآئِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ.

(شرح السنہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک چور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دو، وہ کاٹا گیا۔ پھر اس کو دوسری مرتبہ لایا گیا۔ فرمایا کاٹو۔ پس کاٹا گیا۔ تیسری مرتبہ پھر لایا گیا۔ فرمایا کاٹو پس کاٹا گیا۔ چوتھی مرتبہ پھر لایا گیا۔ فرمایا کاٹو پس کاٹا گیا۔ پانچویں مرتبہ لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ ہم اس کو لے گئے۔ اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر کھینچ کر کنوئیں میں ڈال دیا اور اس پر پتھر وغیرہ پھینک دیئے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔ بغوی نے شرح السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاٹو پھر قتل کر دو۔)

فائدہ: ان احادیث میں پانچ بار چوری کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم ہے۔

۳۸۔ قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ مرتبہ برکت کی دعا

عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَرِيْرُ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِّخَثْعَمَ كَانَ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر! تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے۔ جو

يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهٗ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهٗ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(مسلم)

بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اُس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا، اللہ! اس کو جما دے اور اس کو راہ دکھانے والا، راہ پایا ہوا کر دے۔ پھر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا۔ بعد اُس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوش خبری دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ ہم ذوالخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

فائدہ: اس حدیث میں ذوالخلصہ کے بت خانے کو تباہ کرنے کا ذکر ہے۔ یہ قبیلہ خثعم کا بت خانہ تھا۔ اس کو کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی کہتے تھے۔ قبیلہ احمس کے لوگوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اس بت خانے کو جلا دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

۳۹۔ دانت کی دیت پانچ اونٹ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ.

(نسائی)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں (یعنی ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینے ہوں گے)۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت میں ہر دانت کے بدلے پانچ اُونٹ دینے ہوں گے۔

۴۰۔ ہڈی تک زخم کی دیت پانچ اونٹ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَ نِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدَمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بَيَانٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ فَتَلَا مِنْهَا اٰيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً وَفِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ.

(نسائی)

حضرت محمد الزہری بن عبداللہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک کتاب لائے جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اے ایمان والو! پورا کرو اقراروں کو۔ پھر کئی آیتیں اس کے بعد پڑھیں۔ پھر کہا کہ جان (قتل) میں سو اونٹ ہیں۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ۔ اور ہاتھ میں پچاس اونٹ۔ اور پاؤں میں پچاس اونٹ۔ اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔ اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔ اور جس سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ۔ اور جس زخم سے ہڈی دکھلائی دینے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبے میں فرمایا ہر ایک زخم میں جو ہڈی کھول دے پانچ اونٹ ہیں۔

فائدہ: ان احادیث میں ہے کہ زخم کی دیت جو ہڈی کھول دے پانچ اونٹ ہیں۔

۱۴۱۔ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے پانچ خاندانوں کو مخاطب کر کے ڈرایا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِیُّ ﷺ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ وَیَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا. (مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور بلانے میں تعمیم اور تخصیص کی (یعنی ہر خاص وعام کو بلایا)۔ فرمایا: اے بنو کعب بن لوئی! اپنی جانوں کو آگ سے چھڑا لو۔ اے بنو مرہ بن کعب! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔ اے بنو عبد شمس! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔ اے بنو عبد مناف! اپنی جانوں کو آگ سے چھڑا لو۔ اے بنو عبد المطلب! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔ اے فاطمہ! اپنی جان کو آگ سے خلاصی دے لے۔ میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے حق قرابت کے جس کو اس کی تری کے ساتھ تر کرتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا کہ اپنے قریشی رشتہ داروں کو ڈرائیں تو آپ نے قریش کے پانچ خاندانوں کو مخاطب فرما کر ڈرایا کہ اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔

- ☆ بنو کعب بن لوئی۔
- ☆ بنو مرہ بن کعب۔
- ☆ بنو عبد شمس۔
- ☆ بنو عبد مناف۔
- ☆ بنو عبد المطلب۔

۴۲۔ بڑی عمر کے آدمی کو پانچ بار دودھ پلانے سے حرمت حاصل ہو جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَاُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَّ اَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِبْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا وَّكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِيْرَاثَهُ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ ادْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهٗ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّ اَخًا فِي الدِّيْنِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَّلَدًا وَّكَانَ يَاْوِيْ مَعِيْ وَمَعَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فِيْ بَيْتٍ وَّاحِدٍ وَيَرَانِيْ فُضُلًا وَّقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ اَرْضِعِيْهِ فَاَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَاْمُرُ بَنَاتِ اِخْوَانِهَا وَبَنَاتِ اَخَوَاتِهَا اَنْ يُّرْضِعْنَ

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے سالم کو متبنٰی بنایا تھا (یعنی بیٹا بنایا تھا لے پالک) اور اپنے بھائی کی بیٹی ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح ان سے کر دیا تھا۔ اور سالم ایک عورت انصاری کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت میں یہ رسم تھی، جو شخص کسی کو متبنٰی بناتا تو لوگ اس کو اسی کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اسی کا بیٹا کہتے مثلاً زید کو لوگ زید بن محمدؐ کہا کرتے) اور اس کو ترکہ دلاتے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری یعنی پکارو ان کو ان کے باپوں کے نام سے اگر نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور موالی (غلامان آزاد) اس روز سے لوگ ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارنے لگے اور جس کا باپ معلوم نہ ہو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی قرار دیا۔ تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی ابو حذیفہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ وہ ہمارے اور حذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا اور مجھ کو ننگا کھلا دیکھتا گھر کے

مَنْ اَحَبَّتْ عَائِشَةُ اَنْ يَّرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَاِنْ كَانَ كَبِيْرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَاَبَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُّدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ.

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

کپڑوں میں۔ اب اللہ جل جلالہ نے لے پالکوں کے باب میں جو اتارا اس کو آپ جانتے ہیں، پھر کیا حکم کرتے ہیں، آپ نے فرمایا تو اس کو پانچ بار دودھ پلا دے، انہوں نے پلا دیا۔ پھر وہ مثل اس کے لڑکے گنا جاتا تھا، اس حدیث سے حضرت عائشہ حکم کرتی تھیں اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو کہ دودھ پلا دیں اس شخص کو جس کو حضرت عائشہ دیکھنا چاہتیں اور اس کے سامنے ہونا چاہتیں، اگرچہ بڑا ہو، لیکن پانچ بار دودھ پلا دیں، بعد اس کے وہ شخص حضرت عائشہ کے پاس آیا جایا کرتا اور ام سلمہ اور باقی نبی کریم ﷺ کی بیبیاں اس کا انکار کرتیں کہ کوئی ان کے پاس ایسے رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جب تک بچپن میں رضاعت نہ ہو اور وہ حضرت عائشہ سے کہتی تھیں شاید یہ نبی کریم ﷺ نے سالم کو رخصت دی تھی نہ کہ اور لوگوں کو۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ بڑی عمر کے آدمی کو پانچ بار دودھ پلانے سے حرمت حاصل ہو جاتی ہے۔

۴۳۔ نبی کریم ﷺ کے پانچ ارشادات

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ! اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم ﷺ کے پیچھے (بیٹھا ہوا) تھا۔ آپ نے فرمایا، اے لڑکے!

اللّٰهِ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهِ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ: أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ؛ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ؛ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

(ترمذی)

میں تجھے چند (اہم) باتیں بتاتا ہوں (انہیں یاد رکھ)۔تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر! اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اس کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی اس کی حفاظت اور مدد تیرے ہم رکاب رہے گی)۔ جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد چاہے (ماورائے اسباب طریقے سے) تو صرف اللہ سے مدد طلب کر اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔اور اگر وہ تجھے کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔قلم اٹھا لیے گئے (یعنی لکھ کر فارغ ہو گئے) اور صحیفے (نوشتہ ہائے تقدیر) خشک ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے پانچ ارشادات ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو۔اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو۔تم اُس کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

☆ جب تم سوال کرو تو صرف اللہ تعالیٰ سے کرو۔

☆ جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

☆ یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔

۴۴۔ پانچ غنی شخصوں کے لیے صدقہ لینا درست ہے

عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَاهَا الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ.

(ابو داوٗد)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ درست نہیں ہے غنی کے لیے مگر پانچ شخصوں کے لیے (اگر چہ وہ غنی ہوں)۔ ایک تو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا دوسرے عامل زکوٰۃ: زکوٰۃ وصول اور تحصیل کرنے والا، تیسرے قرض دار اگر چہ غنی ہو مگر مال اس کا قرضے میں ڈوبا ہوا ہو۔ چوتھے وہ غنی جو زکوٰۃ کو اپنے مال کے بدلے میں خریدے (یعنی فقیر سے مال زکوٰۃ مول لے لے) پانچویں وہ جس کا ہمسایہ ایک مسکین ہو اور وہ صدقے کی کوئی چیز جو اس کو ملی ہے تحفے کے طور پر اس کو بھیجے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ پانچ شخصوں کے لیے صدقہ لینا درست ہے اگر چہ وہ غنی ہوں۔

☆ وہ غنی شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔
☆ وہ غنی شخص جو مال زکوٰۃ کو وصول اور تحصیل کرنے والا ہے۔
☆ وہ غنی شخص جس کا مال قرضے میں ڈوبا ہوا ہے۔
☆ وہ غنی شخص جو زکوٰۃ کو اپنے مال کے بدلے میں خریدے یعنی فقیر سے مال زکوٰۃ خرید لے۔
☆ وہ غنی شخص جس کا ہمسایہ ایک مسکین ہو اور وہ صدقے کی کوئی چیز جو اس کو ملی ہے تحفے کے طور پر اس کو بھیجے۔

۴۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت میں پانچ باتیں

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ

حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ۹، ۸ یا ۷ آدمی رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً ، فَقَالَ: اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ وَكُنَّا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . ثُمَّ قَالَ: اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: عَلٰى اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوْا وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً: وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُنَاوِلُهُ اِيَّاهُ.

(مسلم)

ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) ہم نے تھوڑا عرصہ قبل ہی آپ سے بیعت کی تھی۔ پس ہم نے کہا، یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا، کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ پس ہم نے (بیعت کے لیے) اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور ہم نے کہا، یا رسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں، پس اب کس چیز کی بیعت آپ سے کریں؟ آپ نے فرمایا، اس بات پر کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے، پانچوں نمازیں پڑھو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گے، اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔ پس ان مذکورہ افراد (بیعت کنندگان) میں سے بعض کو میں نے دیکھا کہ ان کا کوڑا بھی اگر زمین پر گر گیا ہے تو کسی سے وہ سوال نہ کرتے کہ وہ اسے اٹھا کر اسے پکڑا دے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ سے بیعت میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔

☆ ایک اللہ کی عبادت کریں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

☆ پانچوں نمازیں پڑھیں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے۔

☆ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

۴۶۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت میں پانچ باتیں

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَآ اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَّفَا مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ.

(مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسے عورتوں سے لی۔ ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ نہ چوری کریں گے۔ نہ زنا کریں گے۔ نہ اپنی اولاد کو ماریں گے۔ نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اُس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے گناہ کو ڈھانپ دے۔ تو (قیامت کے دن) تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ باتوں پر بیعت لینے کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

☆ زنا نہ کریں گے۔

☆ چوری نہ کریں گے۔

☆ اپنی اولاد کو نہ ماریں گے۔

☆ ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑیں گے۔ یعنی تہمت نہیں لگائیں گے۔

۴۷۔ پانچ عورتوں نے نوحہ نہ کرنے کی بیعت پر عمل کیا

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْبَیْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا...... اِلَّا خَمْسٌ اُمُّ سُلَیْمٍ وَّ اُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ امْرَاَةُ مُعَاذٍ اَوِ ابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ.

(متفق علیہ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ تو کسی نے اقرار کو پورا نہ کیا۔ مگر پانچ عورتوں نے ام سلیمؓ اور ام علاءؓ اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذؓ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بیؓ۔

فائدہ: اس حدیث میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت کے ساتھ یہ اقرار لیا کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ تو صرف پانچ عورتوں نے اس اقرار کو پورا کیا۔

- ☆ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا۔
- ☆ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا۔
- ☆ حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا۔
- ☆ حضرت ابی سبرہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا۔
- ☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔

۴۸۔ بیوی کے خاوند پر پانچ حق

عَنْ حَکِیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ.

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہماری بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے۔ فرمایا: اس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ اور اس کو پہناؤ جب خود پہنو اور اس کے منہ پر نہ مارو اور اس کو بُرا نہ کہو اور اس سے جدائی نہ کرو مگر گھر میں۔

فائدہ: اس حدیث میں بیوی کے خاوند پر پانچ حق کا بیان ہے۔

☆ خاوند بیوی کو کھلائے جو خود کھائے۔

☆ وہ بیوی کو پہنائے جو خود پہنے۔

☆ وہ بیوی کے منہ پر نہ مارے۔

☆ وہ اُس کو بُرا نہ کہے۔

☆ وہ اُس سے جدائی نہ کرے مگر گھر میں۔

۴۹۔ نیک بخت بیوی کی پانچ صفات

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّہُ کَانَ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ، بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ، خَیْرًا لَّہُ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ. اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ. وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ. وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ. وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے تقویٰ کے بعد مومن کو اور کوئی چیز اتنی مفید نہیں ہے جتنی نیک بخت بی بی۔ اگر خاوند اُس کو حکم کرے۔ تو وہ مان لے اگر اس کی طرف دیکھے تو خاوند خوش ہوجائے۔ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُس کو سچا کرے۔ اگر خاوند باہر جائے (سفر وغیرہ میں) تو وہ اس کی خیر خواہی کرے اپنی ذات کو محفوظ رکھنے میں (بُرے کاموں سے) اور اس کے مال کو محفوظ رکھنے میں۔

فائدہ: اس حدیث میں نیک بخت بیوی کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اگر خاوند اس کو حکم کرے تو وہ بجالائے۔

☆ اگر خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ خوش ہو جائے۔

☆ اگر خاوند اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اس کو سچا کرے۔

☆ اگر خاوند باہر جائے تو وہ اس کی خیر خواہی کرے، اپنی ذات کی حفاظت کرنے میں۔

☆ اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرنے میں۔

۵۰۔ خاوند کے سوگ میں عورت کے لیے زینت میں پانچ چیزوں کی ممانعت

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ.

(ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی مرد پر سوگ تین دن سے زیادہ نہ رکھے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ رنگین کپڑا پہنے اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو قسط یا اظفار کا استعمال درست ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ.

(ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب ابوسلمہ فوت ہو گئے اور میں نے اپنے منہ پر ایلوا لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امّ سلمہ یہ کیا ہے۔ میں نے کہا یہ ایلوا ہے۔ اس میں خوشبو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ چہرہ کو روشن کرتا ہے۔ یہ رات کو لگاؤ۔ دن کو اتار دو۔ اور نہ خوشبو کے ساتھ کنگھی کرو۔ نہ مہندی کے ساتھ کنگھی کرو۔ مہندی رنگ ہے۔ میں نے کہا کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں۔ فرمایا: بیری کے پتوں کے ساتھ غلاف کر اپنے سر پر۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ زرد رنگ کا کپڑا نہ پہنے۔ گیرو (سرخ) رنگ کا بھی نہ پہنے۔ نہ زیور پہنے اور نہ ہی ہاتھ

تَكْتَحِلُ. پاؤں کو مہندی سے رنگے اور نہ سرمہ لگائے۔

(ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

فائدہ: ان احادیث میں خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن کے سوگ کے دوران عورت کے لیے زینت میں پانچ چیزوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

☆ عورت رنگین کپڑا نہ پہنے۔

☆ وہ سرمہ نہ لگائے۔

☆ وہ خوشبو نہ لگائے۔

☆ وہ زیور نہ پہنے۔

☆ وہ مہندی نہ لگائے۔

۵۱۔ اہل ایمان کے لیے پانچ ہدایات

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، نہ باہم حسد کرو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ آپس میں تعلق منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال چھوڑے رکھے۔

فائدہ: اس حدیث میں اہل ایمان کے لیے پانچ ہدایات ہیں۔

☆ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔

☆ باہم حسد نہ کرو۔

☆ ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ۔ یعنی ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہو تو سلام کرنے کی بجائے ایک دوسرے سے اعراض کرتے ہوئے کنی کترا کر مت نکلو۔

☆ آپس میں تعلق منقطع نہ کرو۔

☆ آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

۵۲۔ ایک مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ.
(متفق علیہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر۔ سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق ہیں۔

☆ سلام کا جواب دینا۔

☆ چھینکنے والے کا جواب دینا۔

☆ دعوت قبول کرنا۔

☆ بیمار کی خبر گیری کرنا۔

☆ جنازے کے ساتھ جانا۔

۵۳۔ ماں باپ کی وفات کے بعد پانچ اعمالِ خیر کی ہدایات

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ: مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَةَ. قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِیْفَاءٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا

حضرت ابو اسید: مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص بنی سلمہ کا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ تو مر گئے۔ اب کوئی موقع ان سے سلوک کرنے کا باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اُن کے لیے دعا

وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا.

(ابن ماجہ)

اور استغفار کرنا اور جس سے انہوں نے (زندگی) میں کچھ عہد کیا ہو (مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ ماہوار جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اُس کو پورا کرنا) اُس کو پورا کرنا اور ان کا جو دوست ہو اس کی خاطر داری اور عزت کرنا اور جو رشتہ ان کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اُسے جوڑنا۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ اعمالِ خیر کی ہدایت ہے جب کہ ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور ان سے نیک سلوک کرنے کا موقع نہ ہو۔

☆ ماں باپ کے لیے دعا کی جائے۔
☆ ان کے لیے استغفار کیا جائے۔
☆ اُنہوں نے زندگی میں کوئی عہد کیا ہو یا کسی سے وعدہ کیا ہو تو اُسے پورا کیا جائے۔
☆ ان کے دوستوں کی عزت کی جائے۔
☆ ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور نیک سلوک کیا جائے۔

۵۴۔ راستے کے پانچ حق

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم ان میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر تم نے انکار کر دیا ہے کہ بیٹھنا ہی ہے تو راستہ کو اس کا حق دو۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا: آنکھوں کا جھکا کر رکھنا، ایذا کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، معروف باتوں کا حکم

دینا اور بُری باتوں سے منع کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے راستے کے پانچ حق بیان فرمائے ہیں۔

- ☆ نگاہ نیچی رکھنا۔
- ☆ راہ گیروں کو نہ ستانا۔ یا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا۔
- ☆ سلام کا جواب دینا۔
- ☆ اچھی بات کا حکم دینا۔
- ☆ بُری بات سے منع کرنا۔

۵۵۔ پانچ طرح پر قرآن نازل ہوا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰی خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٌ وَّ حَرَامٌ وَمُحْكَمٌ وَّمُتَشَابِهٌ وَّ اَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ لَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُو الْمُحْكَمَ.

(احمد، البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ طرح پر قرآن نازل ہوا ہے۔ حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال، حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو۔ محکم کے ساتھ عمل کرو اور متشابہ کے ساتھ ایمان لاؤ اور امثال کے ساتھ عبرت پکڑو۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ذکر کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں کہ حلال کے ساتھ عمل کرو حرام سے بچو اور محکم کی پیروی کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ قرآن مجید پانچ طرح پر نازل ہوا۔

- ☆ حلال۔ حلال کو حلال جانو۔
- ☆ حرام۔ حرام کو حرام جانو۔
- ☆ محکم۔ محکم کے ساتھ عمل کرو۔
- ☆ متشابہ۔ متشابہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔
- ☆ امثال۔ امثال کے ساتھ عبرت پکڑو۔

۵۶۔ پانچ سورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا کر دیا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہوگئے ہیں۔فرمایا مجھ کو سورۃ ہود، سورۃ الواقعہ، سورۃ المرسلات، سورۃ عم یتساء لون اور سورۃ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ سورتوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔

☆ سورۃ ھود۔
☆ سورۃ الواقعۃ۔
☆ سورۃ المرسلات۔
☆ سورۃ عم یتساء لون۔
☆ سورۃ اذا الشمس کورت۔

۵۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ناموں میں پانچ کا ذکر

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ لِيْٓ اَسْمَآءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗٓ اَحَدٌ وَّقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُوْفًا رَّحِيْمًا (مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ماحی، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں، لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں اور پھر پانچ ناموں کا ذکر کیا۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
☆ ماحی صلی اللہ علیہ وسلم۔
☆ حاشر صلی اللہ علیہ وسلم۔
☆ عاقب صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ وصیتیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِی السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ.

(البیہقی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی یہاں تک کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! مجھ کو وصیت کریں۔ فرمایا: میں تجھ کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ تیرے سب کاموں کے لیے زینت کا باعث ہے۔ میں نے کہا مزید فرمایئے۔ فرمایا: تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑ۔ یہ بات تیرے لیے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا باعث ہے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا: دیر تک چپ رہ۔ اس لیے کہ طویل خاموشی شیطان کو بھگا دیتی ہے اور دین پر تیری مدد کرنے والی ہے۔ میں نے کہا مزید فرمایئے۔ فرمایا: حق بات کہو اگرچہ تلخ ہو۔ میں نے کہا مزید فرمایئے۔ فرمایا: اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر۔ میں نے کہا مزید فرمایئے۔ فرمایا: تجھ کو لوگوں سے باز رکھے جو تو اپنے نفس سے جانتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی پانچ وصیتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کر۔ یہ تیرے سب کاموں کے لیے زینت ہے۔
☆ تلاوت قرآن اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑ۔ یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا باعث ہے۔
☆ دیر تک چپ رہ اس لیے کہ طویل خاموشی شیطان کو بھگا دیتی ہے۔ اور دین پر تیری مدد کرنے والی ہے۔
☆ حق بات کہو اگرچہ تلخ ہو۔
☆ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر۔

۵۹۔ نبی کریم ﷺ کا وفات سے پانچ دن پہلے کا فرمان

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَّ هُوَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَلِيْلًا وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسٰجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسٰجِدَ اِنِّيْ اَنْهٰكُمْ عَنْ ذٰلِكَ.

(مسلم)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں بیزار ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے۔ کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوست بنایا تھا۔ اور اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا۔ تم خبردار رہو! تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں علیہم السلام اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے۔ کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا: میں بیزار ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوائے خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا، تم خبردار رہو کہ تم سے

پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے۔ کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

۶۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک پانی سے غسل فرماتے

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

(بخاری، نسائی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک پانی سے غسل فرماتے تھے۔

نوٹ: مکوک ایک پیمانہ ہے۔ جس میں ایک مُد پانی آتا ہے۔ اہل حجاز کے نزدیک ایک مُد ایک رطل اور دو تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے۔ اور ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہوگا۔ اور اہل عراق کے نزدیک ایک صاع آٹھ رطل کا ہوگا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی معتبر ہے۔

۶۱۔ صاف دل شخص کی پانچ صفات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

(ابن ماجہ، البیہقی، فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے۔ فرمایا: ہر صاف دل اور سچی زبان والا۔ صحابہ نے عرض کیا سچی زبان کو ہم جانتے ہیں صاف دل سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: پاک دل پرہیزگار، اس پر گناہ نہیں اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گزرنا اور نہ کدورت و کینہ اور نہ حسد۔

فائدہ: اس حدیث میں صاف دل شخص کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ پرہیزگار ہے۔
☆ اس پر کوئی گناہ نہیں۔
☆ وہ ظلم کرنے والا یا زیادتی کرنے والا نہیں۔
☆ اس میں کدورت و کینہ نہیں۔
☆ اس میں حسد نہیں۔

۶۲۔ پانچ ہدایات

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَّ اَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَّ اَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اول شب ہو یا فرمایا جب تم شام کرو اپنے لڑکوں کو بند کرو۔ اس وقت شیطان پھیل رہے ہوتے ہیں۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو۔ دروازے بند کر لو اور بسم اللہ پڑھو۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا۔ اپنی مشکوں کے منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لو۔ اپنے برتن ڈھانک لو اور اللہ کا نام لو۔ اگرچہ اپنے برتن پر جانب عرض کوئی چیز رکھ دو۔ اپنے چراغ بجھا دو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کی ہدایت فرمائی ہے۔

☆ تم شام کو اپنے لڑکوں کو بند کرو۔ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو۔
☆ دروازے بند کر لو اور بسم اللہ پڑھو۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا۔
☆ اپنی مشکوں کے منہ باندھ دو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔
☆ اپنے برتن ڈھانک دو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

☆ اپنے چراغ بجھادو۔

۶۳۔ پانچ نیک اعمال

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَدِیْ اَوْ یَدِهٖ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَأُ وَالتَّكْبِیْرُ یَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ.

(مشکوٰۃ)

روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گنے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے۔ دوسرے یہ کہ الحمد للہ اس کو بھر دیتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے۔ پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔ (اس کو روایت کیا شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے پانچ نیک اعمال کی تفصیل فرمائی۔

☆ سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتی ہے۔

☆ الحمد للہ میزان کو بھر دیتی ہے۔

☆ اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔

☆ روزہ نصف صبر ہے۔

☆ طہارت نصف ایمان ہے۔

۶۴۔ پانچ افضل اعمال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبْشِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حبشی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے۔ فرمایا: لمبا قیام کرنا۔ کہا گیا کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا: فقیر آدمی کا

هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَىُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ.

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

کوشش کرنا۔ کہا گیا کونسی ہجرت افضل ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑنا۔ کہا گیا کونسا جہاد افضل ہے۔ فرمایا: مشرکوں سے اپنے مال اور نفس کے ساتھ جہاد کرنا۔ کہا گیا کون سا قتل ہونا افضل ہے۔ فرمایا: جس کا خون بہایا گیا ہو اور اُس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ افضل اعمال کا ذکر ہے۔

☆ افضل عمل، لمبا قیام کرنا۔
☆ افضل صدقہ۔ فقیر آدمی کا کوشش کرنا۔
☆ افضل ہجرت۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑنا۔
☆ افضل جہاد، جو مشرکوں سے اپنے مال اور نفس کے ساتھ ہو۔
☆ افضل قتل ہونا، جس کا خون بہایا گیا ہو اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں ہوں۔

۶۵۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکا

عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرِغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَ اَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ.

(احمد، مشکوٰۃ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس کی اجل سے۔ اس کے عمل سے۔ اس کے رہنے کی جگہ سے۔ اس کے پھرنے کی جگہ سے اور اس کے رزق سے۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکا ہے۔

☆ اس کی اجل سے۔

☆ اس کے عمل سے۔

☆ اس کے رہنے کی جگہ سے۔

☆ اس کے پھرنے کی جگہ سے۔

☆ اس کے رزق سے۔

۶۶۔ پانچ سنتیں پیدائشی ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ.

(بخاری، نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔ ختنہ کرانا، زیر ناف کے بال مونڈنا، مونچھ کے بال کترانا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال دُور کرنا۔ (یہ پُرانی سنتیں ہیں جو اگلے انبیاء علیہم السلام سے برابر چلی آتی ہیں۔)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ سنتیں پیدائشی ہیں۔

☆ ختنہ کرنا۔

☆ زیر ناف کے بال مونڈنا۔

☆ بغل کے بال اکھیڑنا۔

☆ ناخن کاٹنا۔

☆ مونچھیں کترانا۔

۶۷۔ پانچ چیزوں کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَةٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا یَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک پاؤں میں جوتی پہن کر نہ چلے۔ جب تک کہ اس کی

بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّآءَ.

(مسلم، مشکوٰۃ)

دوسری جوتی کا تسمہ درست نہ ہو جائے اور نہ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز کھائے اور نہ ایک کپڑے کو اس طرح اوڑھے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور نہ اس طرح کپڑا اوڑھ کر بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے پانچ چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

☆ جب کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک پاؤں میں جوتی پہن کر نہ چلے جب تک کہ اس کی دوسری جوتی کا تسمہ درست نہ ہو جائے۔

☆ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر نہ چلے۔

☆ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ کھائے۔

☆ ایک کپڑے کو اس طرح نہ اوڑھے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں۔

☆ ایک کپڑے کو اس طرح نہ اوڑھ کر بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔

۶۸۔ پانچ چیزوں کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَادَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَايَا.

(مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلت۔ مزابنت۔ مخابرت اور معادمت اور ثنیا سے منع کیا ہے اور عرایا میں رخصت دی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ محاقلہ۔ یعنی کھیتی کو خوشہ ہی میں اناج کے بدلے فروخت کرنا۔

☆ مزابنہ۔ یعنی کھجور کے درخت کو پھل ہی میں کھجور کے بدلے فروخت کرنا۔

☆ مخابرہ۔ یعنی ایک تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین بٹائی پر دینا۔

☆ معادمہ۔ یعنی کئی برس کے لیے اپنے درخت کے پھل کو فروخت کرنا۔

☆ ثنیا۔ یعنی درختوں کا باغ بیچنا اور اس میں سے کچھ درخت نہ بیچنا۔ یا ایک غلہ کا ڈھیر فروخت کیا مگر

کچھ حصہ اس سے نکال لینا۔

نوٹ: عرایا کی اجازت ہے یعنی باغ کا مالک کچھ درخت کسی غریب کو دے دے اور ان درختوں پر تر پھل لگا ہوا ہو تو وہ غریب اس پھل کو کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک باغ کے ہاتھ خشک پھل کے بدلے فروخت کردے۔ بعضوں نے کہا کہ عرایا یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو تو وہ اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کے لیے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خریدے تو جائز ہے۔

۶۹۔ پانچ چیزوں کی ممانعت

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرِبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.
(متفق علیہ، مشکوۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانے اور پینے سے اور ریشم اور دیباج کے پہننے سے اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

- ☆ سونے کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے۔
- ☆ چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے۔
- ☆ ریشم پہننے سے۔
- ☆ دیباج پہننے سے۔
- ☆ اس کے فرش پر بیٹھنے سے۔

۷۰۔ بادشاہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے پانچ ارشادات

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں

الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنَّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَآءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَیْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ.

(ابونعیم فی الحلیہ ، مشکوٰۃ)

کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔ جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان پر بادشاہوں کے دل رحمت اور نرمی کے ساتھ بھر دیتا ہوں اور بندے جس وقت میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان (بادشاہوں) کے دل خفگی اور عذاب کے ساتھ پھیر دیتا ہوں۔ وہ اُن کو بُرا عذاب پہنچاتے ہیں۔ تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لیے بددُعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ ذکر اور عاجزی زاری میں اپنے نفس کو مشغول کرو تاکہ میں تم کو بادشاہوں کے شر سے کفایت کروں۔

فائدہ: اس حدیث میں بادشاہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے پانچ ارشادات ہیں۔

☆ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔
☆ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔
☆ جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان پر بادشاہوں کے دل رحمت اور نرمی کے ساتھ بھر دیتا ہوں۔
☆ جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے دل خفگی اور عذاب کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور وہ ان کو برا عذاب پہنچاتے ہیں۔
☆ تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لیے بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ ذکر اور عاجزی زاری میں اپنے نفسوں کو مشغول کرو تاکہ میں تم کو بادشاہوں کے شر سے کفایت کروں۔

۷۱۔ حاکموں پر پانچ چیزیں لازم ہیں

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَا

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اس کے دادا ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا:

وَعَاوَلَا تَخْتَلِفَا. (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

آسانی کرو اور مشکل نہ کرو نفرت نہ دلاؤ اور آپس میں اتفاق رکھو۔ اور اختلاف نہ کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں حاکموں پر پانچ چیزیں لازم قرار دی گئی ہیں۔

- ☆ آسانی کرو۔
- ☆ مشکل نہ کرو۔
- ☆ نفرت نہ دلاؤ۔
- ☆ آپس میں اتفاق رکھو۔
- ☆ اختلاف نہ کرو۔

۷۲۔ بُرے حاکم کی اطاعت میں پانچ باتیں

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ وُّلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهٗ...... فَاكْرَهُوْا عَمَلَهٗ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ. (صحیح مسلم)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں۔ وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں۔ تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے بُرے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں۔ اور جب تم کوئی بُری بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو۔ لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ رہو (یعنی بغاوت نہ کرو)۔

فائدہ: اس حدیث میں بُرے حاکم کی اطاعت کے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ بُرے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں۔

☆ تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔

☆ ان کو نہ ہٹاؤ جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

☆ جب تم ان کو گناہ کی بات کرتے دیکھو تو دل سے اس کو بُرا جانو۔

☆ ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔

۷۳۔ پانچ باتوں کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ.

(ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ہے جو میری پانچ باتیں سن کر یاد کرے، ان پر عمل کرے یا دوسروں کو سکھلائے تاکہ وہ عمل کریں۔ حضرت ابوہریرہ نے عرض کیا کہ میں سیکھتا ہوں یارسول اللہ! آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتوں کو گنا اور فرمایا: حرام چیزوں سے بچو، تم سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو تم سب سے زیادہ بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ اپنے ہمسایہ پر احسان کرو تم مومن ہو جاؤ گے۔ اور لوگوں کے لیے وہ چیز محبوب رکھو جو تم اپنے لیے محبوب رکھتے ہو، تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ بہت نہ ہنسو کیونکہ بہت ہنسا دل کو مار دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کا حکم فرمایا۔

☆ حرام چیزوں سے بچو، تم سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے۔

☆ راضی رہو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر۔تم سب سے زیادہ بے پرواہ ہو جاؤ گے۔

☆ احسان کرو اپنے ہمسایہ پر۔تم مومن ہو جاؤ گے۔

☆ محبوب رکھو لوگوں کے لیے وہ چیز جو محبوب رکھتے ہو تم اپنے لیے۔تم کامل مسلمان ہو جاؤ گے۔

☆ بہت نہ ہنسو۔بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۷۔ پانچ باتوں کا حکم

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُبْطِئَ بِهَا قَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَأْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنَا اٰمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ نِ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم کریں۔وہ ان کو پہنچانے میں کچھ تاخیر کرتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچائیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پانچ باتیں بنی اسرائیل کو پہنچانے کا حکم دیا ہے تا کہ وہ ان پر عمل کریں۔تم بنی اسرائیل کو حکم کرو ورنہ میں حکم کر دیتا ہوں۔حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر آپ نے ان امور کی تبلیغ میں مجھ پر سبقت کی تو میں دھنس نہ جاؤں یا میں کہیں عذاب نہ کیا جاؤں۔حضرت یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔جب لوگ اس میں بھر گئے اور بلندیوں پر بیٹھ گئے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم کیا ہے اور تم کو یہ باتیں پہنچانے کا حکم دیا ہے تا کہ تم بھی ان

وَإِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَ اٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عَصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجِبُ اَوْ يُعْجِبُهُ رِيْحُهَا وَإِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَ اٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَاهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ فَقَالَ اَنَا اُفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدَا نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَ اٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمّٰاكُمْ

پر عمل کرو۔ پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ بے شک جس شخص نے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور غلام سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے۔ اور یہ میرا پیشہ ہے۔ تم یہ پیشہ کرو اور اس کا منافع مجھے دو۔ غلام وہ پیشہ کرتا ہے اور منافع کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا۔ تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام ایسا نا کام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو نماز کا حکم کیا ہے۔ تم نماز پڑھو اور ادھر اُدھر نہ دیکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ بندے کی طرف کیے رکھتا ہے نماز میں جب وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو روزہ کا حکم کیا ہے۔ روزہ دار کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اُس کے ہاتھ میں مشک کی تھیلی ہے۔ اس کی خوشبو سب کو اچھی لگتی ہے اور اس کو بھی پسند آتی ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو صدقہ کا حکم کیا ہے۔ بے شک صدقہ دینے والے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جس کو دشمن نے قید کر لیا اور اس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھ کر لے چلے تا کہ اس کو قتل کر دیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس جو قلیل کثیر ہے میں فدیہ

اَلْمُسْلِمِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عِبَادَ اللّٰہِ

(ترمذی ، احمد ، مشکوٰۃ)

دیتا ہوں۔ اس نے فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ کا ذکر کرنے کا حکم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے پیچھے دشمن لگا ہے اور وہ بھاگتا ہوا ایک مضبوط قلعہ میں آ گیا اور اس نے اپنی جان بچالی۔ اسی طرح بندہ شیطان سے اپنی جان بچا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ پھر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کیا ہے۔ اول بات سننا ہے۔ دوسری حاکم کا کہا ماننا۔ تیسرے جہاد، چوتھے ہجرت، پانچویں التزام جماعت مسلمین کا یعنی جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا لازم ہے۔ اس لیے کہ جماعت سے ایک بالشت کے برابر جدا ہونا اس کا اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکالنا ہے مگر یہ کہ پھر جماعت کی طرف آ جائے۔ اور جس نے جاہلیت کا پکارنا پکارا یعنی لوگوں کو فساد اور خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی وہ جہنمی ہے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق پکارو۔ جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا اللہ تعالیٰ کے مومن بندے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کا حکم فرمایا۔

☆ بات کا سننا۔
☆ کہا ماننا حاکم کا یعنی جو اللہ تعالیٰ کے خلاف حکم نہ کرے۔
☆ جہاد کرنا۔
☆ ہجرت کرنا۔
☆ التزام جماعت مسلمین کا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر جدا ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی مگر یہ کہ جماعت کی طرف پھر آجائے اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو فساد اور خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔

۷۵۔ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَ فَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

(ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔ اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ تونگری کو اپنے فقر سے پہلے۔ اور فراغتِ وقت کو مشغول ہونے سے پہلے۔ اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جاننے کا ذکر ہے۔

☆ جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔
☆ صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔
☆ تونگری کو اپنے فقر سے پہلے۔
☆ فراغتِ وقت کو مشغول ہونے سے پہلے۔
☆ زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

۷۶۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

(بخاری، مشکوۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا۔ وہ کہتے تھے۔ لوگو! شراب حرام ہوا، شراب پانچ چیزوں سے بنا کرتا ہے، انگور، اور کھجور اور شہد سے اور گیہوں اور جَو اور جس شراب سے عقل میں فتور آئے وہ خمر ہے۔

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّ مِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

(بخاری، مشکوۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے بھی شراب بنتی ہے اور جَو سے بھی اور کھجور سے بھی اور انگور سے بھی اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں بیان ہے کہ شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ اور شراب وہ ہے جس سے عقل میں فتور آئے۔

- ☆ انگور۔
- ☆ کھجور۔
- ☆ شہد۔
- ☆ گیہوں۔
- ☆ جَو۔

۷۷۔ گری ہوئی چیز سے متعلق پانچ باتیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطے

سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُ هَا وَسِقَآؤُهَا حَتّٰى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا.

(ابوداؤد)

کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کے متعلق تشہیر کرو۔ پھر اس کا سر بندھن اور تھیلی یادرکھو۔ پھر خرچ کرڈالو اگر اس کا مالک آئے تو ادا کردو وہ شخص بولا یارسول اللہ! گمی ہوئی بکری کو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اس کو پکڑلو کیونکہ وہ یا تیرے حصے کی ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی (یعنی اگر اس کو چھوڑ دے گا، تو احتمال ہے کہ بھیڑیا کھالے تو پکڑ لینا بہتر ہے)۔ وہ بولا یا رسول اللہ! اگر اونٹ بھولا بھٹکا ملے۔ آپ غصے میں آگئے یہاں تک کہ آپ کے رخسار سرخ ہوگئے یا چہرہ سرخ ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض۔ وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھ رکھتا ہے جب تک اس کا مالک آئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَآلَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَآءَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا۔ جو پھل درختوں پر لٹکتا ہے اس کا کیا حکم ہے (یعنی اس کے کھانے کا)۔ آپ نے فرمایا: جو شخص کھالے اور وہ حاجت مند ہو مگر چھپا کر نہ لے جائے تو کچھ قباحت نہیں اور جو شخص چھپا کر کچھ لے جائے تو دوچند جرمانہ دے گا اور سزا الگ ہوگی اور جب میوہ پک کر کھلیان میں سوکھنے کے لیے ڈالا جائے اور وہاں سے کوئی چرا کر لے جائے اس قدر جس کی قیمت سپر کے برابر ہو (یعنی ڈھال کے جو تین درہم

طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَاْتِ فَهِيَ لَکَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِيْ فَفِيْهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(ابوداوٗد)

یا چار درہم یا پانچ درہم تھی)، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اوروں نے بیان کیا۔ پھر سوال ہوا لقطے کے متعلق۔ آپ نے فرمایا: جو لقطہ گزرگاہ عام یا آبادگاہوں میں ملے تو ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آئے اس کو دے دو نہ آئے تو تیرا ہے اور جو لقطہ اجاڑ یا غیر آباد مقام میں ملے یا خزانہ ملے تو اس میں پانچواں حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانے والے کا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں پڑی ہوئی چیز سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ درختوں پر لٹکتے ہوئے پھل اگر حاجت مند شخص کھا لے تو کچھ قباحت نہیں مگر چھپا کر نہ لے جائے۔ کھلیان میں سوکھنے کے لیے ڈالے جانے والے میوے سے اگر کوئی شخص اس قدر چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔
- ☆ گمی ہوئی بکری کو پکڑ لو ورنہ اسے کوئی بھیڑیا پکڑ لے گا۔
- ☆ گم ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک اس کا مالک آئے۔
- ☆ پڑی ہوئی چیز ملے تو ایک سال تک اس کی تشہیر کی جائے۔ اگر اس کا مالک آئے تو دے دو ورنہ اس سے فائدہ حاصل کرو۔
- ☆ اگر کوئی چیز اجاڑ یا غیر آباد جگہ سے ملے یا کوئی خزانہ ملے تو اس کا پانچواں حصہ حکومت کا ہوگا اور باقی سب پانے والے کا ہوگا۔

۷۸۔ امت مسلمہ کے پانچ طبقات

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ اُمَّتِيْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً ، اَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰى. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے۔ چالیس برس تک تو نیک اور متقی لوگ رہیں گے۔ پھر ایک سو بیس

اَهْلُ تَرَاحُمٍ وَتَوَاصُلٍ . ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، اِلَى سِتِّيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ ، اَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ. ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ. النَّجَا النَّجَا.

(ابن ماجہ)

برس تک ان کے قریب وہ لوگ رہیں گے جن میں رحم اور ناطے کا جوڑنا ہوگا۔ پھر ان سے قریب ایک سو ساٹھ برس تک وہ لوگ رہیں گے جو ناطہ توڑیں گے اور ایک دوسرے کی طرف سے منہ موڑیں گے۔ پھر اس کے بعد تو قتل ہی قتل ہے ایسے زمانہ سے نجات مانگو نجات مانگو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمَّتِىْ عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا. فَاَمَّا طِبَقَتِىْ وَطَبَقَةُ اَصْحَابِىْ فَاَهْلُ عِلْمٍ وَاِيْمَانٍ. وَاَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ، فَاَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے اور ہر طبقہ چالیس برس کا ہوگا لیکن میرا طبقہ اور میرے اصحاب کا طبقہ وہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا ہے۔ اور دوسرا طبقہ چالیس سے لے کر اسی تک اہل برّ اور اہل تقویٰ کا طبقہ ہے۔ پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اُوپر گزرا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں امت مسلمہ کے پانچ طبقات کا ذکر ہے ہر طبقہ چالیس برس کا ہے۔

☆ پہلا اہل علم اور اہل ایمان کا طبقہ ہے۔
☆ دوسرا متقی لوگوں کا طبقہ ہے۔
☆ تیسرا طبقہ ناطہ جوڑنے والوں کا ہوگا یہ اسّی سے ایک سو بیس برس کے درمیان ہے۔
☆ چوتھے طبقے کے لوگ ناطہ توڑیں گے اور ایک دوسرے سے منہ موڑیں گے یہ اسّی سے ایک سو بیس برس کے درمیان ہے۔
☆ اس کے بعد قتل ہی قتل ہے۔ اس سے نجات مانگو۔

۷۹۔ امت میں مال و دولت کی کثرت کے پانچ اثرات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ. نَقُوْلُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ. تَتَنَافَسُوْنَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ. أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِي مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ.

(ابن ماجہ)

جب فارس اور روم کے خزانے تم فتح کرلو گے اس وقت تم کون لوگ ہو گے (یعنی کیا کہو گے) عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے۔ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے، پھر ایک دوسرے کی طرف پیٹھ موڑو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا ایسا ہی کچھ فرمایا، اس کے بعد مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے (اوران کے حقوق مارو گے ان کے مال لے لو گے) پھر ان کا بوجھ انہی پر رکھو گے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جب امت میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی تو اس کے پانچ اثرات ظاہر ہوں گے۔

☆ لوگ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کریں گے۔
☆ وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے۔
☆ وہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ موڑیں گے۔
☆ وہ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے۔
☆ پھر وہ مسکین مہاجرین کے حقوق ماریں گے اوران کے مال لے لیں گے پھر ان کا بوجھ انہیں پر رکھیں گے۔

۸۰۔ پانچ باتوں میں مبتلا قوموں کا انجام بد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ. أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ باتیں ہیں۔

وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا، اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ، اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ. وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ، اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا. وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهِ، اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَاَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي اَيْدِيْهِمْ. وَمَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ، اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

(ابن ماجہ)

جب تم ان میں مبتلا ہو گے اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ (اب ان پانچ باتوں کا بیان ہے) جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے۔ (جیسے زنا شراب خمر وغیرہ) تو ان میں طاعون آتا ہے۔ (یعنی وبا) اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ اگلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ اور جب کوئی قوم تول اور ماپ میں چوری کرتی ہے۔ تو ان پر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہ وقت ان پر ظلم کرتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو اللہ تعالیٰ ان پر بارش کو روک دیتا ہے اور اگر دنیا میں چوپائے (جیسے گائے بیل بکری گدھے خچر اُونٹ وغیرہ) نہ ہوتے تو بالکل پانی نہ پڑتا (ان کے اعمال کی سزا سے) اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے (یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے) تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جو ان کی قوم کا نہیں ہوتا اور وہ چھین لیتا ہے اس مال کو جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور جب مسلمان حاکم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر نہیں چلتے اور اللہ نے جو اتارا اس کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے اندر لڑائی ڈال دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ باتوں کا بیان ہے جن میں مبتلا قوموں کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

☆ جب کسی قوم میں علانیہ فسق وفجور رہتا ہے ان میں نئی نئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

☆ جب کوئی قوم ناپ تول میں چوری کرتی ہے ان پر قحط نازل ہو جاتا ہے اور بادشاہ وقت اُن پر ظلم کرتا ہے۔

☆ جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتی اُس پر بارش روک دی جاتی ہے۔ اگر دنیا میں چوپائے نہ ہوں تو بارش بالکل نہ ہو۔

☆ جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے تو اُن پر ایک دشمن مسلط ہو جاتا ہے جو ان کو ذلیل وخوار کرتا ہے اور ان کا مال چھین لیتا ہے۔

☆ جب مسلمان حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب پر نہیں چلتے اور جو ان پر اُترا ہے اس کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اُن کے اندر لڑائی ڈال دیتا ہے۔

۸۱۔ پانچ باتوں میں مبتلا قوموں کا انجام بد

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَافِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ نِ الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ.

(امام مالک، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ غنیمت میں خیانت کرنا کسی قوم میں ظاہر نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کا رعب ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور کسی قوم میں زنا نہیں پھیلتا مگر ان میں موت بہت ہوتی ہے۔ کوئی قوم ماپ اور تول میں کمی نہیں کرتی مگر ان سے رزق موقوف کر دیا جاتا ہے۔ اور کوئی قوم ناحق فیصلہ نہیں کرتی مگر ان میں خون ریزی پھیلتی ہے۔ اور کوئی قوم عہد نہیں توڑتی مگر ان پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جن میں مبتلا قوموں کا انجام بد ہوتا ہے۔

☆ غنیمت میں خیانت کرنا جب کسی قوم میں ظاہر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کا رعب ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

☆ جب کسی قوم میں زنا پھیلتا ہے تو ان میں موت بہت ہوتی ہے۔
☆ جب کوئی قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان سے رزق موقوف کردیا جاتا ہے۔
☆ جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے تو ان میں خونریزی پھیلتی ہے۔
☆ جب کوئی قوم عہد توڑتی ہے تو ان پر دشمن مسلط کردیا جاتا ہے۔

۸۲۔ پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَھُنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَدَعْوَۃُ الْحَآجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَدَعْوَۃُ الْمُجَاھِدِ حَتّٰی یَقْعُدَ وَدَعْوَۃُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَأَ وَدَعْوَۃُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ ھٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ الْاَخِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ.

(البیہقی فی الدعوات الکبیر، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ قسم کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دُعا جو بدلہ کے طور پر ہو۔ حاجی کی دُعا جب تک واپس گھر نہ آجائے۔ مجاہد کی دُعا بیٹھنے تک۔ مریض کی دُعا جب تک وہ اچھا نہ ہو۔ مسلمان بھائی کی مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔ پھر فرمایا ان میں سے جلد قبول ہونے والی دعا جو بھائی کے لیے ہے اس کی پشت پیچھے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ قسم کی دعاؤں کے قبول ہونے کا بیان ہے۔
☆ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔
☆ حاجی کی دعا جب تک واپس گھر نہ آجائے۔
☆ مجاہد کی دعا بیٹھنے تک۔
☆ مریض کی دعا، جب تک وہ تندرست نہ ہوجائے۔
☆ مسلمان بھائی کی مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔

۸۳۔ پانچ چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ

حضرت شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں

تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ.

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مشکوٰۃ)

نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوّذ سکھلائیں جس کے ساتھ میں پناہ پکڑوں۔ فرمایا: کہہ، اے اللہ میں اپنے کان کی برائی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ اور اپنی آنکھ کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی بُرائی سے۔ اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے کی دُعا ہے۔

☆ کان کی برائی سے۔

☆ آنکھ کی برائی سے۔

☆ زبان کی برائی سے۔

☆ دل کی برائی سے۔

☆ شرم گاہ کی برائی سے۔

۸۴۔ پانچ چیزوں سے پناہ مانگنے کی دُعا

عَنْ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ یُعَلِّمُنَا خَمْسًا کَانَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْ بِهِنَّ وَیَقُوْلُهُنَّ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(نسائی)

حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں پانچ باتیں سکھلائی جاتی تھیں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ دعا کرتے تھے۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور نامردی (بزدلی) سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے (یعنی بہت بڑھاپا جس سے حواس اور عقل میں فرق آجائے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا ہے۔

☆ بخیلی سے۔

☆ نامردی یعنی بزدلی سے۔

☆ ذلیل عمر سے۔

☆ دنیا کے فتنے سے۔

☆ قبر کے عذاب سے۔

۸۵۔ پانچ چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(نسائی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے نامردی، بخل، بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے بخیلی اور نامردی اور بُری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔

فائدہ: اس احادیث میں پانچ چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا ہے۔

☆ بخیلی سے۔

☆ نامردی یعنی بزدلی سے۔

☆ بُری عمر سے۔

☆ سینے کے فتنے سے۔

☆ قبر کے عذاب سے۔

۸۶۔ ایک دعا میں پانچ کلمات

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ ﷺ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوْ بِھٰٓؤُلَآءِ الْکَلِمٰتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت کوئی شخص مسلمان ہوتا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے۔ اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھ کو ہدایت دے اور عافیت سے رکھ اور مجھ کو رزق دے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا میں پانچ کلمات ہیں۔

- ☆ اللھم اغفرلی (اے اللہ! مجھ کو بخش دے)۔
- ☆ وارحمنی (مجھ پر رحم فرما)۔
- ☆ واھدنی (مجھ کو ہدایت دے)۔
- ☆ وعافنی (مجھ کو عافیت سے رکھ)۔
- ☆ وارزقنی (مجھ کو رزق دے)۔

۸۷۔ ایک دعا میں پانچ باتیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں فرمایا کرتے تھے۔ میری مدد کر میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھ کو فتح دے اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے۔ میرے لیے تدبیر کر میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ مجھ کو ہدایت دے اور مجھ پر ہدایت آسان کر دے۔ جس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اس پر

لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ.

(ترمذی ، ابوداؤد ، ابن ماجہ ، مشکوٰۃ)

میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھ کو اپنا شکر کرنے والا، ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، فرمانبردار اور تیرے لیے عاجزی کرنے والا، تیری طرف آہ کرنے والا، تیری طرف رجوع کرنے والا بنادے، اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھوڈال، میری دعا قبول فرما، میری زبان کو سچی کر، میرے دل کو ہدایت فرما، میرے سینہ کی سیاہی نکال دے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا میں پانچ باتیں ہیں۔

☆ اے میرے رب! میری مدد کر، مجھ پر مدد نہ کر۔

☆ مجھ کو فتح دے، مجھ پر کسی کو فتح نہ دے۔

☆ میرے لیے تدبیر کر، میرے خلاف تدبیر نہ کر۔

☆ مجھ کو ہدایت دے اور مجھ پر ہدایت آسان کردے۔

☆ جس نے مجھ پر زیادتی کی اس پر میری مدد فرما۔

۸۸۔ پانچ کلمات کے خواص

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ.

(رزین ، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ تمام مخلوق کی عبادت سبحان اللہ ہے اور شکر کا کلمہ الحمد للہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اللہ اکبر کا ثواب زمین وآسمان کے درمیانی فاصلہ کو بھردیتا ہے بندہ جب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ کلمات کے خواص بیان ہوئے ہیں۔

☆ تمام مخلوق کی عبادت سبحان اللہ ہے۔

☆ شکر کا کلمہ الحمد اللہ ہے۔

☆ اخلاص کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

☆ اللہ اکبر کا ثواب زمین وآسمان کے درمیان جگہ بھر دیتا ہے۔

☆ بندہ جب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔

۸۹۔ پانچ قسم کے گناہوں کی بخشش کی دعا

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ کَانَ یَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میری خطا اور نادانی اور میرے کام میں زیادتی اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کردے۔ اے اللہ! میرے قصد اور ہنسی سے گناہ کرنے۔ دانستہ اور نادانستہ گناہ کرنے کو معاف کردے اور یہ سب میری طرف سے ہے۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور وہ جو میں نے ان کے بعد کیے اور وہ جو میں نے چھپ کر کیے اور وہ جو میں نے آشکارا کیے اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ قسموں کے گناہوں کی بخشش کی دعا ہے۔

☆ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے قصداً اور ہنسی سے کیے۔

☆ وہ گناہ جو میں نے دانستہ اور نادانستہ کیے۔

☆ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور وہ گناہ جو میں نے ان کے بعد کیے۔

☆ وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے اور وہ گناہ جو میں نے علانیہ کیے۔

☆ وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

۹۰۔ ایک دعا میں پانچ باتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ.

(مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میرے دین کو میرے لیے درست فرما جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا میرے لیے درست فرما جس میں میری زندگانی ہے۔ میری آخرت میرے لیے درست فرما جس میں میرا رجوع کرنا ہے۔ میری زندگی کو ہر نیکی کے کام میں زیادتی کا سبب بنا دے اور میری موت کو میرے لیے ہر بُرائی سے آرام کا سبب بنا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا ہے جو پانچ باتوں کے لیے ہے۔

☆ اے اللہ! میرے دین کو میرے لیے درست فرما جو میرے کام کا بچاؤ ہے۔

☆ میری دنیا میرے لیے درست فرما۔ جس میں میری زندگانی ہے۔

☆ میری آخرت میرے لیے درست فرما۔ جس میں میرا رجوع کرنا ہے۔

☆ میری زندگی کو ہر نیکی کے کام میں زیادتی کا سبب بنا دے۔

☆ میری موت کو میرے لیے ہر برائی سے آرام کا سبب بنا۔

۹۱۔ ایک دعا میں پانچ باتوں کا اقرار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَکَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے

اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

تھے۔ اے اللہ! تیرے لیے میں نے فرمانبرداری کی۔ تیرے ساتھ میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا۔ اور تیری طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد کے ساتھ میں لڑا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ مجھ کو گمراہ نہ کرنا۔ تو زندہ ہے مرے گا نہیں جبکہ جن وانس مر جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا ہے جس میں پانچ باتوں کا اقرار ہے۔

☆ اے اللہ! تیرے لیے میں نے فرمانبرداری کی۔
☆ تیرے ساتھ میں ایمان لایا۔
☆ تجھ پر میں نے توکل کیا۔
☆ تیری طرف میں نے رجوع کیا۔
☆ تیری مدد کے ساتھ میں لڑا۔

۹۲۔ ایک دعا میں پانچ باتیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ.

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! مجھ کو نفع دے اُس علم سے جو تو نے مجھ کو سکھلایا اور مجھ کو سکھلا وہ علم جو مجھ کو نفع دے اور میرے علم کو زیادہ کر۔ ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہلِ نار کی حالت سے پناہ پکڑتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا میں پانچ باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ! مجھ کو نفع دے اس علم سے جو تو نے مجھ کو سکھلایا۔

☆ مجھ کو سکھلا وہ علم جو مجھ کو نفع دے۔

☆ میرے علم کو زیادہ کر۔

☆ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔

☆ میں اللہ تعالیٰ کی اہل جہنم کی حالت سے پناہ پکڑتا ہوں۔

۹۳۔ ایک دعا میں پانچ باتیں

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَّنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَءَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ.

(احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرہ کے پاس سے شہد کی مکھی جیسی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی کچھ عرصہ ہم ٹھہرے رہے۔ پھر آپ سے وہ حالت دور ہوگئی۔ آپ نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر۔ ہم کو بزرگ رکھ اور ذلیل نہ کر۔ ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ۔ ہم کو برگزیدہ کر اور ہم پر کسی کو برگزیدہ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور ہم سے راضی رہ۔ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل کی گئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ پھر پڑھا قد افلح المومنون دس آیات ختم کیں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا میں پانچ باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ! ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر۔

☆ ہم کو بزرگ رکھ اور ذلیل نہ کر۔

☆ ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ۔

☆ ہم کو برگزیدہ کر اور ہم پر کسی کو برگزیدہ نہ کر۔
☆ ہم کو راضی کر اور ہم سے راضی رہ۔

۹۴۔ غیب کی پانچ کنجیاں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ.

(صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جو اللہ ہی جانتا ہے۔ قیامت کب آئے گی۔ پانی بھی وہی برساتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، اللہ ہی جانتا ہے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کسی کو معلوم نہیں وہ کس ملک میں مرے گا۔ اللہ ہی کو ان باتوں کا علم اور اسی کو خبر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں غیب کی پانچ کنجیوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔
☆ قیامت کب آئے گی۔
☆ بارش کب ہوگی۔
☆ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، اللہ ہی جانتا ہے۔
☆ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔
☆ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں مرے گا۔

۹۵۔ زمین کے خزانوں سے متعلق پانچ باتیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقِيْٓءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَآ اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْٓءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی جیسے بڑے کھمبے ہوتے ہیں سونے کے اور

قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا.

(مسلم)

چاندی کے۔ اور خونی آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے خون کیا تھا اور ناطوں کا کاٹنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے اپنے ناطے والوں کا حق کاٹ لیا اور چور آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر سب کے سب اُسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کے قریب زمین کے خزانوں سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ زمین اپنے خزانے اُگل دے گی جس میں سونا اور چاندی بھی ہوگا۔
☆ ایک خونی شخص کہے گا کہ اس کے لیے میں نے خون کیا تھا۔
☆ ایک ناطے کاٹنے والا کہے گا کہ اس کے لیے میں نے ناطے والوں کا حق کاٹا۔
☆ ایک چور کہے گا کہ اس کے لیے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔
☆ سب لوگ ان خزانوں کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہ لیں گے۔

۹۶۔ پانچ پیشنگوئیاں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے۔ بخل ڈالا جائے گا۔ ہرج بہت ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ پیشنگوئیاں بیان ہوئی ہیں۔

☆ زمانہ قریب ہو جائے گا۔
☆ علم اٹھا لیا جائے گا۔

☆ فتنے ظاہر ہوں گے۔

☆ بخل ڈالا جائے گا یعنی بخیلی بڑھ جائے گی۔

☆ ہرج بہت ہوگا یعنی قتل۔

۹۷۔ پانچ پیشگوئیاں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآئُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ.

(البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے نہیں باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔اس کی مسجدیں آباد ہوں گی اور حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوگی۔ان سے ہی فتنہ نکلے گا اور ان میں لوٹ آئے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں۔

☆ قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے کہ اسلام باقی نہیں رہے مگر اس کا نام۔

☆ قرآن باقی نہیں رہے گا مگر اس کی رسم۔

☆ مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔

☆ علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوگی۔

☆ ان سے ہی فتنہ نکلے گا اور ان میں لوٹ آئے گا۔

۹۸۔ قیامت کی پانچ نشانیاں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز بروز سختی

اِلَّا اِدْبَارًا. وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا . وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

(ابن ماجہ)

زیادہ ہوتی جائے گی (اور روٹی کمانا لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے)۔ اور دنیا میں ادبار بڑھتا جائے گا (یعنی مصیبت اور مفلسی اور محتاجی)۔ اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جائے گی (روپیہ رکھ کر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کے لیے نہ دیں گے)۔ اور قیامت نہیں قائم ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔ اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کی پانچ نشانیوں کا ذکر ہے۔

- ☆ قیامت کے قریب روز بروز سختی بڑھتی جائے گی۔
- ☆ دنیا میں ادبار یعنی مصیبت، مفلسی وغیرہ بڑھتا جائے گا۔
- ☆ لوگوں میں بخیلی بڑھتی جائے گی۔
- ☆ قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی۔
- ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

۹۹۔ قیامت کی پانچ نشانیاں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَاِمَّا قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرُ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں، جو میرے بعد پھر تم سے کوئی اس کو بیان نہیں کرے گا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے یا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں گی۔ دین کا علم دنیا سے اٹھ جانا اور جہالت پھیل جانا، شراب کا استعمال بہت ہونا، زنا علانیہ ہونا،

مردوں کی کمی عورتوں کی کثرت حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر ایک مرد لیا کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کی پانچ نشانیوں کا ذکر ہے۔

☆ دین کا علم دنیا سے اُٹھ جائے گا۔

☆ جہالت پھیل جائے گی۔

☆ شراب کا استعمال بہت ہوگا۔

☆ زنا علانیہ ہوگا۔

☆ مردوں کی کمی اور عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں کی خبر ایک مرد لیا کرے گا۔

۱۰۰۔ قیامت کے دن نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ فضیلتیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ.

(ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور یہ فخر نہیں ہے۔ میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے۔ آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا وَّ قَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَهٗ تَکْلِیْمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَةُ اللّٰهِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے ان کے نزدیک ہوئے سُنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ

وَرُوْحُـهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰالِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰالِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰالِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰالِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ.

(ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ)

نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا تھا کہ عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک نے کہا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا: جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سُن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیم خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدم کو اللہ نے چن لیا۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں گا اور فخر سے نہیں کہتا۔ آدم اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہوں گے۔ میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اور فخر سے نہیں کہتا۔ اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلائے گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقراء مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی پانچ فضیلتوں کا بیان ہے۔

☆ وہ حمد کا جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے۔ سب انبیاء اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

☆ وہ پہلے سفارش کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ پہلے ہوں گے جن کی سفارش قبول کی جائے گی۔

☆ وہ پہلے ہوں گے جن سے قبر پھٹے گی۔

☆ وہ پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔
☆ وہ پہلوں اور پچھلوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ترین ہوں گے۔

۱۰۱۔ قیامت کے دن پانچ چیزوں کا سوال ہوگا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ.

(ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں۔ اوّل عمر اس کی کہ کس میں صرف کی۔ دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی۔ تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لایا۔ پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

فائدہ: اس حدیث میں وہ پانچ چیزیں درج ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔

☆ عمر۔ اس کو کس طرح صرف کیا۔
☆ جوانی۔ اس کو کس طرح گزاری۔
☆ مال۔ اس کو کس طرح کمایا گیا۔
☆ مال۔ اس کو کیسے خرچ کیا۔
☆ علم۔ اس سے کیا عمل کیا۔

۱۰۲۔ ادنیٰ ترین جنتی دنیاوی بادشاہی کی پانچ مثل پر رضامندی ظاہر کرے گا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَأَلَ مُوْسٰى رَبَّهٗ، مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا۔ جنتیوں میں سے

رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُولُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ؛ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.
(مسلم)

سب سے کم تر درجے کا آدمی کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے (جواب میں) فرمایا: یہ وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا، تو اس کو کہا جائے گا، جنت میں داخل ہوجا۔ وہ کہے گا، اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوں جب کہ لوگ اپنے درجات میں رہائش پذیر اور اپنے حصوں پر قابض ہوچکے ہیں؟ تو اس کو کہا جائے گا، کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی مثل بادشاہی دے دی جائے؟ وہ کہے گا، اے میرے رب! میں اس پر راضی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لیے وہ بادشاہی ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور پس پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا، اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا اور۔ اور (اس کے علاوہ) تیرے لیے وہ بھی جس کو تیرا نفس چاہے اور جس کو دیکھ کر تجھے لذت حاصل ہو۔ پس وہ کہے گا، اے میرے رب! میں راضی ہوگیا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا، جنتیوں میں سب سے اعلیٰ درجے والا کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں، میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس پر مہر لگا دی

(تا کہ اسے ان کے علاوہ کوئی اور نہ دیکھ سکے) پس اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا، اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں گزرا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ ادنیٰ ترین جنتی تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور کہے گا کہ جنتی اپنے حصوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ اُسے کہا جائے گا کہ تیرے لیے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی مثل بادشاہی ہے، اس کی مثل اور، اس کی مثل اور، اس کی مثل اور، اس کی مثل اور، پس پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی مثل دس گنا اور اس کے علاوہ بہت کچھ عطا کرے گا۔

۱۰۳۔ پانچ باتوں پر ایمان لانے والا جنت میں داخل ہوگا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اور اس کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اور اس کا کلمہ ہے جو ڈالا اس نے مریم کی طرف۔ اور رُوح ہے اس کی طرف سے۔ اور جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال جو بھی ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جن پر ایمان لانے والا جنت میں داخل ہوگا۔

☆ جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔

☆ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اُس کا کلمہ ہے اور اس کی طرف سے روح ہے۔

☆ جنت برحق ہے۔

☆ دوزخ برحق ہے۔

۱۰۴۔ جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِیْعُوْا اُمَرَاءَ كُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

(ترمذی)

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، اپنی پانچوں (فرض) نمازیں ادا کرو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

☆ نماز قائم کرو۔

☆ رمضان کے روزے رکھو۔

☆ زکوٰۃ ادا کرو۔

☆ اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

۱۰۵۔ جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)). قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)).

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار (دیہاتی) نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتائیے جب میں اس کو کروں تو بہشت میں جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ، اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھتا رہ۔ وہ گنوار کہنے لگا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

فائدہ: اس حدیث میں جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال کا بیان ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔
- ☆ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔
- ☆ فرض نماز درستی سے ادا کرنا۔
- ☆ زکوٰۃ ادا کرنا۔
- ☆ رمضان کے روزے رکھنا۔

۱۰۶۔ جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال

عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ،

حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں

وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَعْبُدُ اللّٰهِ ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. (متفق علیہ)

داخل اور جہنم سے دور کردے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں جنت میں لے جانے والے پانچ اعمال کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔

☆ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

☆ نماز درستی سے ادا کرنا۔

☆ زکوٰۃ ادا کرنا۔

☆ صلہ رحمی کرنا۔

۱۰۷۔ پانچ قسم کے گناہ کرنے والا اپنی نیکیاں دے کر مفلس ہو جائے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّ زَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ طُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لائے گا۔ لیکن اُس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسرے کا مال کھا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا پانچویں کو مارا ہوگا پھر اُن لوگوں کو (یعنی جن کو اُس نے دنیا میں ستایا) اُس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ان کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گے۔ تو ان لوگوں کی برائیاں

اُس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ پانچ قسم کے گناہ کرنے والا متعلقہ لوگوں کو اپنی نیکیاں دے گا اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس کو ملیں گے۔ حقیقت میں مفلس یہ شخص ہے۔

☆ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی۔
☆ اس نے کسی پر بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی۔
☆ اس نے کسی کا مال کھایا ہوگا۔
☆ اس نے کسی کا خون کیا ہوگا۔
☆ اس نے کسی کو مارا ہوگا۔

۱۰۸۔ قیامت کے دن پانچ اشخاص کے لیے سخت عذاب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ.

(بیہقی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی نبی نے اس کو قتل کیا یا کسی نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا اور مصور اور ایسا عالم جو اپنے علم کے ساتھ نفع حاصل نہیں کرتا۔

فائدہ: اس حدیث میں قیامت کے دن پانچ اشخاص کے لیے سخت عذاب ہونے کا ذکر ہے۔

☆ وہ شخص جس نے کسی نبی کو قتل کیا۔
☆ وہ شخص جس کو کسی نبی نے قتل کیا۔
☆ وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا۔
☆ مصور۔
☆ ایسا عالم جو اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کرتا۔

۱۰۹۔ پانچ مکروہات اور ان کے اثرات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّءَ بِالسَّيِّءِ وَلٰكِنْ يَمْحُوا السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ.

(احمد، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: کوئی بندہ حرام مال نہیں کماتا پھر اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے اس کا وہ صدقہ قبول نہیں کیا جاتا۔ اگر اس سے خرچ کرتا ہے اس کے لیے برکت نہیں کی جاتی۔ اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر نہیں جاتا مگر وہ آگ کی طرف اس کا توشہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی کے ساتھ نہیں مٹاتا لیکن بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتا ہے بے شک پلید پلید کو دور نہیں کرتا۔

فائدہ: اس حدیث میں پانچ مکروہات اور ان کے اثرات کا ذکر ہے۔

☆ حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کیا جاتا۔
☆ حرام مال کے خرچ کرنے میں برکت نہیں کی جاتی۔
☆ حرام مال کا ترکہ جہنم کی طرف اُس کا سامان ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی کے ساتھ نہیں مٹاتا بلکہ بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دُور کرتا ہے۔
☆ پلید، پلید کو دور نہیں کرتا۔

۱۱۰۔ آدمی کی وصیت پر وفات پانچ طریق پر ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهُ.

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وصیت پر فوت ہوا وہ طریق مستقیم پر۔ پسندیدہ طریقہ پر، تقویٰ پر اور شہادت پر فوت ہوا اور اس حال میں کہ اس کو بخش دیا گیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں آدمی کی وصیت پر وفات پانچ طریق پر ہونے کا ذکر ہے۔

☆ وہ طریق مستقیم پر ہے۔
☆ وہ پسندیدہ طریقہ پر ہے۔
☆ وہ تقویٰ پر ہے۔
☆ وہ شہادت پر ہے۔
☆ وہ اس کے لیے مغفرت ہے۔

۱۱۱۔ دوزخ والے پانچ شخص

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ نِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ ، عَبْدًا حَلَالٌ وَّاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَآ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْابِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ تَقْرَاُهٗ نَآئِمًا وَّيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَنِيْٓ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا: آگاہ رہو! میرے رب نے مجھ کو حکم کیا کہ تم کو سکھلاؤں جو تم کو معلوم نہیں اُن باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ اس کے لیے حلال ہے۔ میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا۔ پھر اُن کے پاس شیطان آئے اور اُن کے دین سے ان کو ہٹا دیا۔ (یا اُن کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے اُن کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں۔ اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا۔ پھر ان سب کو برا سمجھا۔ عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوا اُن چند لوگوں کے

كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَ اَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطٰنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَّ مُوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَّحِيْمٌ رَّقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ. قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِىْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَّالْخَآئِنُ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَّا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِىْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرَ الْفَحَّاشَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْغَسَّانَ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ.

(مسلم)

جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں کافروں کی ایذاء پر اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا۔ اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے)۔ تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے۔ اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا)۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے۔ روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا۔ اور جہاد کر اُن سے۔ ہم تیری مدد کریں گے۔ اور خرچ کر۔ تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔ اور تو لشکر بھیج۔ ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے۔ اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر اُن سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں۔ اور جنت والے تین شخص ہیں۔ ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے۔ سچا ہے۔ نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو مہربان ہے۔ نرم دل ہر ناطے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرے جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا اور بال بچوں والا

ہے۔اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں۔ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بُری بات سے بچیں)۔ جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال۔دوسرے وہ چور ہے اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے۔وہ اس کو چرائے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں۔ اور بیان کیا آپ نے بخیل یا جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے)۔اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں دوزخ والے پانچ شخصوں کا بیان ہے۔

☆ ناتواں شخص جن کو تمیز نہیں اچھے بُرے کی۔ جو تم میں تابعدار ہیں۔نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی حلال وحرام سے غرض نہ رکھنے والے)۔

☆ وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے،وہ اس کو چرائے۔

☆ وہ شخص جو صبح شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے معاملے میں۔

☆ بخیل یا جھوٹے۔

☆ شنظیر یعنی گالیاں بکنے والا،فحش بکنے والا۔

——— ☆☆☆☆☆ ———

مآخذ

قرآن مجید (تفسیر ابن کثیر): ترجمہ: حضرت مولانا محمد میمن جوناگڑھی
تفسیر: حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر

قرآن مجید: ترجمہ وتفسیر: حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمد جوناگڑھی
تفسیر: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

قرآن مجید (تفسیر تفہیم القرآن): ترجمہ وتفسیر: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمود الحسن
تفسیر: حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

قرآن مجید (تفسیر ضیاء القرآن): ترجمہ وتفسیر: حضرت پیر محمد کرم شاہ

صحیح بخاری: حضرت امام ابوعبداللہ بن اسماعیل بخاری
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

صحیح مسلم: حضرت امام مسلم بن الحجاج ابوالحسن
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابوداؤد: حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابن ماجہ: حضرت امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

الجامع الترمذی:	حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی ترمذی ترجمہ: حضرت علامہ بدیع الزمان
سنن نسائی:	حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی شعیب ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان
مشکوٰۃ:	حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب شائع کردہ: رحمانیہ کتب خانہ اُردو بازار لاہور
مشکوٰۃ:	ترجمہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی
ریاض الصالحین:	حضرت ابوزکریا یحیٰی من شرف النووی الدمشقی ترجمہ: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف
سیرت الرسول:	حضرت محمد بن عبدالوہاب ترجمہ: حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق
سیرت النبی:	حضرت علامہ شبلی نعمانی حضرت علامہ سید سلیمان ندوی
سیرت النبی (رحمۃ للعالمین):	حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
کتاب التوحید:	حضرت محمد بن عبدالوہاب ترجمہ: حضرت مولانا عطاء اللہ ثاقب
خاندانِ نبوت:	حضرت محمد ادریس بھوجیانی
تاریخ محمد ﷺ:	حضرت ایم ڈی فاروق
کتاب الروح:	حضرت علامہ حافظ ابن قیم ترجمہ: حضرت مولانا راغب رحمانی

حجۃ اللہ البالغہ: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی
ترجمہ: حضرت مولانا عبدالرحیم

کتاب الوسیلہ: حضرت امام ابن تیمیہ
ترجمہ: حضرت ضیغم الانصاری

راہِ سعادت: حضرت علامہ ابن قیم جوزی
ترجمہ: حضرت عبدالعلیم اصلاحی

....

تصدیق نامہ

میں نے اس کتاب میں قرآنی آیات کو حرفاً حرفاً غور سے پڑھا ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں اعراب کی ایسی کوئی غلطی نہیں جس سے معنی ومفہوم بدل جائے۔

قاری عبیداللہ رحمانی
ناظم جامعہ اسلامیہ للبنات السلفی
نیو شادباغ رحیم پارک شیر شاہ روڈ لاہور
۲۱ مئی ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆



خماسیات قرآن وحدیث کی چند خصوصیات

- اس کتاب کا موضوع ایسا اچھوتا اور نادر ہے جس پر غالباً پہلے قلم نہیں اُٹھایا گیا۔
- اس کتاب کے پڑھنے سے قرآن وحدیث کے ایک قابل ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہوسکتی ہے۔
- اس کتاب میں شروع سے آخر تک دلچسپی کا عنصر قائم رہتا ہے۔
- قرآن مجید کے تمام متعلقہ مضامین قرآنی ترتیب سے درج کیے گئے ہیں حتیٰ کہ ایک مضمون کی زیادہ آیات بھی ترتیب سے درج ہیں۔
- قرآنی آیات اور احادیث کے اُردو ترجمے کے علاوہ اُن کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔